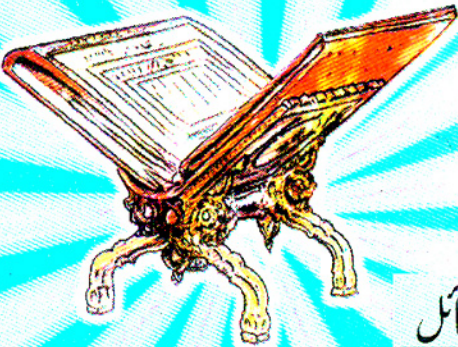
فضائلِ حفظ القرآن



حفظ قرآن کے فضائل

تلاوتِ قرآن کے فضائل

معلّمین و طلبائے حفظ کے فضائل

حُفّاظ کے والدین کے انعامات

قرآنی عجائبات کا نادر خزانہ

مولانا امداد اللہ انور
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

اعتقاد پبلشنگ ہاؤس
۱۵۶۱- کوتانہ اسٹریٹ، سوئیوالان، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

نام کتاب	:	فضائل حفظ القرآن
تاریخی نام	:	اعجاز فضائل حفظ ۱۹۹۱ء
مصنف	:	مولانا امداد اللہ انور
		فاضل وفاق المدارس پاکستان
		فاضل جامعہ قاسم العلوم ملتان
		سابق معین مفتی جمیل احمد تھانوی مدظلہ
		خادم دارالتحقیق جامعہ قاسم العلوم ملتان
باہتمام	:	ارشد فاخر صدیقی
پہلی بار	:	اکتوبر 2000ء
پرنٹر	:	کاک آفسٹ پریس، دلی-٦
ناشر	:	اعتقاد پبلشنگ ہاؤس
ہدیہ	:	Rs 72 روپئے

سول ایجنٹ

ہمدرد بک ڈپو سٹی مارکیٹ، بنگلور نمبر ۲

(کرناٹک اسٹیٹ)

آئینہ کتاب

پہلا باب
فضائل حفظ القرآن

صفحہ نمبر

دوسرا باب
تلاوت قرآن کے فضائل

صفحہ نمبر

تلاوت قرآن کا ثواب اور نیکیوں کا شمار

نقشہ جات

تیسرا باب
ختم قرآن کے فضائل

صفحہ نمبر

چوتھا باب
معلمین و طلبائے حفظ کے فضائل

پانچواں باب
حافظ کے والدین کے لئے انعامات

چھٹا باب
آداب القرآن

ساتواں باب
حفظ کے ساتھ تجوید کا وجوب

صفحہ نمبر

آٹھواں باب
اجرت قرآن

نواں باب
قرآن پاک حفظ کرانے کا صحیح طریقہ اور حفظ نہ کرسکنے کی وجوہات

دسواں باب
حفظ کے لئے مجرب عملیات اور نسخہ جات

گیارھواں باب
قرآنی معلومات کا نادر خزانہ

صفحہ نمبر

بارہواں باب
متفرقات

حرف آغاز

ایک عرصہ سے احقر کے دل میں یہ خواہش موجزن تھی کہ "حفظ قرآن" کے متعلق جو "فضائل" احادیث مبارکہ میں وارد ہوئے ہیں ان کو ایک مختصر کتاب کی شکل میں مرتب کر دیا جائے تاکہ ان کے حصول کے لئے اہل اسلام میں قرآن پاک حفظ کرنے کرانے کا خوب ذوق شوق پیدا ہو' اور حفظ کے جو فوائد اور ثمرات اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں ان کے مطالعہ سے یہ خیال فاسد دل سے نکل جائے کہ قرآن پاک کا حفظ کرنا دماغ سوزی اور وقت ضائع کرنا ہے۔ لیکن اپنی کم علمی کے سبب اس خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی ہمت نہ ہوئی پھر اس کام کے لئے کتب حدیث کا ایک عظیم کتب خانہ بھی درکار تھا جس سے فضائل حفظ کی احادیث کا مطالعہ کیا جا سکے جو مجھے میسر نہ تھا احقر نے عرصہ چھ سال "احکام القرآن" کی تحقیق اور تالیف کے کام میں حضرت اقدس مفتی جمیل احمد صاحب دامت الطافہ کا تعاون کیا اور ان کی خصوصی توجہات اور تعلیم نے کچھ حوصلہ دیا جس کے نتیجہ میں محض نصرت خداوندی پر یقین اور بھروسہ رکھتے ہوئے احقر نے مختلف کتب سے مواد جمع کیا اور پوری محنت صرف کر کے اس کا مواد آسان شکل میں مرتب کر لیا۔

چونکہ "فضائل حفظ القرآن" کے موضوع پر اردو' عربی' فارسی میں کوئی کتاب دستیاب نہیں ہوئی تھی اس لئے ضرورت کے مطابق اس کتاب کو جامع بنانے کے لئے لاہور کی بڑی بڑی لائبریریوں کو چھان مارا' اور اس جامعیت کے حرص نے تفسیر' حدیث' فقہ وغیرہ کی اہم اور متداول کتب بغیر مطالعہ کے نہ رہنے دیں چنانچہ اکثر کتب حدیث وغیرہ سے اس کے مواد کو جمع کیا جن کی تعداد ایک سو چار تک پہنچی ہے۔ ان سب کتابوں اور مصنفین کے اسماء گرامی کتاب کے آخر میں نقل کر دیئے ہیں ان کو وہاں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

احقر کی چونکہ یہ پہلی کتاب ہے اور علمی بے بضاعتی کا بھی خوب احساس ہے اللہ تعالیٰ احقر کی خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ اور علماء کرام سے خصوصی درخواست ہے کہ اس کتاب میں جہاں کہیں کسی قسم کی غلطی پائیں تو مطلع فرما کر ممنون فرماویں آئندہ طباعت میں اس کی اصلاح کر دی جائے گی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو اپنی جناب میں شرف قبولیت اور

اہل اسلام میں مقبولیت عطا فرمائیں اور احقر کو اپنی کتاب مبین کے خدام میں شمار فرماتے ہوئے اس کو نہ صرف میرے لئے بلکہ میرے والد محترم حضرت مولانا عزیز اللہ صاحب رحمانی مدظلہ و دامت الطافہ و دعواتہ، محترمہ والدہ مرحومہ سلام اللہ علیہا اور حضرت شیخی و مربی و مخدومی حضرت استاذی مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی دامت الطافہم اور اپنے تمام اکابر اور احباب کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے اور حفظ قرآن کے فضائل و برکات سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین

احقر امداد اللہ انور غفرلہ

ساکن عنایت پور۔ جلال پور پیروالا ملتان

۳۰ر رجب ۱۴۱۲ھ۔ ۵ر فروری ۱۹۹۲ء

خصوصیات کتاب

جن باتوں کا اس کتاب کی تصنیف میں بطور خاص لحاظ رکھا گیا وہ حسب ذیل ہیں

(۱) حفظ اور متعلقات حفظ کی اکثر احادیث کو جمع کر دیا ہے

(۲) ترجمہ سے پہلے اصل احادیث کا اندراج بھی کر دیا ہے

(۳) احادیث سے جو فوائد حاصل ہوتے تھے ان کو "فائدہ" کے عنوان کے تحت مستقل ذکر کیا گیا، اگر تشریح ضروری تھی تو وہ کی گئی، اگر کسی سوال کا جواب دینا ضروری تھا تو سوال ذکر کئے بغیر صرف اس کا جواب لکھ دیا گیا اور اگر احادیث سے کوئی خاص فوائد معلوم ہوتے تھے جو صرف ترجمہ سے عام طور پر سمجھ میں نہ آسکتے تھے تو ان کو بھی واضح کر دیا گیا

(۴) سہولت کے پیش نظر احادیث پر عنوانات بھی قائم کر دے ہیں

(۵) افادہ عام کی خاطر عام فہم اسلوب اور انداز اختیار کیا گیا ہے

(۶) دوران مطالعہ جو حدیث متعدد کتب میں ملی ان سب کا حوالہ دے دیا گیا لیکن ہر حدیث کے مکمل حوالہ جات کا اہتمام نہیں کیا گیا مگر اس کے باوجود اکثر احادیث کے حوالہ جات قدرتی طور پر جمع ہو گئے ہیں اس سے قارئین کرام خصوصا علماء و طلبہ کرام ملاحظہ کرتے وقت اصل مراجع حدیث کا پتہ بھی چلا سکتے ہیں ان کے لئے تحقیق میں سہولت کا ذریعہ بھی بنیں گے

(۷) حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی کی "فضائل قرآن" چونکہ عوام خواص میں موجود بھی ہے اور مشہور بھی اس لئے اس کے مضامین بقدر ضرورت صرف دو تین مقامات پر درج کئے گئے ہیں اس لحاظ سے حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کی "فضائل قرآن" الگ نوعیت کی کتاب ہے اور یہ "فضائل حفظ القرآن" الگ نوعیت کی نیز وہ قرآن پاک کے متعلق عام موضوعات پر مشتمل ہے اور ہماری کتاب صرف "فضائل حفظ" اور متعلقات حفظ پر مشتمل ہے قارئین کرام دونوں کتابوں کو ملاحظہ فرمائیں انشاء اللہ دونوں سے الگ الگ فوائد حاصل ہوں گے

(۸) اس کتاب کی احادیث کو چونکہ اصل ذخیرہ کتب حدیث سے جمع کیا گیا ہے اور اس موضوع پر اردو زبان میں کوئی کتاب اور رسالہ نہ ملا اس لئے حدیثوں کے ترجمہ، فوائد، عنوانات اور کتاب کی ترتیب سب کچھ اس کمترین ہی کے حصہ میں آئی۔ لیکن اپنی کم علمی اور بخاری، مسلم، ابوداود، مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور مسند طیالسی میں منقول حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان من كذب علي متعمدا فليتبوا مقعده من النار کے خوف سے مکمل اپنے ترجمہ حدیث پر اطمینان نہیں ہوتا چنانچہ اس کی استناد اور اصلاح کے لئے اپنے شیخ مخدومی و مولائی حضرت اقدس مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی دامت برکاتہم العالیہ کو سنانے کا ارادہ تھا مگر ان کی بیماری اور ضعف شدید کی وجہ سے نہ سنا سکا۔ پھر حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور صاحب ترمذی دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں اس کی اصلاح کی درخواست کی جسے انہوں نے بخوشی قبول فرمایا اور حرف بحرف سنا اور جہاں جہاں اصلاح فرمائی وہاں وہاں اس کی اصلاح کر دی گئی ہے اس تعاون پر احقر حضرت مفتی صاحب مدظلہ کا بہت مشکور ہے حضرت مفتی صاحب نے "فضائل حفظ القرآن" پر ایک تقریظ بھی تحریر فرمائی ہے جو اوائل کتاب ہذا میں حضرت اقدس مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی کی تقریظ کے بعد شامل طباعت ہے

تقریظ : بقیۃ السلف مفتی اعظم پاکستان شیخ الاسلام
مولانا و مقتدانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی دامت فیوضاتھم
صدر مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب فضائل حفظ القرآن تو میری بڑی مدت کی آرزو ہے
بہت جی چاہتا تھا کہ اس طرح کی کتاب مدون ہو خود بیماری عمر رسیدہ
ہونے کی وجہ سے خود ہمت نہ ہوئی تھی کتاب دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا
الحمد للہ میری برس ہا برس کی مراد پوری ہو گئی بلکہ اب خیال ہوتا ہے
کہ اگر میں خود بھی لکھتا تو شاید ایسی کتاب نہ لکھ سکتا بہت
ہی دل خوش ہوا اللہ تعالی مصنف کو اس پر دلی خوشیاں
اور علوم و اعمال کے انوار کی بارش فرمائیں

جمیل احمد تھانوی ۱۵ شعبان ۱۴۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب فضائل حفظ القرآن تو میری بڑی مدت کی آرزو ہے بہت جی چاہتا تھا کہ اس طرح کی کتاب مدون ہو خود بیماری عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے خود ہمت نہ ہوئی تھی کتاب دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا الحمد للہ میری برس ہا برس کی مراد پوری ہو گئی بلکہ اب خیال ہوتا ہے کہ اگر میں خود بھی لکھتا تو شاید ایسی کتاب نہ لکھ سکتا بہت ہی دل خوش ہوا اللہ تعالی مصنف کو اس پر دلی خوشیاں اور علوم و اعمال کے انوار کی بارش فرمائیں

جمیل احمد تھانوی

۱۵ شعبان ۱۴۱۲ھ

تقریظ : زبدۃ الاماثل، حضرت العلام، فقیہ العصر، مفتی قاری عبدالشکور ترمذی دامت برکاتہم العالیہ مہتمم مدرسہ عربیہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل القرآن فیہ ھدی للناس و بینات من الھدی والفرقان، والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان علی من اوتی الکتاب وفصل الخطاب وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار الی یوم القرار

زیر نظر رسالہ "فضائل حفظ القرآن" خود مولف رسالہ سے حرف بحرف سننے کا شرف حاصل ہوا اور جابجا مشورہ پیش کرنے کی سعادت بھی۔

اس رسالہ کے مؤلف مولانا امداد اللہ صاحب ادارہ اشرف التحقیق دارالعلوم اسلامیہ کامران بلاک اقبال ٹاؤن لاہور کی زیر سرپرستی علمی اور تحقیقی کاموں کے انجام دینے میں مشغول ہیں۔ (۱)

معلوم ہوتا ہے کہ مولانا نے اس رسالہ کی تالیف میں غیر معمولی مشقت محنت اور عرق ریزی سے کام لیا ہے اور فضائل قرآن کی احادیث کو بڑے سلیقہ اور عمدہ طریقہ سے ترتیب دے کر ان کو ایک جا کر دیا ہے، ساتھ ہی علماء کرام اور طلباء کے لئے ان احادیث کی تخریج بھی کر دی اور سند کے ساتھ حوالے بھی دے دئے، یہ کام بڑی مشقت اور دیدہ ریزی سے انجام پایا ہے اللہ تعالے مولف سلمہ کی اس محنت شاقہ اور سعی کو قبول فرمائیں۔ آمین۔

اپنے موضوع میں یہ رسالہ بہت عمدہ ہے، فضائل حفظ اور متعلقات حفظ کے بارہ میں ایسا جامع اور مکمل رسالہ شاید اردو زبان میں نہ لکھا گیا ہو، اس میں احادیث کو جمع کرنے میں خاصے استیعاب سے کام لیا گیا ہے اور بہت سے فوائد عجیبہ اور تحقیقات مفیدہ پر یہ رسالہ مشتمل ہے اس کی افادیت اور جامعیت کا اندازہ اس کے ملاحظہ کرنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے اور اس کے برکات و ثمرات کا مشاہدہ اس پر عمل کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالے سے دعا ہے کہ اس رسالہ جامعہ کو مفید خاص و عام بنائے اور قبول تام کی دولت سے نوازے اور مؤلف سلمہ کے حق میں بھی حصول رضاء اور قرب حق کا ذریعہ بنائے۔ **وما ذالک علی اللہ بعزیز**

---

(۱) اور اب جامعہ قاسم العلوم ملتان میں تبویب فتاوی کا کام کر رہے ہیں

اس رسالہ کا اصل موضوع فضائل حفظ کا بیان کرنا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی مولف سلمہ نے حفظ کے متعلقات تعلم و تعلیم ، متعلمین کے فضائل و آداب اور طریقہ حفظ کا بیان بھی عمدہ طریقہ سے کر دیا ہے ' اگر اس رسالہ میں بیان کردہ طریقہ کے موافق قرآن کریم کو حفظ کرایا جائے اور پڑھا پڑھایا جائے تو امید ہے کہ بہت آسانی کے ساتھ حفظ ہو سکتا ہے۔ **وَ اللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَ الْمُعِیْنُ۔**

قرآن کریم کے یاد رکھنے کا آسان طریقہ

قرآن کریم کو یاد رکھنے کے مختلف طریقوں میں سے ایک طریقہ تو یہ ہے کہ کثرت سے اس کی تلاوت کی جائے اور زبانی پڑھا جائے ۔ اس کے علاوہ دوسرا آسان طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ایک پارہ نماز میں تلاوت کیا جائے اور اس کو دستور العمل بنا لیا جائے ۔ اس پر اگر مداومت کی جائے گی تو انشاء اللہ تعالے ہمیشہ قرآن کریم یاد رہے گا اور نماز میں تلاوت کا الگ ثواب بھی حاصل ہوگا۔

نوافل میں کثرت سے تلاوت ہمیشہ ہمارے اکابر کا معمول رہا ہے ' مرشدی فخرالمحدثین شیخ الاسلام حضرت مولانا علامہ ظفر احمد صاحب عثمانی قدس سرہ نے بھی اس طریقہ کو بہت پسند فرمایا اور اس کی تلقین فرمائی ہے ' چنانچہ اپنے ایک والا نامہ میں ارقام فرماتے ہیں ۔

حفظ قرآن پاک ختم ہونے سے خوشی ہوئی اللہ تعالے اس کو محفوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں جس کا طریقہ روزانہ نماز میں ایک پارہ تلاوت کرنا ہے اس کی پابندی کریں۔والسلام ظفر احمد عثمانی ۔ (تذکرۃ الظفر ص ۳۱۰)

اب آخر میں دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم جیسے ناکاروں کو بھی محض اپنے فضل و کرم سے حاملین و حافظین قرآن کریم کے زمرہ میں شامل کر کے انہیں کے ساتھ محشور فرمائیں ۔ آمین ثم آمین ۔

احقر الانام سید عبدالشکور ترمذی
خادم مدرسہ عربیہ حقانیہ ساہیوال
ضلع سرگودھا
۱۸ جمادی الاخری سنہ ۱۴۱۲ ھ

تقریظ پاسبان مسلک احناف محقق اسلام فاتح مذاہب باطلہ حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی دامت برکاتہم مشرف دعوۃ وارشاد جامعہ خیر المدارس ملتان

○ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین امابعد

کتاب "فضائل حفظ القرآن" مئولفہ "مولانا محمد امداد اللہ انور صاحب" کا بعض مقامات سے مطالعہ کیا۔ کتاب میں واقعی اللہ کی امداد کے خصوصی انوار محسوس ہوئے۔ قرآن پاک کلام الملوک ملوک الکلام کی طرح کلام الالہ الہ الکلام کا مصداق ہے اس کی خدمت کرتے ہوئے چودہ صدیاں بیت گئی ہیں۔ کسی نے اس کے الفاظ کی خدمت کی، کسی نے اعراب واوقاف کی، کسی نے احکام کی، مگر

آب دریارا اگر نتواں کشید
ہم بقدر تشنگی باید چشید

والا معاملہ ہی رہا۔ اس مقدس کتاب کے خادمین کی فہرست میں نام آجانا ہی سعادت دارین اور فلاح کونین کی ضمانت ہے۔ آج کی دنیا جو شبہات اور شہوات کی تاریکیوں کی طرف سرپٹ دوڑ رہی ہے۔ ان کو اس ضلالت سے بچانے کی ایک ہی صورت ہے کہ وہ پلٹ کر قرآن پاک سے وابستہ ہو جائیں۔ اس جاہلیت جدیدہ کے دور میں قرآن پاک اور اللہ والوں سے وابستگی کے بغیر دین و ایمان کو بچانا بہت مشکل ہے۔ مولانا نے حفظ قرآن، تلاوت قرآن اور ختم قرآن کے فضائل کے ساتھ حفاظ کرام کے معلمین اور والدین کے فضائل بھی بیان فرمائے۔ مختلف مقامات اور مختلف اوقات واحوال میں کتاب پاک کی تلاوت کا اجر وثواب دل پسند نقشوں کی صورت میں تحریر فرمایا ہے اور حفظ قرآن کے آداب وذرائع اور موانع پر دلچسپ معلومات کے ساتھ ترتیل و تجوید کی خوبیوں سے آگاہ کیا ہے۔ آخر میں عجیب و غریب اور دلچسپ معلومات نے سونے پر سہاگے کا کام دکھلایا ہے مولانا نے پوری محنت اور دیدہ ریزی کے ساتھ کہاں کہاں سے پھول اکٹھے کر کے ایک گلدستہ تیار کر دیا ہے۔ اب ہمارا کام ہے کہ ان پھولوں کی مہک سے اپنے دل ودماغ کو تازہ کریں۔ ان آبدار موتیوں سے اپنے گھروں کو منور کریں۔ اور قرآن کے حفظ، تلاوت، تجوید کے ساتھ ساتھ اپنے اعمال کو بھی اس کے مطابق کریں، اللہ تعالی مولانا کو جزائے خیر دیں اور ہمیں اس کتاب سے شب و روز استفادہ کی توفیق عطاء فرمائیں (آمین)

محمد امین صفدر

خادم الدعوۃ والارشاد جامعہ خیر المدارس ملتان

۲۹ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ

تقریظ — مرشدی حضرت مولانا سید انور حسین نفیس رقم مدظلہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

محب گرامی قدر جناب مولانا امداد اللہ صاحب انور زید مجدہم کی تالیف "فضائل حفظ القرآن" پر مقتدر علماء کرام کی تقریظات موجود ہیں۔ ان کے بعد اس عاجز کو کچھ تحریر کرنے کی گنجائش نہیں۔ مولانا موصوف کے ارشاد کی تعمیل میں یہ چند سطور لکھ رہا ہوں۔ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کا یہ فرمانا کہ "قرآن کریم کے حفظ و تجوید کے فضائل کے موضوع پر اس سے پہلے اتنی مفصل کتاب نظر سے نہیں گذری" جناب کتاب کو بہت بڑا خراج تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنفِ ممدوح کی عمر میں اور ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور ان کے فیضان سے مسلمانوں کو متمتع فرمائے۔ آمین!

احقر نفیس الحسینی
کریم پارک - لاہور

۴ جمادی الاولیٰ
۱۴۱۵ھ

تقریظ محقق العصر حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی، وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد،

محترم جناب مولانا امداد اللہ انور صاحب کی تالیف لطیف
"فضائل حفظ القرآن" نظر نواز ہوئی۔ قرآن کریم کے حفظ و تجوید
کے فضائل کے موضوع پر اس سے پہلے اتنی مفصل کتاب نظر سے
نہیں گذری۔ احقر کو کتاب کے باقاعدہ مطالعے کا تو ابھی تک
موقع نہیں مل سکا، لیکن سرسری نظر میں جستہ جستہ استفادہ کیا
حضرت مولانا مفتی عبدالشکور صاحب ترمذی مدظلہم نے
پوری کتاب پڑھکر تقریظ تحریر فرمائی ہے جو کافی وافی ہے۔
بہرحال! یہ ایک اچھوتے موضوع پر محنت سے لکھی ہوئی
کتاب ہے جو انشاء اللہ عوام و خواص دونوں کیلئے
مفید ہوگی۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

وارد حال ملتان

۲۹ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وکفی، وسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد

محترم جناب مولانا امداداللہ انور صاحب کی تالیف لطیف "فضائل حفظ القرآن" نظر نواز ہوئی۔ قرآن کریم کے حفظ و تجوید کے فضائل کے موضوع پر اس سے پہلے اتنی مفصل کتاب نظر سے نہیں گذری۔ احقر کو کتاب کے باقاعدہ مطالعے کا تو ابھی تک موقع نہیں مل سکا، لیکن سرسری نظر میں جستہ جستہ استفادہ کیا حضرت مولانا مفتی عبدالشکور صاحب ترمذی مدظلہم نے پوری کتاب پڑھ کر تقریظ تحریر فرمائی ہے جو کافی وافی ہے۔ بہرحال! یہ ایک اچھوتے موضوع پر محنت سے لکھی ہوئی کتاب ہے جو انشاء اللہ عوام و خواص دونوں کے لئے مفید ہوگی۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

وارد حال ملتان۔ ۲۹ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفے امابعد

سب تعریفیں اس ذات باری تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندوں پر اپنا نبی اور رسول بھیج کر احسان فرمایا اور آ ب (قرآن) نازل فرمائی جس کے نہ سامنے باطل آسکتا ہے اور نہ پیچھے آسکتا ہے جس میں اصحاب فکر و تدبر کے لئے ہدایت کی راہ روشن اور صراط مستقیم واضح ہوئی اور احکام اسلام اور حلال و حرام کی تفصیل بیان کی گئی قرآن نور، نجاۃ اور شفاء لمافی الصدور ہے جن طاغوتوں نے قرآن کی مخالفت کی اللہ عزوجل نے ان سے انتقام لیا جو قرآن کے علاوہ سے علم کا متلاشی ہوا اس کو خدا نے گمراہ کیا۔ قرآن حبل اللہ، نور مبین اور عروہ وثقی ہے۔ قرآن قلیل و کثیر اور صغیر و کبیر کو محیط ہے اس کے عجائب لامحدود اور غرائب غیر متناہی ہیں اس کے فوائد کا احاطہ کسی کے بس کی بات نہیں پڑھنے والے اس کو بار بار پڑھنے سے سیر نہیں ہوتے اس عظیم الشان کتاب نے اولین و آخرین کو رشد و ہدایت کی راہ پر گامزن کیا اور جب جنات نے سنا، رکے بغیر اپنی قوم کی طرف منذرین بن کر دوڑ پڑے اور کہنے لگے۔

انّا سَمعنَا قُرآنا عَجَبا یَھدِی اِلی الرُّشدِ فَآمَنَا بِه وَلَن نُشرِکَ بِرَبِنَا اَحَداً (۱)

(ترجمہ) بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست بتلاتا ہے پس ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے۔

---

(۱) سورۃ الجن، الآیۃ :۱-۲

پس جو قرآن پر ایمان لایا اس نے اس کی موافقت کی اس کے احوال میں اور جس نے اس کی بات کی اس نے سچ کہا اور جس نے اس سے استمساک کیا اس نے ہدایت پائی اور جس نے اس پر عمل کیا ابدی کامیاب ہوا۔

اور جو حافظ قرآن ہوا اور اس پر عمل کیا اس نے عجیب و غریب فضائل و کمالات پائے' قبر حشر جہنم کی سب تکلیفوں سے بری کر دیا گیا دنیا اور آخرت میں وجاہت کا مالک بنا خدا اور اس کے رسول نے اس کی تعظیم کو اپنی تعظیم قرار دیا غیر حافظ افراد پر گوئے سبقت لے گیا "دنیا و آخرت میں بے شمار ازلی اور ابدی انعامات کا مستحق ہوا۔ اللہ نے قرآن کے ذریعہ اس کو رفعت بخشی۔ اپنا خاص الخاص بنایا۔ قرآن اس کے لئے قیامت کے دن نور بنا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں ڈھانپا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے نور میں ملبوس ہوا۔ آسمان والے اس کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ہاں کرتے ہیں۔

اور خدا تعالیٰ کی طرف سے فخر رسل' محسن انسانیت' رحمت للعالمین محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر (جن پر عالم انسانیت و عالم جنات کی رشد و ہدایت کے لئے دنیا میں سب سے عظیم الشان جامع علوم اولین و آخرین کتاب قرآن مجید نازل ہوئی)

اپنی شایان شان رحمتیں' برکتیں' فضیلتیں' سلام از ازل تا ابد نازل فرماتا رہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ أَلْف أَلْف مَرَّةٍ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِيِّنَا وَرَسُوْلِنَا كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَ لِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ مُضْعِفًا أَبَدًا

عَلَى النَّبِيِّ كَمَا كَانَتْ لَكَ الْكَلِمُ۔

سبب تالیف۔

قرآن کریم کا اتنا حصہ حفظ کرنا جس سے نماز ادا ہو جائے ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہے اور تمام کلام پاک کا حفظ فرض کفایہ ہے۔ اگر کوئی بھی العیاذ باللہ حافظ قرآن نہ رہے تو تمام مسلمانان عالم گنہگار ہیں بلکہ زر کشی سے ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے کہ جس شہر یا گاؤں میں کوئی قرآن پڑھنے والا نہ ہو تو سب گنہگار ہیں اس زمانہ میں جہاں ہم مسلمانوں میں اور بہت سے دینی امور میں گمراہی پھیل رہی ہے وہاں ایک عام آوازہ یہ بھی ہے کہ قرآن شریف کے حفظ کو فضول سمجھا جا رہا ہے' اس کے الفاظ رٹنے کو حماقت بتلایا جاتا ہے' اس کے الفاظ یاد کرنے کو دماغ سوزی اور تضیع اوقات کہا جاتا ہے اور یہ وبا عام ہوگئی ہے کہ اکثر مسلمان لوگ اپنی اولاد کو حفظ قرآن اور دینی تعلیم دلانے کی بجائے دنیاوی تعلیم انگریزی پڑھانا انجینئر' ایڈووکیٹ' پروفیسر وغیرہ بنانا زیادہ پسند کرتے ہیں ہاں جو غریب طبقہ ہے ان کے بھی تقریباً ایک فیصد بچے دینی تعلیم حاصل کرتے نظر آتے ہیں' اور عام تاثر یہ ہے کہ دنیاوی تعلیم سے اولاد کی زندگی سنور جاتی ہے اور معاشرہ میں عزت کا مقام پا لیتا ہے' سکھ چین راحت ملتے اور ترقی کی راہیں کھلتی ہیں جبکہ یہ سب باتیں خوف خدا' فکر آخرت اور اسلامی معاشرہ اور روح اسلام سے دور لے جاتی ہیں جس سے انسان میں اسلام سے آزادی اور اتباع نفس کی امراض عام ہو جاتی ہیں اور دین سے دور ہوتا چلا جاتا ہے جبکہ اسلامی تعلیمات کے حصول اور اس پر عمل کے بعد انسان کی حقیقی زندگی بنتی ہے اور رزق اور انسانی ضروریات کی کفالت تو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے اور ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ بے شمار لوگ بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کر کے بھی خوشحال نہیں اور فٹ پاتھوں پر رہنے والوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں اس کے برعکس جس نے قرآنی تعلیم حاصل کی عالم دین بن گیا ان میں تنگ دستی نہیں تقریباً ہر ایک اطمینان کی زندگی گذار رہا ہے' اور اس کی ترویج اور عمل سے لوگوں کو بھی سیراب کر رہا ہے اور اپنی آخرت بھی سنوار رہا ہے۔

امیر اور غریب طبقہ کے ہر فرد کو اس کی مسلمانیت کے پیش نظر اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دلانا ضروری اور اپنی اور اپنے جگر گوشوں کی دنیا اور آخرت بہتر کرنی فرض ہے ورنہ آنے والے قبر اور حشر اور بعد کے لمحات بہت خطرناک 'مہیب اور انسانی قوۃ برداشت سے باہر ہیں وہاں بجز دینی تعلیمات اور ان کی پیروی کے نجات نہ ہوگی اس لئے یورپی تہذیب و ثقافت' رسم ورواج' انگریزی تعلیم و علم اور انگریزی معاشرہ کی تقلید کی بجائے اسلامی فکر' اسلامی تعلیم ' اسلامی معاشرہ اور اسلامی اعمال اپنانا آخرت کی فلاح کے لئے ناگزیر ہیں۔

چنانچہ ہر مسلمان کی فلاح اور آخرت کے انعامات حاصل کرنے کا سب سے بڑا اور اہم ذریعہ قرآن مجید ہے اس لئے خود اور اپنے بچوں کو اس کا عالم اور حافظ بنائیں اس کے احکام پر عمل پیرا رہیں اور آخرت کے بے شمار انعامات پائیں اور اخروی عذاب سے نجات حاصل کریں 'یورپی معاشرہ کی تقلید کر کے جگ ہنسائی نہ کریں اور نہ ہی اپنی آخرت خراب کریں۔ بلکہ کافر اقوام کو اپنی عظیم مذہبی کتاب (قرآن) کا شیدائی' حافظ' عالم' عامل بن کر ان کے ناپاک منصوبوں کو خاک میں ملا دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس کا عالم عامل حافظ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اور یہی سب سے بڑا سبب ہے اس رسالہ کے تالیف کرنے کا کہ اس کے ذریعہ اہل اسلام میں اپنی اولاد کو حفظ قرآن کرانے کا شوق اور جذبہ پیدا ہو اور یہ ان کے لئے حفظ کا سبب بن جائے۔

دوسرا سبب تالیف یہ ہے کہ لائبریریوں 'کتب خانوں میں تلاش بسیار کے باوجود اس موضوع پر کوئی مستقل رسالہ یا کتاب نہیں ملی اور فی زمانہ اس کی بہت ضرورت تھی اس لئے بھی اس کی تصنیف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

تیسرا سبب یہ ہے کہ وہ فضائل و مناقب جو امت تک چالیس اور اس سے کم و بیش احادیث مبارکہ کے پہنچانے کے متعلق حضور سرور کائنات ﷺ نے بیان فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ اس اضعف العباد عاجز فقیر کو بھی عنایت فرمادیں

پہلا باب
فضائل حفظ القرآن

حفظ قرآن کے ذریعہ حفاظت قرآن -- پہلی آیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَا نَحنُ نَزلنَا الذِ کرَ وَاِنَا لہ لحَا فِظُونَ -- سورۃ الحجر، الأیۃ: ۹

(ترجمہ) بے شک ہم ہی نے قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

قرآن حکیم کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالے نے خود دی ہے مگر عالم اسباب میں اس کی حفاظت کا منجملہ دوسرے طریقوں کے ایک طریقہ یہ ہے کہ کروڑہا انسانوں کے سینوں میں قرآن کو محفوظ کر دیا ' ان حضرات کو حافظ کہا جاتا ہے۔ فی الواقع یہ بہت بڑا لقب ہے کیونکہ درحقیقت حافظ اللہ تعالے ہے اس کے ذمہ اس کی حفاظت ہے مگر عالم ظاہر میں چونکہ یہ لوگ حفاظت قرآن میں اللہ تعالے کے نائب ہیں اس لئے یہ لفظ ان پر بھی مستعمل ہو گیا۔

حفاظت قرآن کی ضرورت

قرآن پاک کی حفاظت اللہ تعالے نے خود اپنے ذمہ اس وجہ سے لی ہے کہ جتنی کتب پہلے گزری ہیں سب ایک خاص قوم اور وقت معینہ تک کے لئے ہوتی تھیں مگر قرآن چونکہ سارے عالم کے لئے ہے اور ہمیشہ کے لئے ہے اس لئے اس میں ایسے اہتمام کی ضرورت تھی کہ قیامت تک ایک نقطہ اور حرکت میں بھی تبدیلی نہ ہو سکے اور ایسی حفاظت قادر مطلق ہی کر سکتا ہے۔ اس قادر مطلق نے جہاں حفظ قرآن کریم کے ذریعہ قرآن کے الفاظ کی حفاظت کی وہاں اس طریقہ سے بھی حفاظت کرائی

کہ تواتر کے ساتھ قرآن کی روایت کی جاتی رہی اور کی جاتی رہے گی اور ہر قرن و زمانہ میں لاکھوں سینوں کی امانت بنا رہا اور بنا رہے گا۔ ایسے ہی حفاظ کے ذریعہ قرآن کریم کی حفاظت کرائی گئی جن کو محیرالعقول حافظے عنایت کئے گئے اس طرح امت کے ہاتھوں کلام خداوندی کی حفاظت منجانب اللہ کرائی گئی۔

آیت میں "لَحَافِظُوْنَ" مطلق لایا گیا ہے جس سے اصول عربیت کے مطابق حفاظت کا فرد کامل مراد لیا جانا ضروری ہے اور حفاظت کاملہ وہی ہے جو لفظ و معنی دونوں کو شامل ہو، اس لئے آیت کا حاصل یہ نکلا کہ ہم ہی قرآن کے لفظوں کے بھی محافظ ہیں اور اس کے معنی اور بیان کے بھی محافظ ہیں۔ امت میں تاقیامت ایسے حفاظ قرآن پیدا ہوتے رہیں گے جو اس کے ہر ہر حرف اور معنی کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

حق تعالے جل شانہ نے ایسے محافظ افراد کے قیامت تک قائم ہوتے رہنے کا اپنے سچے وعدوں کے ذریعہ اطمینان بھی دلا دیا کہ امت میں ایک طائفہ حقہ برابر قائم رہے گا جو منصور من اللہ ہو گا مخالفت کرنے والے اسے ضرر نہ پہونچا سکیں گے اور رسوا کرنے والے اسے رسوا نہ کر سکیں گے۔

دنیا میں اللہ تعالیٰ نے حفاظت قرآن کے دو ہی ذریعے رکھے ہیں ایک مصاحف دوم قلوب حفاظ ـــــ مصاحف و اوراق میں قیامت اور بعد قیامت قرآن کو بقاء نہیں احادیث میں مروی ہے ـــــ کہ قیامت کے قریب قرآن کے حروف اوراق سے اٹھا لئے جائیں گے،[۱] اور پھر یہ ذریعہ ختم ہو جائیگا مگر قلوب حفاظ بعد قیامت حفظ قرآن کے ساتھ بدستور باقی رہیں گے حتیٰ کہ جنت میں بھی قرآن مجید حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہوگا اور حفاظ کرام کو حکم دیا جائے گا۔

---

(۱). أخرجه ابن أبی شیبة بسند صحیح عن ابن مسعود قال: إن هذا القرآن الذی بین أظهر کم یوشك أن ینزع منکم. قال: (شداد) قلت کیف ینزع منا و قدأثبته الله فی قلوبنا و ثبّتناه فی مصاحفنا؟ قال یسری علیه فی لیلة واحدة فینزع ما فی القلوب و یذهب ما فی المصاحف و یصبح الناس منه فقراء. ثم قرأ: (ولئن شئنا لنذهبنّ بالذی أو حینا إلیكَ). تفسیر القرطبی ج .۱ ص ۳۲۶. و أخرجه ابن أبی حاتم أیضًا کما فی الاکلیل للسیوطی ص ۱۶۹.

قرآن مجید کو پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ جہاں تلاوت قرآن ختم ہو وہی تمہارا مقام وہی تمہاری جنت ہوگی۔

اس سے معلوم ہوا حفاظت قرآن کا افضل ترین ذریعہ حفاظ کرام کے دل ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کے حکم اور فضل سے دوسرے حفاظت قرآن کے ذرائع سے افضل ترین ذریعہ حفاظت ہیں اور یہ حفاظ کرام کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔

دوسری آیت۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ (سورۃ القمر ۱۷، ۲۲، ۳۲، ۴۰)

(ترجمہ) اور ہم نے قرآن کو حفظ کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔ پس کوئی ہے حفظ کرنے والا؟

(فائدہ) یعنی ہم نے قرآن کو حفظ کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے، جو حفظ کا ارادہ کرے ہم اس کا تعاون کریں گے، پس کوئی اس کے حفظ کا طالب ہے کہ اس کا تعاون کیا جائے؟ مشہور تابعی اور مفسر قرآن سعید بن جبیر فرماتے ہیں اللہ کی کتابوں میں قرآن کے علاوہ کوئی کتاب ایسی نہیں ہے جسے حفظ سے تلاوت کیا گیا ہو۔ اور ایک مفسر کہتے ہیں حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت یوشع بن نون اور حضرت عزیر علیہم السلام تورات کے حافظ تھے ان کے علاوہ بنی اسرائیل کے تمام لوگ اسے دیکھ کر پڑھتے تھے۔ اسی وجہ سے بنی اسرائیل تورات جل جانے کے بعد حضرت عزیر کے محتاج ہوئے تھے تو انہوں نے ان کے لئے اپنی یاد سے تورات لکھ دی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امت پر قرآن کے حفظ کرنے کو آسان کر دیا تاکہ وہ اسے یاد کریں اور جو نصیحتیں اس میں موجود ہیں ان سے عبرت حاصل کریں تاکہ قرآن ان کے دل و دماغ میں محفوظ ہو اور ان کے اعضاء پر سلطنت کرے (قرطبی ج ۱۷ص ۱۳۴)

تیسری آیت۔

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ (ترجمہ) بلکہ یہ (قرآن) صاف آیات ہیں ان لوگوں کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ہے۔

(فائدہ) حضرت حسن بصری فرماتے ہیں حفظ کرنا اس امت کی خصوصیت ہے ورنہ اس سے پہلے کے لوگ اپنی کتابوں کو بن دیکھے نہیں پڑھ سکتے تھے ان کے انبیاء ہی اپنی کتابوں کے حافظ ہوتے تھے۔ اس آیت میں حضور کے صحابہ اور اس امت کے

مومنین مراد ہیں جو قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتے ہیں اور اسے یاد بھی کرتے ہیں (قرطبی ج ۱۳ص ۳۵۴)

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی اس آیت پر لکھتے ہیں یعنی پیغمبر نے کسی سے لکھا پڑھا نہیں بلکہ یہ وحی جو ان پر آئی ہمیشہ کو بن دیکھے سینہ بسینہ جاری رہے گی اللہ کے فضل سے علماء اور حفاظ و قراء کے سینے اس کے الفاظ و معانی کی حفاظت کریں گے اور آسمانی کتابیں حفظ نہ ہوتی تھیں یہ کتاب حفظ ہی سے باقی ہے لکھنا اس پر افزود ہے (تفسیر عثمانی ص ۵۲۲)

چوتھی آیت۔

ثم اور ثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات باذن الله ذلك هو الفضل الكبير (سورہ فاطر۔۳۲)

(ترجمہ) پھر یہ کتاب ہم نے ان لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائی جن کو ہم نے اپنے (دنیا جہان کے) بندوں میں سے پسند فرمایا۔ پھر بعض تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان میں متوسط درجہ کے ہیں اور بعض ان میں وہ ہیں جو خدا کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے جاتے ہیں۔ یہ (خدا کا) بڑا فضل ہے

(فائدہ) امام قرطبی فرماتے ہیں یہاں کتاب سے مراد قرآن کریم ہے۔ اور اس کے وارث حضور کے امتی ہیں جن کے تین درجات ہیں (۱) ظالم جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا (۲) متوسط جو اس کی تلاوت بھی کرتا ہے اور اس پر عمل بھی (۳) سابق جو قرآن کی تلاوت بھی کرتا ہے، اس پر عمل بھی کرتا ہے اور اس کا عالم بھی ہے (قرطبی ج ۱۴ص ۳۴۷، ۳۴۸)

احقر مؤلف عرض کرتا ہے جو لوگ قرآن کے حفاظ ہیں وہ بھی اس آیت کے مصداق ہیں کیونکہ وہ بھی قرآن کی تلاوت کرنے والے ہیں اور عبارت قرآن کے حافظ اور وارث ہیں امام القراءات امام ہذلی نے کتاب الکامل مخطوط صفحہ ۱۲ میں اس آیت سے قراء اور حفاظ کی فضیلت پر استدلال کیا ہے۔

پانچویں آیت۔

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ (مجادلہ ۱۱)

(ترجمہ) اللہ تم میں ایمان والوں کے اور (ایمان والوں میں) ان لوگوں کے جن کو

علم عطاء ہوا ہے درجے بلند کرے گا۔

(فائدہ) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عام مومنین پر اہل علم مومنین کے درجات کی بلندی کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اہل علم سے یہاں حفاظ اور قراء قرآن مراد ہیں (قرطبی جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۹)

احادیث فضائل حفظ

حفاظ اللہ تعالیٰ کے خواص ہیں

(حدیث نمبر ۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ

"إنَّ لِلّٰهِ أهلِينَ مِنَ النّاسِ. قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! مَن هُم؟
قال: هُم اَهلُ القُرآنِ، اَهلُ اللهِ وَخَاصَتُه.(۱۶)

(ترجمہ) انسانوں میں سے کچھ حضرات اللہ کے اپنے (مقرب) ہیں صحابہ نے عرض کیا اے رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں ؟ فرمایا وہ حفاظ کرام ہیں جو اللہ کے اپنے اور اس کے خاص لوگ ہیں

(فائدہ) حفاظ حاملین قرآن کو اللہ تعالیٰ نے بطور اکرام اپنا اہل فرمایا جیسا کہ بیت اللہ کو اپنا گھر فرمایا بڑا عظیم اعزاز و اکرام ہے کہ آدمی بذریعہ حفظ قرآن اللہ کا خاص اور اہل بن جائے۔

حفاظ مقربین بارگاہ خداوندی

(حدیث نمبر ۲) : جبیر بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے"

مَايَقرُبُ عَبد إلىَ اللهِ بِأفضَلَ مِمَاخَرَجَ مِنهُ يَعنِي القُرآنَ(۱۷)

---

(۱۶) ابن ماجة ج ١ ص ٧٨. وقال الهيثمى فى الزوائد: إسناده صحيح. مسند أحمد. المستدرك ج ١ ص ٥٥٦ (المناوى ج ٣ ص ٦٧ بسند حسن) قال العراقى: رواه النسائى فى الكبرى وابن ماجة والحاكم بسند حسن. قلت: وكذا أحمد، وأخرجه أبوالقاسم بن حيدر فى مشيخته. كذافى اتحاف السادة المتقين شرح احياء علوم الدين ج ٤ ص ٤٦٥.

(۱۷) أخرجه مطين و ابن منده (كنز العمال ج ١ ص ٥٢٩).

(ترجمہ) بندہ کے لئے اللہ کے ساتھ تقرب کا قرآن سے افضل کوئی ذریعہ نہیں۔

(فائدہ) یعنی تلاوت کلام اللہ سے بندہ کو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے کیونکہ قرآن کلام الٰہی ہے جب آدمی کلام الٰہی اپنی زبان سے ادا کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے چونکہ حفاظ قرآن کی بہت زیادہ تلاوت کرنے والے ہوتے ہیں' اس لئے وہ اس حدیث کے یہ اولین مصداق ہیں۔

خدا تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف

(حدیث نمبر ۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا

إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُم أَن يُحَدِّثَ رَبَّه فَلْيَقرَإِ القُرآنَ (۱۸)

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی اپنے رب سے مناجات[۱۹] اور گفتگو کرنا چاہے۔ تو اسے چاہیے کہ وہ تلاوت قرآن کرے۔

(فائدہ) اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تلاوتِ قرآن مجید سے خدا تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف اور مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اور حفاظ اکثر بیشتر اس کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اس لئے وہ بھی اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی سے مشرف ہوتے رہتے ہیں ۔

حفاظ خدا کے دوست' ان سے دشمنی خدا سے دشمنی' ان سے دوستی خدا سے دوستی

---

(۱۸) رواه الخطيب في تاريخ بغداد والديلمي في مسند الفردوس (كنزالعمال ج ۱ ص ۵۱۰).

(۱۹) هذا من قبيل الاستعارة بالكناية، فإن القرآن رسالة من الله لعباده فكأن القارى يقول: يارب! قلتَ كذا و كذا فهو منهاج له سبحانه و تعالى و يحتمل أنه من مجاز التشبيه، و في اشعاره أنه يتطهر ظاهرًا و باطنا و يتدبر و يحضر قلبه و إذا مرّ بآيةِ رحمةٍ سألها أو آيةِ عذاب استعاذمنه (المناوى ج ۱ ص ۲٤۸).

(حدیث نمبر ۴) : حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ حضرت علیہ الصلاۃ و السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

حَمَلَةُ القُرآنِ أَولِيَاءُ اللهِ فَمَن عَادَاهُم فَقَد عَادَى اللهَ وَ مَن وَالَاهُم فَقَد وَالَى اللهَ (۲۰)

(ترجمہ) حفاظِ قرآن اللہ تعالیٰ کے اولیاء (دوست) ہیں پس جس نے اِن سے عداوت کی اُس نے اللہ تعالیٰ سے عداوت کی اور جس نے اِن سے دوستی کی اس نے اللہ تعالیٰ سے دوستی کی۔

(فائدہ) : بہت بڑا اعزاز ہے کہ حافظ (اور عامل) قرآن سے دوستی اور دشمنی اللہ تعالیٰ سے دوستی اور دشمنی ہو۔اور حفاظ خود اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں اور یہ دوستی بدستور قائم رکھنی چاہیئے قرآن کو بھلا کر یا بے عمل بن کر اس مرتبہ سے محروم نہیں ہونا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ حفاظ سے قرآن سنتے ہیں

(حدیث نمبر ۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

إنَّ اللهَ تَعَالَى لَيَنصِتُ لِلقُرآنِ وَيَسمَعُهُ مِن أَهلِهِ (۲۱).

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے لئے خاموشی اختیار فرماتے اور اس کی تلاوت اس کے اہل (حفاظ و علماء) سے سنتے ہیں

(فائدہ) بہت عظیم منصب ہے کہ حفاظ و علمائے قرآن سے اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم سنیں اور سننے کے لئے خاموشی اختیار کریں۔ اس لئے حفاظ کو تلاوت کی کثرت کرنی چاہیئے۔

---

(۲۰) رواه أبو نعيم في الحلية،والديلمي في مسند الفردوس،وابن النجار في تاريخه (المناوي ج ۳ ص ۳۹۷).

(۲۱) رواه الديلمي في مسند الفردوس (كنز العمال ج ۱ ص ٥٥٤).

اللہ تعالیٰ کا غضب حفاظ کو دیکھنے سے رضا میں بدل جاتا ہے

(حدیث نمبر ۶) : حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

انَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیَغضَبُ فَتُسَلِّم المَـلَائِکَةُ لِغَضَبِه فَاِذَانَظَرَ اِلیٰ حَمَلَةِ القُرآنِ تَملأ رِضًا(۲۲)

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ جب غضبناک ہوتے ہیں تو فرشتے اس غضب کی وجہ سے فرماں برداری کا اظہار کرتے ہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ حاملینِ قرآن کی طرف نظر کرتے ہیں تو حاملینِ قرآن اللہ تعالیٰ کو خوشی سے بھر دیتے ہیں۔

(فائدہ) یہ بھی بہت بڑا اعزاز ہے جہاں فرشتے فرماں برداری کے اظہار سے اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے وہاں اللہ تعالیٰ کو حفاظ کرام خوشی سے پر کر دیتے ہیں۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حفاظِ قرآن فرشتوں سے بھی افضل ہیں۔

ماہر قرآن مقرب فرشتوں کے ساتھ

(حدیث نمبر ۷) : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ

أَلمَاهِرُ بِالقُرآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الکِرَامِ البَرَرَةِ، وَالَّذِی یَقرَأُ القُرآنَ وَ یَتَتَعتَعُ فِیهِ وَ هُوَ عَلَیهِ شَاقٌ لَه أَجرَانِ(۲۳)

---

(۲۲) رواه الدیلمی (کنزالعمال ج ۱ ص ٥٥٤).

(۲۳) رواه البخاری، و مسلم ج ۱ ص ۲٦۹، و أبوداؤد ج ۱، ص ۲۰٥، و الترمذی ج ۲ ص ۱۰۸ بلفظه، والنسائی، و ابن ماجة (کنزالعمال ج ۱ ص ٥۱۱، و المشکوة ص ۱۸٤)، وتفسیر القرطبی ج ۱ ص ۷، وتفسیر الخازن ص ٥. وابن الضریس فی فضائلِ القرآن مقدمةُ أخلاقِ حملةِ القرآن للآجری ۸).

(ترجمہ) جس نے قرآن میں مہارت حاصل کر لی ہو (اور اس کی وجہ سے اس کو ۔۔ حفظ یا ناظرہ ۔۔ بہتر طریقے پر اور بے تکلف رواں پڑھتا ہو ۔۔) وہ معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو میر منشی ہیں اور نیک کار ہیں اور جو شخص قرآن شریف کو اٹکتا ہوا پڑھتا ہے اور اس میں دقت اٹھاتا ہے اس کو دوہرا اجر ملتا ہے

(فائدہ) : ماہر وہ کہلاتا ہے جس کو یاد بھی خوب ہو اور پڑھتا بھی خوب ہو اور اگر معانی اور مراد پر بھی قادر ہو تو پھر سبحان اللہ' ملائکہ (فرشتوں) کے ساتھ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وہ بھی قرآن شریف کو لوح محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں اور یہ بھی اس کا نقل کرنے والا اور پہچاننے والا ہے تو گویا دونوں ایک ہی مسلک پر ہیں یا یہ کہ حشر میں ان کے ساتھ اجتماع ہوگا اور نیک کار اور میر منشی ملائکہ کے ساتھ ماہر قرآن کا ہونا بھی بہت بڑا اعزاز ہے۔ **(فضائل قرآن باضافہ)**

حافظ کو اس کی پیدائش سے بہت پہلے فرشتوں کی مبارک باد

(حدیث نمبر ۸) : حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کا ارشاد گرامی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَرَأَ طٰه وَ يٰس قَبلَ أن يَخلُقَ الخَلقَ بِألفِ عَامٍ. فَلَمَّا سَمِعَتِ المَلَائِكَةُ القُرآنَ قَالَتْ: طُوبٰى لِأُمَّةٍ يَنزِلُ عَلَيهِم هٰذَا، طُوبٰى لِأَجوَافٍ تَحمِلُ هٰذَا، وَ طُوبٰى لِأَلسِنَةٍ تَنطِقُ بِهٰذَا (۲۴)

(ترجمہ) : بے شک اللہ عزوجل نے مخلوق کو پیدا کرنے سے ایک ہزار سال قبل سورۃ "طٰہ" اور سورۃ "یٰس" پڑھی جب فرشتوں نے قرآن (کی ان سورتوں) کو سنا تو کہنے لگے خوشخبری اور مبارک ہو اس امت کے لئے جن پر یہ نازل ہوگا۔ مبارک ہو ان پیٹوں (دلوں) کے لئے جو اس کو

---

(۲۴) رواه الدارمی و ابن خزیمة والطبرانی فی الأوسط و ابن عدی فی الكامل . ابن مردویه والبیهقی فی شعب الایمان (اتحاف السادة المتقین شرح احیاء علوم الدین ج ٤ ص ٤٦٤ و المشکوة ج ١ ص ١٨٧).

اٹھائیں (یاد رکھیں) گے ۔ اور مبارک ہو ان زبانوں کے لئے جو اس کے ساتھ کلام کریں گی. اور تلاوت کریں گی

(فائدہ) فرشتے اللہ تعالیٰ کو اور اس کے کلام کی قدر و منزلت کو بخوبی پہنچاتے ہیں جس وقت اس عظمت بھرے کلام کو سنا فورا بول پڑے اور حاملینِ قرآن وغیرہ کو مبارکباد پیش کرنے لگے ــــ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی قدر کی توفیق عطا فرماویں۔

حفاظ اشرافِ امت ہیں

(حدیث نمبر ۹)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

أشرافُ أمَّتِیْ حَمَلَةُ القُرآنِ و أصحَابُ اللیلِ(۲۵)

(ترجمہ) میری امت کے اشراف حاملینِ قرآن اور رات کو عبادت کرنے والے ہیں۔

(فائدہ) حاملینِ قرآن سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآن کو سینوں میں محفوظ کیا اور تلاوت کا عمل کرتے ہیں اور اس کے مقتضیٰ پر بھی عمل کرتے ہیں ورنہ جو تلاوت نہیں کرتے اور عمل بھی نہیں کرتے ان کا شمار (کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا) کے زمرہ میں ہے۔ (مناوی)

اس حدیث میں حاملینِ قرآن کو اشرافِ امت کا اعزاز دیا گیا ہے۔ اور اشرافِ امت کا یہ مطلب ہے کہ وہ باقی امت محمدیہ سے زیادہ شرف و مرتبہ رکھتے ہیں۔

حافظ کی غیر حافظ پر عظیم فضیلت

(حدیث نمبر ۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

---

(۲۵) معجم الطبرانی الکبیر. شعب الایمان. خطیب. مسند الفردوس (المناوی ج ۱ ص ۵۲۲ و مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۶۱).

نَضْلُ حَمَلَةِ القُرآنِ عَلی الذِی لَم یَحمِلهُ کَفَضلِ الخَالِقِ عَلی المخلُوقِ(٢٦)

(ترجمہ) حاملینِ قرآن کی فضیلت اس شخص پر جو حاملِ قرآن نہیں ایسی ہے جیسے خالق کی فضیلت مخلوق پر ہے۔

(فائدہ) بہت عظیم فضیلت ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ صرف الفاظِ قرآن کا ہی حامل (حافظ) نہ ہو بلکہ معانی کا حامل بھی ہو یعنی عالم قرآن بھی ہو اور بدکار بھی نہ ہو بلکہ قرآن کے امر، نہی، وعد اور وعید پر عمل کرنے والا ہو پس جب اس کی تلاوت میں جنت کے ذکر کو پڑھے اس کی امید کرے اور جنت میں خداتعالیٰ سے ملاقات کے لئے اسپر عمل پیرا رہے۔اور جب جہنم کے ذکر پر پہنچے تو اس کے سینہ میں گھٹن پیدا ہو، اور پناہ کا طالب ہو۔اور جب اعداءُ اللہ کے ذکر کی آیات کو تلاوت کرے تو خدا کی طرف سے اس کے اولیاء کے لئے نصرت اور اعداء سے انتقام کا خیال لائے،اور نصرتِ اولیاء سے خوش ہو،اور انتقامِ اعداء اللہ سے متفکر ہو۔اور جب امثالُ القرآن سے گذرے تو اس کا قلب آئینہ بن جائے اور جو کچھ بیان ہو رہا ہو اس کا معائنہ کرے پس گویا کہ وہ اپنے قلب سے مشاہدہ بھی کررہا ہے اور اس کا یقین مزید پختہ ہوتا جا رہا ہے اور جب خدائی دلائل اور حجتوں سے گذر ہو ان سے ایمان کو قوت ملے اور اس کی بصیرت بڑھ جائے اور جب لطائف اور رحمتوں کا ذکر ہو تو اس کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور منازلِ عبادِ اللہ کے ساتھ بڑھتا چلا جائے۔ اور جب توحیدِ باری تعالیٰ سے گذرے تو وہ اپنے کو ماسوی اللہ سے منفرد کرلے اور خدا ہی سے تعلق جوڑ لے۔پس جس شخص کی حملِ قرآن میں یہ حالت ہو وہ اس حدیث کا مصداق ہے اور جو کدورتِ نفس اور شہوۃِ نفسانیہ کا مریض ہو اور قرآن کے احکام کا پابند نہ ہو گو وہ الفاظِ قرآن کا حامل ہو وہ اس فضیلت کا مصداق نہیں ہوگا۔

حافظِ قرآن حاملِ علومِ نبوت

(حدیث نمبر ١١) : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت

---

(٢٦) مسند الفردوس (کنزالعمال ج ١ ص ٥١٥).و رواہ ابن لال (المناوی ج ٤ ص ٤٣٦).

رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں

مَن قَرَأَ القُرآنَ فَقَد استَدرَجَ النُّبُوَّةَ بَينَ جَنبَيهِ غَيرَ أَنَّهُ لايُوحٰى إلَيهِ، لايَنبَغِى لِصَاحِبِ القُرآنِ أن يَجِدَ مَعَ مَن جَدَّ وَلايَجهَلَ مَعَ مَن يَجهَلُ وَفِى جَوفِهِ كَلَامُ اللّٰهِ (۲۷)

(ترجمہ) جس آدمی نے قرآن کریم پڑھا اس نے علوم نبوت (قرآن) کو اپنی پسلیوں کے درمیان (دل میں) لے لیا گو اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی۔ صاحب قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ غصہ کرنے والے کے ساتھ غصہ کرے، اور نہ یہ مناسب ہے کہ وہ جہالت والے کے ساتھ جہالت سے پیش آئے جبکہ اس کے پیٹ (دل) میں اللہ تعالیٰ کا کلام موجود ہے۔

(فائدہ): اس سے معلوم ہوا کہ حافظِ قرآن علومِ نبوت (قرآن) کو حاصل کر لینے والا ہے، اس لئے اس کو لازم ہے کہ علومِ نبوت کے شایانِ شان اعمال سرانجام دے اور برے اعمال سے احتراز کرے۔

حافظِ قرآن بڑا دولتمند ہے

(**حدیث نمبر ۱۲**): حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کا ارشاد گرامی ہے

اَلقُرآنُ غِنًى لا فَقرَ بَعدَهُ وَلا غِنًى دُونَهُ (۲۸)

---

(۲۷) رواه البيهقى فى شعب الإيمان والحاكم فى المستدرك كذافى كنزالعمال ج ۱ ص ٥٢٤. ومجمع الزوائد ج ٧ ص ١٥٩. قلت: قال الحاكم فى المستدرك على شرط الشيخين (ج ١ ص ٥٥٢). وابن أبى شيبة ج ١ ص ٤٦٧ والترغيب للمنذرى ج ٢ ص ٣٥٢.

(٢٨) أبويعلى الموصلى فى مسنده (رقم الحديث ٢٧٦٥) و محمد بن نصر المروزى فى قيام الليل والطبرانى (المناوى ج ٤ ص ٥٣٥)، و مجمع الزوائد ج ٧ ص ١٥٨. و المطالب العاليه لابن حجر ج ٣ ص ٢٩٣.

(ترجمہ) قرآن مجید (ایسا) غناء (دولت) ہے جس کے بعد کسی قسم کا فقر (بھوک اور افلاس وغیرہ) نہیں اور قرآن مجید کے بغیر کوئی غناء نہیں ہے۔

(فائدہ) قرآن کائنات میں سب سے بڑی دولت ہے جس کا مقابلہ دنیا وغیرہ کی نعمتیں نہیں کر سکتیں جس کو یہ دولت حاصل ہو اس سے بڑا کوئی امیر نہیں اور جو حامل قرآن نہیں چاہے اس کے پاس قارون کے خزانے بھی موجود کیوں نہ ہوں وہ دولت مند نہیں اور حقیقی دولت قرآن ہے جو دنیا اور آخرت میں کام آنے والا ہے اور آخرت میں دولت کا فدیہ نہیں چلے گا مگر قرآن ضرور شفیع ہوگا اور دنیا میں بھی قرآن دنیا و مافیہا سے مستغنی کر دیتا ہے۔

حافظ مستجابُ الدعوات

(حدیث نمبر ۱۳) : حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں

لِحَامِلِ القُرآنِ دَعوَةٌ مُستَجَابَةٌ.أخرجه الديلمی (كنز العمال ج ۱ ص ۵۱۷)

(ترجمہ) حامل قرآن کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(فائدہ) اس سے معلوم ہوا کہ حفاظِ قرآن مستجابُ الدّعوات ہیں۔

حافظ قابلِ رشک ہے

(حدیث نمبر ۱۴) : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ

لاحَسَدَ اِلاَّ عَلٰى اِثنَيَنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ القُرآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِه آنَاءَ اللَّيلِ وَآنَاءَ النَّهارِ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَهُوَ يُنفِقُ مِنهُ آنَاءَ اللَّيلِ وَآنَاءَ النَّهارِ (۲۹)

---

(۲۹) رواه البخاری ج ۲ ص ۷۵۱، و مسلم ج ۱ ص ۲۷۲ والمشكوة ص ۱۸۴و التبيان للنووی ص ۸ و أحمد والترمذی و ابن ماجة و كنز العمال ج ۱ ص ۵۲۲).

(ترجمہ) : صرف دو آدمی قابل رشک ہیں ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی نعمت عطاء فرمائی پس وہ رات دن اس کو قائم کرتا ہے اور دوسرا وہ خوش نصیب آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا اور وہ اس سے رات دن (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے۔

(فائدہ) : یہاں حسد رشک کے معنی میں ہے یعنی یہ کہے کہ یا رب جس طرح آپ نے ان کو ان عظیم نعمتوں سے مالا مال کیا ہے مجھے بھی ان سے نواز دے۔ اور رات دن قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن کریم کو رات دن نماز وغیرہ میں پڑھتا رہتا ہے یا اس کے احکام کی تعمیل میں لگا رہتا ہے اور اس کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

حافظ پر خدا کی طرف سے افضل ترین عطاء

(حدیث نمبر ۱۵) : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ: مَنْ شَغَلَهُ القُرآنُ وَذِكْرِيْ عَنْ مَسَالَتِي، أعطيتُهُ أفضَلَ مَا أُعطِي السَّائِلِينَ(۳۰)

(ترجمہ) رب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں جس آدمی کو قرآن اور میرے ذکر نے مجھ سے مانگنے سے روک دیا میں اس کو مانگنے والوں سے افضل عطاء کرتا ہوں۔

(فائدہ) اور ایک روایت اس طرح بھی وارد ہے کہ میں (اللہ) اس کو ثوابِ شاکرین سے افضل ثواب عطاء کرتا ہوں یہ حدیثِ قدسی ہے۔ پس جس آدمی کا اوڑھنا بچھونا ہی قرآن ہو اس کی بار بار تلاوت کر رہا ہو اور اس کے ذکر و فکر اور عمل میں مشغول ہو حتیٰ کہ مانگنے کی فرصت ہی نہ ملے یہ خوشخبری اس کیلئے ہے۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ لوگ محنت کر کے کماتے ہیں اور اللہ والوں کے پاس بلا محنت دنیا کے ڈھیر

---

(۳۰) سنن الترمذی (کنزالعمال ج ۱ ص ۵۲۰، و المشکوة ص ۱۸۶). و فی التبیان فی آداب حملة القرآن للنووی ص ۹: قال الترمذی: حسن. و أخرجه البیهقی فی شعب الایمان أیضا ج ۲ ص ۲۵۳.

لگ جاتے ہیں مگر وہ اسکی جگہ آخرت کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور ایک روایت میں (مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَ مَسْئَلَتِيْ) بھی آیا ہے۔ اور اس میں قرآن میں مشغول ہونے والے کی زیادہ فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ یا پھر اوپر والی حدیث میں (وَ ذِكْرِيْ) کے عطف کو عطفِ تفسیری کہا جائے۔ تو پھر دونوں کا محمل ایک ہوتا ہے۔

حافظِ قرآن بڑے اِنعام کا حامل ہے

(**حدیث نمبر ۱۶**) : حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کا ارشاد گرامی ہے۔

مَن قَرَأَ الْقُرْآنَ فَرَأَى اَنَّ اَحَدًا أُعطِيَ أَفضَلَ مِمَّا أُعطِيَ فَقَد عَظَّمَ مَا صَغَّرَ اللّٰهُ وَ صَغَّرَ مَا عَظَّمَ اللّٰهُ (۳۱)

(ترجمہ) جس نے قرآن پڑھا (یاد کیا) پھر اس نے خیال کیا کسی دوسرے کا کہ وہ مجھ سے افضل چیز دیا گیا ہے اس سے جو میں دیا گیا ہوں تو اس نے اس (قرآن) کو چھوٹا سمجھا جس کو اللہ نے عظمت دی۔

(**فائدہ**) : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حفظِ قرآن اتنی عظیم نعمت ہے جس کا مقابلہ مال' دولت اور اسبابِ دنیا کی بڑی بڑی عظیمُ الشان چیزیں نہیں کر سکتیں یہ سب قرآن کی نعمت کے مقابلہ میں ہیچ ہیں لیکن آج اکثر حفاظ کرام کا یہ حال ہے کہ وہ اس مرض میں مبتلا ہیں کہ قرآن کو دنیا کے حصول کا ذریعہ بنایا ہوا ہے جبکہ قرآن کے ذریعہ سے کھانا قرآن و احادیث میں ممنوع آیا ہے ہاں جہاں شرعی قاعدہ سے جائز ہے وہ مستثنیٰ ہیں۔ اس کی تفصیل مستقل طور پر آ رہی ہے وہاں ملاحظہ کریں۔

حافظ کا انعام مرجان اور ستر ہزار سونے چاندی کے دروازوں کا شہر

(**حدیث نمبر ۱۷**) : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

---

(۳۱) اتحاف السادة المتقین ج ٤ ص ٤٦٣ عن الطبرانی الکبیروقیام اللیل لمحمدبن نصر وأبو بکر بن أبی شیبة. و کنزالعمال ج ۱ ص۵۱۸ قریبا منه.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

فِی الْجَنَّةِ نَهرٌ يُقَالُ لَهُ: "الرَّيَانُ" عَلَيهِ مَدِينَةٌ مِن مَرجَانَ لَهَا سَبعُونَ أَلفَ بَابٍ مِن ذَهَبٍ وَ فِضَّةٍ لِحَامِلِ القُرآنِ(۳۲)

(ترجمہ) جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام "ریان" ہے اس پر ایک شہر مرجان سے تعمیر کیا گیا ہے جس کے ستر ہزار سونے اور چاندی کے دروازے ہیں اور یہ حافظِ قرآن کے لئے ہے۔

(فائدہ) بشرطیکہ حفظ کے ساتھ عاملِ قرآن بھی ہو بغیر عمل کے انعام حاصل کرنا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔

حافظ کے لئے پانچ عظیم الشان اِنعامات

(حدیث نمبر ۱۸) : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

يَجِيءُ القُرآنُ يَومَ القِيَامَةِ فَيَقُولُ: يَارَبِّ! حَلِّهِ. فَيُلبَسُ تَاجَ الكَرَامَةِ. ثُم يَقُولُ: يَارَبِّ! زِدهُ، فَيُلبَسُ حُلَّةَ الكَرَامَةِ. ثُمَّ يَقُولُ: يَارَبِّ! ارضَ عَنهُ، فَيُقَالُ: اِقرَأ وَ ارقَ وَ يُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً(۳۳).

(ترجمہ) قیامت کے روز قرآن مجید آئے گا اور سفارش کرے گا

---

(۳۲) تاریخ ابن عساکر (کنزالعمال ج ۱ ص ۵۵۰).

(۳۳) سنن الترمذی ج ۲ ص ۱۱۹. کنز العمال ج ۱ ص ۵۲۰. مستدرکُ الحاکم ج ۱ ص ۵۵۲، وقال: صحیح علی شرط الشیخین. و ابن أبی شیبہ ج ۱۰ ص ٤۹٥. وسنن الدارمی ج ۱ ص ۳۰۹، وتفسیر القرطبی ج ۱ ص ۸۰، و مقدمةُ تفسیرِ الخازن ج ۱. وفی روایةٍ زیادةُ لفظِ "صاحب" بعد "یجیئ" و لفظِ "القرآن" بعد "فیقول" کمافی الترغیب للمنذری ج ۲ ص ۳٥۰ عن الترمذی وابنِ خزیمةَ والحاکِم. ومثله فی کنز العمال ج ۱ ص ٥٤۱ عن ابن حبان.

اے رب اس (حافظ) کو پہنایئے پس (رب تعالیٰ اس کو) کرامت کا تاج پہنائیں گے، پھر کہے گا اے رب اس حافظ کے لئے اور زیادہ عطا کر تو (اللہ تعالیٰ) اس کو کرامت کی پوشاک پہنائیں گے، پھر کہے گا اے رب اس سے راضی بھی ہو جائے پس کہا جائیگا پڑھتا جا اور (جنت میں) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلہ ایک ایک حسنہ (نیکی) کا اضافہ کیا جائے گا۔

(فائدہ) : کتنا خوش نصیب ہے وہ آدمی جس کو رب تعالیٰ خود کرامت کا تاج اور پوشاک پہنائیں گے اور اس سے راضی ہونگے اور جنت میں اپنی مرضی سے تلاوت کرتا جائے گا اور چڑھتا جائے گا جہاں رکے گا وہی اس کی جنت ہوگی اور مرنے کے بعد بھی اس کے لئے ہر آیت کے بدلہ میں ایک ایک حسنہ لکھ دی جائے گی۔ اور اس حدیث میں حسنہ سے مراد جنت کا درجہ ہے۔ جیسا کہ دوسری حدیث (فَاِنَّ مَنزِلَکَ عِندَ اٰخِرِ آیَۃٍ تَقرَأُ ھَا) سے معلوم ہوتا ہے۔

حاملینِ قرآن کے پانچ انعامات — حدیث نمبر ۱۹

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

أَلقُرآنُ أفضَلُ مِن کُلِّ شَيءٍ فَمَن وَ قّرَالقُرآنَ فَقَد وَقّرَاللّهَ وَمَنِ استَخَفَّ بِالقُرآنِ استَخَفَّ بِحَقِّ اللّهِ تَعَالٰی، حَمَلَةُ القُرآنِ هُمُ المحفُوفُونَ بِرَحمَةِ اللّهِ، المُعَظّمُونَ کَلَامَ اللّهِ، المُلبِسُونَ نُورَاللّهِ، فَمَن وَالاهُم فَقَد وَ الَی اللّهَ، وَمَن عَادَاهُم فَقَدِ استَخَفَّ بِحَقِّ اللّهِ تَعَالٰی (۳۴)

(ترجمہ) قرآن ہر شے سے افضل ہے، جس نے قرآن کی تعظیم کی اس نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی، اور جس نے قرآن کی بے قدری (اور توہین) کی اس نے اللہ تعالیٰ کے حق کی ناقدری کی، حاملینِ قرآن (حفاظ اور

---

(۳۴) الجامع لأحكام القرآن للقرطبی ج ۱ ص ۲۶).

علماء) اللہ تعالیٰ کی رحمت کے احاطہ میں ہیں' کلام اللہ کی عظمت اور قدر کرنے والے ہیں' اور اللہ تعالیٰ کے نور میں ملبوس ہیں ' جنہوں نے ان سے دوستی رکھی انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھی۔ جنہوں نے ان سے دشمنی رکھی بے شک انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حق کی ناقدری کی۔

حافظ قرآن آخر عمر تک عقل مند رہے گا

(حدیث نمبر ۲۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے

مَنْ جَمعَ القُرآنَ مَتّعَهُ اللهُ بِعَقلِهِ حَتّى يَموتَ (۳۵)

(ترجمہ) جس نے قرآن پاک کو جمع کیا اللہ تعالیٰ اس کو مرتے دم تک اس کی عقل سے فائدہ پہنچائیں گے۔

(فائدہ) جمع کرنے کا ایک معنی حفظ قرآن بھی ہے پس جس نے قرآن حفظ کیا وہ عمر کے آخر حصہ (بڑھاپے) میں بھی عقلمند رہے گا' جبکہ عام دستور یہ ہے کہ آدمی جتنا بوڑھا ہوتا چلا جاتا ہے عقل اتنی کمزور ہوتی چلی جاتی ہے اور جو نکمی عمر (عمر کی آخری حدود) تک پہنچ جاتا ہے اس کی عقل عام طور پر بے کار ہو جاتی ہے۔

اور جَمَعَ القُرآنَ کا دوسرا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے قرآن کریم کو بار بار تلاوت کرکے اپنے اعمال نامہ میں جمع کیا اس کی بھی یہی فضیلت ہوگی۔

قرآن سے خالی دل ویران گھر ہے

(حدیث نمبر ۲۱) : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے'

اِنَّ الّذِي لَيْسَ فِي جَوفِهِ شَيْءٌ مِنَ القُرآنِ كَالبَيتِ

---

(۳۵) أخرجه ابن عدى فى الكامل (كنز العمال ج ۱ ص ۵۱۸).

الخَرِبِ(٣٦)

(ترجمہ) وہ شخص جس (کے دل) میں قرآن مجید کا تھوڑا سا حصہ بھی نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔

(فائدہ) : اس سے سمجھا جاتا ہے کہ جس دل میں قرآن کا کچھ حصہ موجود ہے وہ آباد گھر کی مانند ہے اور جس کے دل میں مکمل قرآن محفوظ ہے اس کی آبادی اور عظمت کی کیا مثال پیش کی جا سکتی ہے اور اس حدیث شریف میں قرآن مجید کے حفظ اور تلاوت کی طرف شدید ترغیب ہے تاکہ انسان کا دل اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس پر ایمان کے ساتھ معمور ہو لیکن زمانہ حال کے اکثر مسلمان تعلیم قرآن سے غافل ہیں اور اپنی اولاد کو دنیاوی تعلیم کی طرف لگا رہے ہیں اور قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کی فکر عطاء فرمادیں (آمین)

حافظ قاری، غیر حافظ غیر قاری پر مقدم ہے

(حدیث نمبر ۲۲) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

إنّ النّبيَّ صَلّى اللّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجمعُ بَينَ الرَّجُلَيْنِ مِن قَتلَى أحُدٍ، ثُم يَقُولُ: أيهُمْ أكثرُ أخذاً لِلقُرآنِ، فَإن أشيرَ إلى أحَدِهِمَا، قَدّمَهُ فِى اللّحْدِ (٣٧).

(ترجمہ) بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم (جنگ) احد کے مقتولین میں سے دو دو آدمیوں کو (ایک قبر میں) دفن کرنے کے لئے جمع کرتے تھے۔ پھر

---

(٣٦) مسند أحمد و ابن منيع و ابن ضريس و المعجم الكبير و المستدرك (ج ١ ص ٥٥٤) و تفسير ابن مردويه و شعب الايمان للبيهقى (ج ٢ ص ٣٢٨) و سنن سعيد بن منصور و جامع الترمذى ج ١ ص ١١٩ و قال الترمذى حسن صحيح (كنزالعمال ج ١ ص٥٥٣ و المشكوة ج ١ ص ١٨٦). التبيان للنووى ص ٩. الدارمى ج ١ ص ٣٠٨.

(٣٧) رواه البخارى (فضائل القرآن الكريم و حملته فى السنة المطهرة لمحمد موسى نصرص ٣٣).

فرماتے ان میں سے قرآن کو زیادہ حاصل کرنے والا کون ہے پس اگر ان میں سے کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اس کو لحد (قبر) میں پہلے رکھتے۔

(حدیث نمبر ۲۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

يَؤمُّ القَومَ أقرَؤُهُم لِكِتَابِ اللهِ تَعَالٰى (۳۸).

(ترجمہ) قوم کی امامت قرآن پاک کا سب سے بڑا قاری کرائے۔

(حدیث نمبر ۲۴) ابن ابی مجعہؓ فرماتے ہیں کہ

كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنهُ يُقَدِّمُ الشَّابَّ الحَسَنَ الصَّوتَ لِحُسْنِ صَوتِهِ بَينَ يَدَيِ القَومِ (۳۹).

(ترجمہ) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (قرآن مجید کو) خوبصورت آواز (میں پڑھنے) والے نوجوان کو اس کی حسین آواز کی وجہ سے قوم میں مقدم رکھتے تھے۔

(فائدہ) ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظ، قاری اور حسین آواز سے پڑھنے والے غیر حافظ غیر قاری اور بے ڈھب انداز سے پڑھنے والوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک مقدم ہیں، اس لئے آپ کو بھی ان کے متعلق ہمت کرنی چاہئے تاکہ درجہ تقدیم کے حصول کی فضیلت بھی میسر ہو جائے۔

قاری اور حافظ کے مشورہ کی اہمیت

(حدیث نمبر ۲۵) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔

كَانَ القُرَّاءُ أصحَابُ مَجلِسِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ، وَمُشَاوَرَتِهِ

---

(۳۸) رواه مسلم (فضائل القرآن لمحمد موسى ص ۳۳).

(۳۹) رواه أحمد والدارمي وابن ماجة والنسائي والحاكم (فضائل القرآن لمحمد موسى ص ۳۳).

كُهُو لاً وَشَابًا (۴۰).

(ترجمہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس اور مشورہ کے اصحاب (ارکان) ادھیڑ عمر اور نوجوان قرآء اور (حفاظ) ہوتے تھے۔

(فائدہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ میں سے اپنی مجلس فاروقی میں مشورہ کے لئے ان افراد کو شامل کرتے تھے جو قراء (قرآن کے حفاظ اور علماء) ہوتے تھے کیونکہ یہ صفت باقی صفات سے افضل ہے جیسے کہ حدیث **(فَضْلُ حَامِلِ الْقُرآنِ عَلَى الَّذِي لَمْ يَحْمِلْهُ كَفَضْلِ الْخَالِقِ عَلَى الْمَخْلُوقِ)** سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ (حفاظ اور علماء) باقی امت کے تمام افراد سے افضل ہیں۔ اس لئے حضرت عمر کے عمل اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مشورہ دوسروں سے من جملہ افضل اور اہم ہے۔

حافظ قرآن اسلام کا جھنڈا اٹھانے والا، اس کا اکرام اللہ کا اکرام اس کی توہین موجب لعنت۔

(حدیث نمبر ۲۶) حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے

حَامِلُ القُرآنِ حَامِلُ رَايَةِ الاسْلَامِ، مَنْ اكرَمَهُ فَقَد أكرَمَ اللّٰهَ، وَمَن اَهَانَهُ فَعَلَيهِ لعنَةُ اللّٰهِ (۴۱)

(ترجمہ) حامل قرآن اسلام کا جھنڈا اٹھانے والا ہے جس نے اس کی عزت کی بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کی عزت کی، اور جس نے اس کو ذلیل کیا پس اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

---

(۴۰) رواه أبو داود (فضائل القرآن لمحمد موسى ص ۳۳).

(۴۱) مسند الفردوس (الجامع الصغير ج ۳ ص ۲٦۸) و فى المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية لابن حجر العسقلانى ج ۳ ص ۲۸۹ مرفوعا: (مِنْ تَعْظِيمِ اللّٰهِ إحْتِرَامُ ذِى الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَ حَامِلِ القُرآنِ وَ الإمَامِ العَادِلِ).

(فائدہ) جیسے میدان جہاد میں مسلمانوں کی طرف سے ایک آدمی جھنڈا اٹھانے والا ہوتا ہے اور جب تک وہ سربلند رہتا ہے کفار کے حوصلے پست اور اہل اسلام کے لئے فتح کا نشان بنا رہتا ہے ایسے ہی حافظ قرآن کی مثال ہے چاہے کفار جتنے ذرائع استعمال کرلیں اس کے دل پر سے منقش حروف و کلمات نہیں مٹا سکتے اور یہ حفاظت قرآن کا مضبوط ذریعہ ہے۔ اور حجت اسلام (قرآن) کا حامل ہے علامہ مناوی لکھتے ہیں کہ امام غزالی فرماتے ہیں پس قرآن کے حق کی وجہ سے لائق نہیں کہ کھیلنے والوں کے ساتھ یہ بھی کھیلیں اور (خدا کو) بھولنے والوں کے ساتھ یہ بھی بھولیں اور لغو کرنے والوں کے ساتھ لغو کام کرتے پھریں۔

قرآن سب سے بڑا شفاعت کرنے والا

(حدیث نمبر ۲۷) : حضور علیہ الصلاۃ و السلام کا ارشاد ہے

مَا مِن شَفِیعٍ أفضَلُ مَنزِلَۃً عِندَاللہِ یَومَ القِیَامَۃِ مِنَ القُرآنِ لَا نَبِیٌّ و لَا مَلَکٌ وَلَا غَیرُہٗ (۴۲)

(ترجمہ) کوئی شفیع (شفاعت کرنے والا) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن سے افضل شان اور منزلت والا نہیں ہوگا نہ کوئی نبی قرآن سے افضل ہوگا نہ کوئی فرشتہ اور نہ کوئی اور (یعنی صدیق' شہید' ولی' فرشتے اور عالم وغیرہ کی شفاعت سے قرآن کریم کی شفاعت زیادہ افضل ہوگی)

(فائدہ) : شفاعت میں قرآن سے بڑھ کر کسی نبی وغیرہ کا درجہ اس لئے نہ ہوگا کہ قرآن ذات باری تعالیٰ کی کلامی صفت ہے جو غیر مخلوق ہے اور انبیاء' فرشتے وغیرہ سب مخلوق ہیں اور ظاہر ہے کہ (قرآن) خدا کی صفت کلام کا درجہ تمام مخلوق سے افضل ہے اس لئے اس کی شفاعت بھی سب سے افضل ہوگی۔ پس یہ بھی حفاظ قرآن کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے جو اس کے حامل ہیں اور عمل سے بھی اس کا اعزاز و اکرام کرتے ہیں اور یہ قرآن ان کے لئے شفیع بنے گا جیسا کہ مسلم شریف کی

---

(۴۲) إحیاء العلوم للغزالی مع الاتحاف ج ٤ ص ٤٦٣.

حدیث میں ہے۔

اِقرَ ؤُ وا القُرآنَ فَاِنَہٗ یَاتِی یَومَ القِیَامَۃِ شَفِیعًا لِاَصحَابِہٖ

(ترجمہ) قرآن کی تلاوت کیا کرو۔ پس بے شک قرآن مجید اپنے اصحاب (تلاوت اور عمل کرنے والوں) کے لئے قیامت کے روز شفیع (شفاعت کرنے والا) بن کر آئے گا۔

(فائدہ) محدثین فرماتے ہیں بلکہ احادیث میں بھی آتا ہے کہ قرآن مجید کو ایک صورت عطا کی جائے گی جیسے بندوں کے اعمال کو شکل و صورت عطا ہوگی اور اس کو لوگ دیکھیں گے پس یہ قیامت کے روز اپنے قارئین اور مشغول ہونے والوں کے لئے شفاعت کرے گا جو اس پر عمل بھی کرتے ہوں گے۔

موت کے بعد حافظ قرآن کے جسم کی حفاظت

(حدیث نمبر ۲۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِذَا مَاتَ حَامِلُ القُرآنِ أَوحَی اللّٰہُ إِلَی الأَرضِ أَن لَا تَأ کُلِی لحمَہٗ. قَالَت: إِلٰہِی کَیفَ آ کُلُ لحمَہٗ، وَ کَلَامُکَ فِی جَوفِہٖ(۴۳)

(ترجمہ) جب حافظ قرآن پر موت آتی ہے (اس کے دفن کے بعد) اللہ تعالی زمین (قبر) کی طرف وحی فرماتے ہیں کہ تو اس کے گوشت (جسم) کو مت کھانا تو وہ کہتی ہے کہ اے بار الٰہ میں اس کے جسم کو کیونکر کھا سکتی ہوں جبکہ آپ کا کلام مبارک اس کے اندر (دل) میں موجود ہے۔

(فائدہ) اس سے معلوم ہوا کہ حفاظ قرآن کا جسم قبر میں صحیح سالم اور محفوظ رہتا ہے اس کو حشرات الارض (کیڑے مکوڑے) اور زمین نہیں کھا سکتی۔ مرنے کے بعد اپنے جسم کو محفوظ رکھنے کا یہ کتنا شاندار وسیلہ ہے۔ اس لئے قرآن ضرور حفظ کرنا چاہئے اور جو حافظ ہیں وہ قرآن کو حفظ رکھیں **بھولیں نہیں** قرآن دل میں محفوظ ہوگا تو

---

(۴۳) مسند الفردوس للدیلمی (کنزالعمال ج ۱ ص ۵۵۵).

قبر میں جسم سالم ہو گا۔ اگر مٹی کے علاوہ کسی اور وجہ سے جسم محفوظ نظر نہ آئے یا کبائر وغیرہ کے ارتکاب سے بھی جسم محفوظ نہ رہے تو یہ اس حدیث کے خلاف نہیں۔

حافظ کی ہر عذاب سے نجات

(**حدیث نمبر ۲۹**): حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لاَ يُعَذِّبُ اللّٰهُ عَبداً أَوعَى القُرآنَ(۴۴)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اس بندے کو عذاب نہیں دیں گے جس نے قرآن کو (دل میں) محفوظ رکھا۔

(فائدہ): محفوظ رکھنے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اس کے احکام بجالایا ہو یا یاد کر کے الفاظ کو محفوظ کیا اور عمل کر کے معنیٰ کو ٹھکانا دیا ہو اس کے دونوں مطلب ہو سکتے ہیں اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حافظ قرآن (اور عامل قرآن) عذاب خداوندی سے محفوظ رہے گا چاہے عذاب قبر کا ہو یا حشر کا' عذاب جہنم کا ہو یا سکرات موت ہو' یا کسی اور قسم کا عذاب ہو۔

حافظ اپنے ارد گرد کی سات قبر والوں کا شفیع اور والدین سے عذاب کی خفت

(**حدیث نمبر ۳۰**): حضرت سید الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوات و التسلیمات الی یوم الدین کا ارشاد مبارک ہے۔

مَن قَرَأَ مِائَتَی آیَةٍ فِی کُلِّ یَومٍ نَظَراً شُفِّعَ فِی سَبعَةِ قُبُورٍ حَولَ قَبرِهِ وَخَفَّفَ اللّٰهُ العَذَابَ عَن وَالِدَیهِ وَاِنْ کَانَا مُشرِکَینِ (۴۵)

---

(۴۴) مسندالفردوس (کنزالعمال ج ۱ ص ۵۳۶).

(۴۵) إبن أبی دادود فی المصاحف والدیلمی فی مسند الفردوس (کنزالعمال ج ۱ ص ۵۳۷).

(ترجمہ) جس نے ہر روز دو سو آیات قرآن پاک میں دیکھ کر تلاوت کیں اس کی اپنی قبر کے ارد گرد کی سات قبر والوں کے حق میں شفاعت قبول کی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے والدین سے عذاب قبر ہلکا کر دیں گے اگرچہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔

(فائدہ) : اس حدیث سے ایک تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ قبر میں مدفون ہونے کی حالت میں بھی اس کو شفاعت کا حق دیا جائے گا،دوسرا یہ کہ اس قاری قرآن کے ماحول کے سات مسلمان اہل قبور کے متعلق عذاب قبر نہ ہونے کی قبر میں سفارش قبول کی جائے گی،اور تیسرے یہ کہ اس کے والدین سے قبر کا عذاب ہلکا کر دیا جائے گا اگرچہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں گے لیکن شرک کی وجہ سے عذاب منقطع نہ ہوگا۔ اور یہ فضیلت روزانہ دو سو آیات پڑھنے والے کے لئے ہے خواہ وہ دیکھ کر ہی پڑھنے والا کیوں نہ ہو اور جو حافظ قرآن ہو اور اس سے بھی زائد قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کرتا ہو اس کی فضیلت کتنی زیادہ ہے اس کا خود ہی اندازہ کر لیں۔

حافظ قیامت میں کستوری کے ٹیلہ پر، اور حساب و خوف سے بری ہوگا

(حدیث نمبر ۳۱) : حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ثَلاَثَةٌ: لَایَهُو لُهُمُ الفَزَعُ الأکبَرُ، وَلا یَنَا لُهُمُ الحِسَابُ، هُم عَلٰی کَثِیبٍ مِن مِسکٍ حَتّٰی یَفرُغَ مِن حِسَابِ الخَلائِقِ. رَجُلٌ قَرَأَ القُرآنَ ابتِغَاءَ وَجهِ اللّٰهِ، وَأَمَّ بِه قَومًا وَهُم رَاضُونَ. الحدیث(۴۶)

---

(۴۶) رواہ الطبرانی فی المعاجم الثلاثة (فضائل القرآن للکاندهلوی ص ٦٠. والإتقان فی علوم القرآن للسیوطی ج ٢ ص ١٩٣) والترغیب والترهیب ج ٢ ص ٣٥١. و شعب الإیمان للبیهقی ج ٢ ص ٣٤٩ ولفظه: ثَلَاثَةٌ عَلٰی کَثِیبٍ مِنْ مِسْكٍ أَسْوَدَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَایَهُولُهُمُ الْفَزَعُ وَلَایَنَالُهُمُ الْحِسَابُ. رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَ أَمَّ بِهِ قَوْمًا وَهُمْ رَاضُوْنَ، وَ رَجُلٌ أَذَّنَ فِیْ بَابِ مَسْجِدٍ دَعَاإِلَی اللّٰهِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، وَ رَجُلٌ ابْتُلِیَ بِالرِّقِّ فِی الدُّنْیَا فَلَمْ یَشْغَلْهُ ذٰلِكَ عَنْ طَلَبِ الآخِرَةِ.

(ترجمہ) تین آدمی ایسے ہیں جن کو قیامت کا خوف دامن گیر نہ ہوگا نہ ان کو حساب کتاب دینا پڑے گا اتنے میں کہ مخلوق اپنے حساب کتاب سے فارغ ہو وہ مشک کے ٹیلہ پر تفریح کریں گے ایک وہ شخص جس نے اللہ واسطے قرآن شریف پڑھا اور قوم کی امامت کی اس حال میں کہ قوم اس پر راضی تھی۔ (الی آخر الحدیث)

(فائدہ) اس حدیث میں قرآن پڑھنے والے کے لئے (جس میں حافظ قرآن بدرجہ اولی داخل ہے) کے لئے تین انعام بیان کئے گئے ہیں ایک یہ کہ ماس ہولناک' نفسا نفسی کے دن میں ان کو کوئی خوف نہ ہوگا۔دوم یہ کہ ان کو مشک کے ٹیلہ پر تفریح کے لئے بٹھایا جائے گا جبکہ دوسرے بہت سے لوگ قسم و قسم کی مصیبتوں اور عذابوں میں گرفتار ہونگے۔ تیسرے یہ کہ تلاوت کرنے والے (حفاظِ قرآن) سے حساب نہیں لیا جائے گا۔

روز قیامت حفاظ سایۂ ذوالجلال میں، اور والدین پر بچہ کو قرآن حفظ کرانے کی ذمہ داری

(حدیث نمبر ۳۲) : حضرت علی کرم اللہ وجہہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ

أدِّبوا أولَادَ كُم عَلَى ثَلاثِ خِصَالٍ : حُبِّ نَبِيِّكُم، وَ حُبِّ أهلِ بَيتِه، وَ قِرَاءَةِ القُرآنِ فَإنَّ حَمَلَةَ القُرآنِ فِي ظِلِّ اللهِ يَومَ لاظِلَّ إلاَّ ظِلُّهُ مَعَ أنبِيَائِه وَ أصفِيَائِه (۷۴)

(ترجمہ) اپنی اولاد کو تین خصلتوں (کے التزام) کا ادب سکھلاؤ! اپنے نبی کی محبت۔ اور اس کے اہل بیت (بیویوں اور سب اولاد) کی محبت' اور قراءت قرآن،کیونکہ بے شک حفاظ قرآن اللہ تعالیٰ کے سایہ میں اللہ کے انبیاء اور اصفیاء (پاک باز افراد) کے ساتھ ہوں گے جس دن کوئی سایہ

---

(۷۴) رواه أبو نصر عبدالكريم الشيرازي في فوائده والديلمي و ابن النجار (كنزالعمال ج ١٦ ص ٤٥٦. و الجامع الصغير مع المناوي ج ١ ص ٢٢٥).

نہ ہوگا صرف اللہ (کے عرش) کا ہی سایہ ہوگا۔

(فائدہ) اس حدیث کے مخاطب آباؤاجداد اور بچوں کی کفالت کرنے والے ہیں ان کو اپنی اولاد (اور یتیم) کے متعلق تین چیزوں کا ادب سکھلانے کا امر فرمایا ہے، محبت نبیؐ اور محبت اہل بیت نبیؐ اور قراءت قرآن کہ وہ اس کی تلاوت کریں تدریس کریں اور حفظ کریں کیونکہ اس کے حافظین، حاملین قیامت کے روز اللہ (کے عرش) کے سایہ میں ہونگے (جیسا کہ دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے) جس دن اس سایہ کے علاوہ دوسرا کوئی سایہ نہ ہوگا جس دن سورج سروں کے قریب ہوگا اور گرمی شدید ترین ہوگی۔ سایہ سے بعض محدثین نے جنت کا سایہ یعنی اس کی نعمتیں اور اس میں رہنا بھی مراد لیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں (وَ نُدْخِلُهُمْ ظِلاًّ ظَلِيلاً) اور ہم ان کو نہایت گنجان سایہ (کی جگہ) میں داخل کریں گے۔ اور بعض محدثین نے سایہ سے مراد کراہت، اور ناپسندیدہ اشیاء سے قیامت کے روز امن مراد لیا ہے۔ اور ان سب کا مقصد ایک ہی ہے یعنی روز قیامت اور اس کے بعد راحت حاصل رہے گی اور انبیاء اور اصفیاء کے ساتھ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی جماعت میں ہوگا جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے منتخب کیا اور ان سے راضی ہوا یہ اس گروہ میں (جنت میں) ان کے رفیق ہوں گے۔ اگرچہ درجہ ہر ایک کا الگ الگ ہوگا۔

نیز اس حدیث میں اولاد کو ادب سکھانا واجب اور حق لازمی ہونے کا بیان ہے جیسا کہ باپ کا اولاد پر حق ہے اسی طرح اولاد کا والد پر بھی حق ہے بلکہ والدین کے لئے اولاد کی اچھی تربیت کرنا (اسلامی عقائد، نشوونما، اسلامی تعلیم سے روشناس کرنا کرانا) مقدم ہے پس جس نے اولاد کو اسلامی تعلیم سے بے نیاز کر دیا اس نے بہت برا کیا۔ اور اکثر اولاد کا والدین کے ساتھ نافرمانی کا برتاؤ ان کو اسلامی تعلیم و تربیت نہ سکھلانے کے سبب سے ہوتا ہے اور اسی وجہ سے کسی نے اپنے باپ کو کہا تھا (اَضَعْتَنِیْ وَلِیْدًا فَاَضَعْتُکَ شَیْخًا) تونے مجھے بچپن میں ضائع کیا میں نے تجھے بڑھاپے میں ضائع کر دیا (مناوی ج ۱ ص ۲۲۵)

حافظ کی شفاعت سے دس جہنمی اہل خانہ جنت میں

(حدیث نمبر۳۲) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لِحَامِلِ القُرآنِ إذَا عَمِلَ بِه فَأَحَلَّ حَلالَهُ وَ حَرَّمَ حَرَامَهُ، شَفَعَ فِي عَشَرَةٍ مِن أَهْلِ بَيتِه يَومَ القِيامَةِ كُلُّهُم قَد وَجَبَت لَهُ النَّارُ (۴۸).

(ترجمہ) حامل قرآن جب قرآن مجید پر عمل کرے اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھے (اعتقادا اور عملا) اس کو اس کے گھر کے دس افراد کے لئے قیامت کے دن شفاعت (سفارش) کا حق دیا جائے گا جن سب کے لئے آگ واجب ہو چکی ہوگی۔

(فائدہ) پس جو حافظِ قرآن قرآنی احکام پر پورا عمل بھی کرتا ہے تو اس کو دس ایسے رشتے داروں کی جن پر جہنم واجب ہو چکی تھی ان کے لئے جنت میں لے جانے کی شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔ پس وہ لوگ جو حافظ قرآن نہیں ہو سکے اور اپنی شفاعت کے خواستگار ہیں اگر وہ اپنی اولاد یا اپنے کسی عزیز کو ترغیب دلا کر حافظ قرآن کرادیں تو ان کے لئے شفاعت کا مضبوط سبب بن جائے گا اور اگر حفظ قرآن کرانے والے خود والد ہیں تو ان کو تو اور بھی بڑے اعزاز قیامت کے روز عطا کئے جائیں گے جن کا ذکر (حفاظِ قرآن کے والدین کے لئے انعامات) کے عنوان کے ساتھ مفصل آ رہا ہے۔

(نوٹ) :- جن افراد کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہو ان سے مراد گنہگار مسلمان ہیں نا کہ کفار۔ کہ ان کے لئے شفاعت نہیں۔ وہ جہنم ہی میں رہیں گے۔

حافظ کے والدین کا انعام

سورج سے زیادہ روشن اور حسین تاج

(حدیث نمبر ۳۴) : حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سرور کونین ؐ سے

---

(۴۸) المعجم الکبیر للطبرانی (کنزالعمال ج ۱ ص ۵۲) و أحمد، والترمذی ج ۲ ص ۱۱۸، وابن ماجة ج ۱ ص ۷۸ بلفظه، والدارمی، وقال الترمذی: هذا غریب (المشکوة ص ۱۸۷)، والقرطبی ج ۱ ص ۹. و مقدمه تفسیر الخازن.

یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

مَن قَرَأَ القُرآنَ وَ عَمِلَ بِهِ أُلبِسَ وَ الِدَاهُ تَاجًا يَومَ القِيَامَةِ ضَوءُهُ أَحسَنُ مِن ضَوءِ الشَّمسِ فِي بُيُوتِ الدُّنيَا لَوكَانَت فِيكُم فَمَا ظَنُّكُم بِالَّذِي عَمِلَ بِهذَا (۵۰)

(ترجمہ) جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنائیں گے جس کی روشنی اس سورج کی روشنی سے زیادہ خوبصورت ہے جو دنیا کے گھروں میں ہے اگر وہ تاج تم میں ہوتا۔ پس اس شخص کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جس نے خود (قرآن کو پڑھا اور) اس پر عمل کیا۔

حافظ جنت کے اعلیٰ درجات میں

(حدیث نمبر ۳۵) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ عَدَدَ دَرَجِ الجَنَّةِ عَدَدَ آيِ القُرآنِ، فَمَن دَخَلَ الجَنَّةَ مِمَّن قَرَأَ القُرآنَ لَم يَكُن فَوقَهُ أَحَدٌ (۵۱)

(ترجمہ) بے شک جنت کے درجات قرآن کی آیات کی تعداد کے برابر ہیں پس حافظِ قرآن میں سے جو جنت میں داخل ہوگا اور پورا قرآن پڑھے گا اس سے اوپر کوئی نہیں ہوگا۔

---

(۵۰) مسند احمد. ابو داؤد ج ۱ ص ۲۰۵. مستدرك الحاكم. كنزالعمال ج ۱ ص ۵۲۱ . المشكوة ص ۱۸٦. مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱٦۲. التبيان فى آداب حملة القرآن للنووى ص ۹.

(۵۱) ابن مردويه فى تفسيره بسند صحيح. و البيهقى فى شعب الايمان بسند حسن (الجامع الصغير ج ۲ ص ٤۵۸ و ج ٤ ص ۳۰۸ مع المناوى).

(فائدہ) دوسری احادیث میں آیا ہے کہ انبیاء سب سے اوپر کے درجہ میں ہوں گے اور حفاظ و علماء کرام جنت کے دوسرے درجہ میں ہوں گے۔ لہٰذا اس حدیث سے مراد بھی جنت کا دوسرا درجہ ہے اور یہ جو حدیث میں فرمایا ہے کہ اس سے اوپر کوئی نہ ہوگا اس سے مراد امتی ہیں بہرحال یہ حفاظِ قرآن کے لئے ایک عظیم خوشخبری ہے کہ حفظِ قرآن کی برکت سے آدمی کو جنت کے اعلیٰ درجہ میں داخل کیا جائے بشرطیکہ حفظ قرآن کے ساتھ قرآن پر عمل کرنے والا بھی ہو اس لئے حفاظ کو احکامِ قرآن پر بھی کاربند رہنا ضروری ہے۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے (یُقَالُ لَہٗ اقْرَءْ وَارْقَ) پڑھتا جا اور چڑھتا جا پس تیری وہی منزل ہوگی جہاں تو آخری آیت ختم کرے گا اپنے حفظ میں سے یا اپنی مرضی سے قرآن کو پڑھتے پڑھتے ختم کرنے سے واللہ اعلم۔

حفاظ جنت کے عرفاء ہیں

(حدیث نمبر ۳۶) حضرت ابو امامہ باہلیؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

أهلُ القُرآنِ عُرَفَاءُ أهلِ الجنّةِ(۵۲)

(ترجمہ) حفاظ قرآن اہل جنت کے عرفاء ہونگے۔

(فائدہ) اہل قرآن وہ ہیں جو قرآن کے حافظ اور اس کے احکام پہ عامل ہیں یہ لوگ اہل جنت کے عرفاء (زعماء اور قائدین) ہونگے اور انبیاء کرام امراء ہونگے۔

حفاظ کا اکرام، اور انکا بلند مقام

(حدیث نمبر ۳۷) حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما حضور اقدس صلی اللہ

---

(۵۲) نوادر الاصول للحكيم الترمذى (الجامع الصغير للسيوطى ج ۳ ص ۲۶) و المعجم ابن جميع و المختارة للضياء بسند صحيح: القُراءُ عُرَفَاءُ أهلِ الجنّةِ (الجامع الصغير ج ٤ ص٥٣٥ ومجمع الزوائد ج ۷ ص ۱٦۱). وفى المعجم الكبير للطبرانى: حَمَلَةُ القُرآنِ عُرَفَاءُ أهلِ الجنّةِ (الجامع الصغير ج ۳ ص ۳۹۷).

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا

أَكرِمُوا حَمَلَةَ القُرآنِ فَمَن أَكرَمَهُم فَقَد أَكرَمَنِي وَ مَن أَكرَمَنِي فَقَد أَكرَمَ اللّٰهَ أَلا فَلاَ تَنقُصُوا حَمَلَةَ القُرآنِ حُقُوقَهُم فَإِنَّهُم مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانَةٍ كَادَ حَمَلَةُ القُرآنِ أَن يَكُونُوا أَنبِيَاءَ إِلاَّ أَنَّهُم لاَ يُوحى إِلَيهِم(۵۳)

(ترجمہ) حفاظ قرآن (علماء) کا اکرام کرو' پس جس نے ان کا اکرام کیا اس نے میرا اکرام کیا اور جس نے میرا اکرام کیا پس بے شک اس نے اللہ تعالٰی کا اکرام کیا۔ خبردار! حفاظ قرآن کے حقوق میں کمی (اور ان کی بے قدری) نہ کرو' پس تحقیق یہ لوگ اللہ تعالٰی کے نزدیک اس مقام اور مرتبہ پر فائز ہیں کہ قریب تھا کہ حفاظ قرآن انبیاء ہوتے مگر یہ کہ ان کی طرف وحی نہیں کی جاتی۔

(فائدہ) اس حدیث مبارک میں حفاظ قرآن (حفاظ و علماء) کے لئے بہت سے اعزازات کا ذکر ہے۔ مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اکرام کو اپنا اور اللہ تعالٰی کا اکرام بیان فرماتے ہیں' حفاظ کی تنقیص شان ممنوع ہے۔ اللہ تعالٰی کے ہاں ان کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ یہ انبیاء ہوتے مگر ان کی طرف وحی نہیں ہوتی۔ اس حدیث کے جملہ (ان یکونوا انبیاء) سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد وہ حفاظ ہیں جو علماء بھی ہیں یا وہ علماء مراد ہیں جو قرآن کے احکام و معانی کے عالم ہیں گو وہ الفاظ قرآن کے حامل نہیں پس اگر کوئی حافظ بھی ہو اور احکام و معانی کا عالم بھی ہو تو وہ اس حدیث کا بطریق اولٰی مصداق ہے اس لئے حفاظ کا علماء اور علماء کا حفاظ ہونا بہت مرتبہ رکھتا ہے اللہ تعالٰی سب کو یہ مرتبہ نصیب فرماویں۔

حفاظ انبیاء و صحابہؓ کے جانشین

(حدیث نمبر ۳۸) حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں کہ

---

(۵۳) رواہ الدارقطنی والدیلمی (المناوی ج ۲ ص ۹۱. کنزالعمال ج ۱ ص ۵۲۳).

أَلا أَدُلُّكُم عَلَى الخُلَفَاءِ مِنِّي وَ مِن أَصحَابِي وَ مِنَ الأَنبِيَاءِ قَبلِي؟ وَهُم حَمَلَةُ القُرآنِ وَ الأَحَادِيثِ عَنِّي وَ عَنهُم فِي اللهِ وَ لِلهِ (۵۴).

(ترجمہ) کیا میں تمہیں خبر نہ کروں اپنے خلفاء اور اپنے صحابہ کے خلفاء اور اپنے سے قبل کے انبیاء کرام کے خلفاء (جانشینوں) کے متعلق؟ (پھر فرمایا) وہ حاملین قرآن اور میرے اور میرے صحابہ اور انبیاء سابقہ کی احادیث کے اللہ تعالیٰ کے دین سے محبت کی وجہ سے حافظ ہیں۔

(فائدہ) بڑی عظیم الشان خبر ہے ان حفاظ قرآن اور علماء حدیث کے متعلق کہ وہ صحابہ کرام انبیاء سابقین اور سید المرسلین کے خلفاء اور جانشین ہیں۔

حافظ قرآن کی دعوت کرنے کا ثواب

(حدیث نمبر ۳۹) حضرت ابن عباسؓ حضورؐ سے بیان کرتے ہیں۔

مَنْ دَعَا صَاحِبَ الْقُرْآنِ اِلٰى طَعَامِهٖ وَ سَقَاهُ مِنْ شَرَابِهٖ لِفَضْلِ الْقُرْآنِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِكُلِّ حَرْفٍ فِيْ جَوْفِهٖ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحٰى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اِيَّايَ كَرَّمْتَ وَ كَفٰى بِيْ مُثِيْبًا

(مسند فردوس حدیث ۵۷۴۴ - ۳ر۵۵۱)

(ترجمہ) جس نے فضیلت قرآن کی وجہ سے حافظ کی کھانے پینے سے تواضع کی اللہ عزو جل اسے حافظ کے دل میں موجود ہر حرف کے بدلہ میں دس نیکیاں عطاء فرماتے ہیں۔ اور دس گناہ معاف کرتے ہیں۔ اور دس درجات بلند کرتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو نے میری وجہ سے اس کی عزت کی ہے تجھے تیرے اکرام اور بدلہ دینے میں میں کافی ہوں

حفاظ سے خدا اور بندوں کی محبت

(حدیث نمبر ۴۱) حضرت حسینؓ حضورؐ سے بیان کرتے ہیں۔

يَا حَامِلَ الْقُرْآنِ اِنَّ اَهْلَ السَّمٰوٰاتِ يَذْكُرُوْنَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَتَحَبَّبُوْا اِلَى

---

(۵۴) رواه السجزى فى الإبانة والخطيب فى شرف أصحاب الحديث (كنز العمال ج ۱ ص ۱۵۱).

اللّٰہِ بِتَوْقِیْرِ کِتَابِہٖ یَزِدْ لَکُمْ حُبًّا وَّ یُحَبِّبْکُمْ اِلٰی عِبَادِہٖ

(مسند فردوس ۸۲۴۰ - زہر الفردوس ۴ / ۲۸۵ - جمع الجوامع ۱/ ۹۶۳ حلیۃ الاولیاء۔ کتاب الکامل امام ہذلی مخطوط صفحہ ۱۲ **بلفظہ**)

(ترجمہ) اے حافظ قرآن آسمانوں والے (فرشتے) تمہیں اللہ عزوجل کے ہاں یاد کرتے ہیں۔ پس تم کتاب اللہ کی عزت کر کے اللہ کی محبت حاصل کرو تاکہ اللہ بھی تمہارے لئے محبت میں اضافہ کرے۔ اور تمہیں اپنے بندوں کا محبوب بنا دے۔

(فائدہ) کتاب اللہ کی عزت کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ظاہری آداب و احترام اور کثرت تلاوت کے ساتھ باطنی آداب ایمان' اخلاص اور عمل بالقرآن کو ملحوظ رکھے۔

خدا تعالیٰ کا حفاظ پر فخر کرنا

(**حدیث نمبر** ۴۲) حضرت انسؓ حضورؐ سے روایت کرتے ہیں۔

یُؤْتٰی بِحَمَلَۃِ الْقُرْاٰنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَنْتُمْ وِعَاءُ کَلَامِیْ اَخَذْتُمْ بِمَا اَخَذَ الْاَنْبِیَاءُ اِلَّا الْوَحْیَ (مسند فردوس حدیث - ۸۷۵۵)

(ترجمہ) قیامت کے روز حفاظ قرآن کو (دربار الٰہی میں) پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ انہیں فرمائیں گے تم میرے کلام کے حفاظ ہو جو انبیاء نے لیا تم نے بھی اسی سے لیا مگر (تم پر) وحی (نازل نہ کی گئی)۔

(فائدہ) حفاظ کے لئے بڑا اعزاز ہے کہ خود اللہ تعالیٰ قیامت کے مجمع عام میں ان کے شرف کا اقرار و اعلان کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب حفاظ کو ایسا بنا دیں کہ وہ اس شرف کے مستحق بن جائیں۔ **اور جو اعزاز و انعامات سابقہ احادیث میں وارد ہوئے** ہیں ان سے قارئین' حفاظ اور احقر مصنف کو بہرہ ور فرمائیں (آمین)



دوسراباب

تلاوت قرآن کے فضائل

گذشتہ باب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث مبارکہ کا ذکر کیا گیا ہے جن میں حفاظ کرام کا تذکرہ اور ان کے فضائل بطور خاص وارد ہوئے ہیں۔

اور چونکہ حفاظ کرام یاد رہنے اور تلاوت وغیرہ کے لئے قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرتے ہیں بلکہ عام طور پر غیر حفاظ سے زیادہ تلاوت کرتے ہیں' لہٰذا جو فضائل فقط تلاوت قرآن پر وارد ہوئے ہیں حفاظ ان کے بھی بدرجہ اولیٰ مصداق ہیں جو حضرات قرآن پاک حفظ کر چکے ہیں یا کر رہے ہیں انکو بھی تلاوت کے ثوابات اور انعامات ملیں گے اسلئے اب ہم تلاوت قرآن کے فضائل و انعامات سے متعلق چند احادیث شریفہ کو بیان کرتے ہیں حفاظ کرام ان کو بھی ذہن نشین کر لیں اور ان میں جن طریقوں سے اور جن تعدادوں سے ثواب اور انعام کے حصول کا بیان ہوا ہے ان کو بھی محفوظ رکھیں اور تلاوت قرآن کرتے رہیں انشاء اللہ ان تلاوتوں کے اجر و ثوابات سے ضرور بہرہ ور ہوں گے۔

ایک حرف کی تلاوت پر ستر نیکیاں

(حدیث نمبر ۴۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَن قَرَأَ القُرآنَ فَلَم يُعرِبهُ وُكِّلَ بِهِ مَلَكٌ يَكتُبُ لَهُ كَمَا أُنزِلَ بِكُلِّ حَرفٍ عَشرُ حَسَنَاتٍ، فَإِن أَعرَبَ بَعضَهُ وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَكتُبَانِ لَهُ بِكُلِّ حَرفٍ عِشرِينَ حَسَنَةً، فَإِن أَعرَبَهُ وُكِّلَ بِهِ أَربَعَةُ

أملاكٍ يَكتبُونَ لَهُ بِكُلِّ حَرفٍ سَبعِينَ حَسَنَةً (۵۶).

(ترجمہ) جس نے قرآن مجید بلااعراب (تجوید کی صفات محسنہ کے بغیر) پڑھا اس کو ایک فرشتہ کے سپرد کردیا جاتا ہے جو قرآن پاک کو اسی طرح لکھتا ہے جیسے نازل کیا گیا (اور) ہر حرف کے بدلہ میں دس نیکیاں لکھتا ہے پس اگر قرآن کے کچھ حصہ کو اعراب کے ساتھ پڑھا (کچھ صفات محسنہ کے ساتھ اور کچھ صفات لازمہ کے ساتھ) اس کو دو فرشتوں کے سپرد کردیا جاتا ہے جو اس کے لئے ہر حرف کے بدلہ میں بیس نیکیاں لکھتے ہیں۔ پس اگر کوئی قرآن پاک کو مکمل اعراب کے ساتھ (یعنی مکمل تجوید سے) پڑھتا ہے تو اس کے لئے چار فرشتے مقرر کردیئے جاتے ہیں جو اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں ستر نیکیاں لکھتے ہیں۔

(فائدہ) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ستر نیکیوں کا اتنا عظیم ثواب ہوتا ہے جس کو چار فرشتے (نامہ اعمال میں) لکھتے ہیں اور جو ایک حرف اور آیت نہیں بلکہ بہت سی آیات تلاوت کرتا ہے اس کا اندازہ خود ہی کرلیں۔

بلا اعراب کا مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک کو تجوید کی صفات محسنہ کے بغیر پڑھے اور اگر تجوید کی صفات لازمہ کے بغیر تلاوت کی تو اس پر ثواب تو درکنار تلاوت ہی حرام ہے جیسا کہ ہم نے مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کے حوالہ سے اس مضمون میں نقل کیا ہے اور اعراب کا مطلب یہ ہے کہ تجوید کی صفات لازمہ اور محسنہ کے ساتھ پڑھے۔ اور جو آدمی قرآن کا کچھ حصہ اعراب کے ساتھ اور کچھ بلا اعراب (یعنی کچھ تجوید کی صفات لازمہ کے ساتھ اور کچھ صفات محسنہ کے ساتھ) تلاوت کرتا ہے تو اس کے بلااعراب تلاوت شدہ حصہ کو وہ دونوں فرشتے درست کرکے نامہ اعمال میں نقل کرتے ہیں، جیسا کہ کنزالعمال جلد اول کی بعض روایات اور اس حدیث کے حصہ اول سے بطور دلالۃ النص معلوم ہوتا ہے۔ اور صحیح تلاوت کرنے پر ہر حرف کے بدلہ میں ستر نیکیاں لکھنے کے لئے چار فرشتے مقرر کرنا بھی باتجوید تلاوت قرآنی کی عظمت کی دلیل ہے۔

---

(۵۶) الجامع لأحكام القرآن للقرطبي ج ۱ ص ۷ و اللفظ له. ومجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۶۳ وعزاه إلى الطبراني في الاوسط.

تلاوت شدہ آیت قیامت میں نور ہو گی

(حدیث نمبر ۴۴)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَن تَلا آيَةً من كِتَابِ اللهِ كَانَت له نُوراً يومَ القِيَامَةِ، وَمَنِ اسْتَمَعَ الآيَةَ مِن كِتَابِ اللهِ كُتِبَت له حَسَنَة مُضَاعَفَة(۵۷)

(ترجمہ) جس نے کتاب اللہ سے کوئی آیت تلاوت کی تو وہ (آیت) روز قیامت اس کے لئے نور ہوگی' اور جو کتاب اللہ کی کسی آیت کے سننے کے لئے متوجہ ہوا اسکے لئے نیکی لکھی جاتی رہتی ہے۔

(فائدہ) اس حدیث میں دو فضیلتیں بیان کی گئی ہیں ایک اس آیت کا قیامت میں تلاوت کرنے والے کے لئے نور ہونا اور دوسرا سامع کے لئے اجر کا دوہرا ہونا اور جو قرآن کی آیات پڑھنے سننے اور عمل کرنے پر پوری زندگی کو صرف کر دیتا ہے اس کے لئے نورانیت اور حسنات کا حساب لگانا بہت مشکل ہے۔ حدیث میں جو (مضاعفہ) کا لفظ آیا ہے اس کا معنیٰ دو چند اور اس سے زائد اور ہمیشہ بڑھنے کا بھی آتا ہے تو گویا ایک لحاظ سے ایک آیت کو بغور سننے کا اتنا اجر کہ قیامت تک لکھا جائے۔

ایک آیت کی تلاوت عرش کے علاوہ ہر شئے سے افضل ہے

(حدیث ۴۵) --- حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَ الَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ لَسِمَاعُ آيَةٍ مِن كِتَابِ اللهِ أعظَمُ أجراً مِن

---

(۵۷)- أخرجه احمد بلين (جمع الفوائد ج ۲ ص ۱۲٤). و البيهقي في شعب الإيمان (كنزالعمال ج ۱ ص ٥٣٤ واللفظ له) والجامع الصغير مع المناوي ج ٦ ص ٥٩ مع تقديم جملة الأخير. و مثله نقله صاحب جمع الفوائد

مِثلِ صُبَیرٍ یَتَصَدَّقُ بِہ وَلَقِرَاءَۃُ آیَۃٍ مِن کِتَابِ اللّٰہِ أفضَلُ مِن کُلِّ شَیءٍ دُونَ العَرشِ(۵۸)

(ترجمہ) قسم ہے مجھے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! بے شک کتاب اللہ کی آیت کا سننا بہت بڑی روٹی صدقہ کرنے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ اور کتاب اللہ کی کسی آیت کا تلاوت کرنا عرش کے علاوہ ہر شے سے افضل ہے۔

(فائدہ) آیت قرآنی کا سننا اس حدیث میں صدقہ کرنے سے افضل معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ قرآن خدا تعالیٰ کی صفت کلام ہے اور اسی طرح برتر ہے جیسے خود خدا تعالیٰ مخلوق سے برتر ہیں اس لئے اس کا سماع بھی صدقہ سے افضل ہوا۔ اسی طرح تلاوت قرآن کا عرش کے علاوہ ہر شئے سے افضل ہونا بھی اسی سے واضح ہوتا ہے۔ اور عرش کا تلاوت سے افضل ہونا اس لئے ہے کہ یہاں خدا تعالیٰ کے کلام کی تلاوت کرنے والا بندہ ہے اور عرش پر خود صاحب کلام (اللہ تعالیٰ) اپنی شان کے مطابق مستوی ہیں گویا کہ تلاوت کی نسبت بندہ کی طرف ہے اور عرش کی نسبت خود خدا تعالیٰ کی طرف ہے اس لئے عرش اور بندہ کی تلاوت میں بھی اتنا ہی فرق اور تناسب ہے اگرچہ صفت کلام باری تعالیٰ عرش سے افضل ہے۔ واللہ اعلم۔

ایک آیت کی تلاوت سے جنت میں درجہ بلند اور نور کا چراغ

(حدیث نمبر ۴۶) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ قَرَأَ آیَۃً مِنَ القُرآنِ کَانَ لَہُ دَرَجَۃً فِی الجَنَّۃِ وَمِصبَاحٌ مِن نُورٍ (۵۹)

(ترجمہ) جس نے قرآن کریم کی ایک آیت تلاوت کی اس کے

---

(۵۸)- أخرجہ أبوالشیخ و الدیلمی (کنزالعمال ج ۱ ص ۵۳۵).

(۵۹) رواہ البیہقی فی شعب الایمان (کنز العمال ج ۱ ص ۵۴۷).

لئے جنت میں درجہ بلندی ہو گا اور نور کا چراغ ہو گا۔

(فائدہ) اس حدیث میں حافظ یا ناظرہ خواں کی کوئی قید نہیں پس جب بھی کوئی قرآن کی ایک آیت قرآن کی تلاوت کرے گا اس کے لئے جنت میں ایک درجہ بلند ہو جائے گا اور ایک نور کا چراغ روشن ہو جائے گا پس کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو آیات قرآنی کو بار بار تلاوت کرکے اپنے لئے جنت میں درجات اور چراغ بڑھاتے رہتے ہیں ہمیں بھی یہ سعادت حاصل کرنی چاہئے

تیس آیات کی تلاوت پر ہر نقصان سے نجات

(حدیث نمبر ۴۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَن قَرَأَ ثَلَاثِينَ آيَةً فِي لَيلَةٍ لَم يَضُرَّهُ تِلكَ اللَّيلَةَ سَبُعٌ ضَارٌ وَلَا لِصٌّ طَارِقٌ وَعُوفِيَ فِي نَفسِهِ وَأَهلِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يُصبِحَ (٦٠)

(ترجمہ) جس نے رات کو تیس آیات تلاوت کیں، اس کو اس رات میں تکلیف دینے والا کوئی درندہ تکلیف نہیں پہنچائے گا اور نہ کوئی رات کو آنے والا چور تکلیف پہنچائے گا۔ اس کو اس کی ذات اور اہل خانہ اور مال دولت میں سلامتی عطاء کی جاتی ہے۔

چالیس، سو، دو سو اور پانچ سو آیات کی تلاوت کے فضائل

(حدیث نمبر ۴۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَن قَرَأَ أَربَعِينَ آيَةً فِي لَيلَةٍ لَم يُكتَب مِنَ الغَافِلِينَ، وَمَن قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ القَانِتِينَ. وَمَن قَرَأَ مِائَتَي آيَةٍ لَم يُحَاجِهِ القُرآنُ

---

(٦٠) رواه الديلمي في مسند الفردوس (كنز العمال ج ١ ص ٥٣٧).

يَومَ القِيامَةِ. وَمَن قَرَأَخَمسَمِائَةَ آيَة كُتِبَ لَهُ قِنطار مِنَ الأجرِ (٦١)

(ترجمہ) جس نے چالیس آیات ایک رات میں تلاوت کیں وہ غافلین سے نہیں لکھا جائے گا' اور جس نے سو آیات تلاوت کیں وہ باادب اور تابعدار لوگوں میں لکھا جائے گا' اور جس نے دو سو آیات تلاوت کیں قیامت کے دن اس سے قرآن (اپنی تلاوت کے بارے میں) جھگڑا نہیں کرے گا'اور جس نے پانچ سو آیات تلاوت کیں اس کے لئے ثواب کا ایک قنطار لکھا جائے گا۔

وفی روایة أبی نصر: مَنَ قَرَأَخَمسَ مِائَةِ آيَةٍ فِی لَيلَةٍ إلی ألفِ آيَةٍ أصبَحَ وَلَهَ قِنطار مِنَ الجَنَّةِ (٦٢)

اور ابو نصر کی روایت میں ہے جس نے پانچ سو آیات سے لے کر ہزار آیات تک کی ایک رات میں تلاوت کی وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے لئے ایک قنطار جنت سے اجر و ثواب کا لکھ دیا جائے گا۔

(فائدہ) پہلی حدیث میں پانچ سو آیات کی تلاوت پر ایک قنطار کا اجر ہے اور اس روایت میں پانچ سو سے ہزار آیات تک کی تلاوت میں ایک قنطار کا اجر ہے اور آئندہ حدیث میں ہزار آیات کی تلاوت پر ایک قنطار کا ثواب ہے ان میں بظاہر آپس میں اختلاف معلوم ہوتا ہے اور حقیقت میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (۱) اس لئے کہ یا تو پانچ سو سے ہزار آیات تک کا ثواب مراد ہے' چاہے کوئی پانچ سو آیات پڑھے یا چھ سو یا سات سو یا آٹھ سو یا نو سو یا ہزار اس کا ثواب ایک قنطار ہی ہے۔ (۲) یہ کہ پڑھنے والے پر موقوف ہے کہ اس میں کتنی سو آیات پڑھنے کی ہمت ہے بعض کمزور یا صاحب عذر ہوتے ہیں ان کے لئے پانچ سو آیات کا وہی ثواب ہوگا جو بے عذر کی ہزار آیات تلاوت کرنے کا ہے۔ (۳) یا تلاوت کرنے والے کے مقام و منصب کے مطابق ہے۔ ایک عام مسلمان ہزار آیات تلاوت کرتا ہے تو ایک خاص

---

(٦١) رواه البیهقی فی شعب الایمان (کنز العمال ج ۱ ص ۵۳۷).

(٦٢) رواه أبو نصر (کنز العمال ج ۱ ص ۵۳۱).

اللہ والا پانچ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا ثواب پڑھنے والے کے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے ہزار آیات کے ثواب کے برابر کر دیا جاتا ہوگا (۴) یا نیت و آداب میں فرق ہوتا ہے ایک نے خوب اخلاص اور آداب تلاوت کے ساتھ پانچ سو آیات تلاوت کیں تو دوسرے نے کم آداب یا کم اخلاص سے ہزار آیات کی تلاوت کی تو اس طرح دونوں ثواب میں برابر ہو گئے۔ (۵) یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود قنطار ہی میں فرق ہو جیسے کسی کام میں پہاڑ جتنا ثواب مذکور ہو اب دنیا میں پہاڑ تو بڑے چھوٹے ہر طرح کے ہیں اب جس طرح کا کام کیا ہوگا اتنا ہی تناسب کا پہاڑ انعام میں ہو گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

اور قنطار کی تعریف اور تفصیل اگلی حدیث شریف میں آ رہی ہے۔

ہزار آیات کی تلاوت پر ایک لاکھ بہتر ہزار آٹھ سو احد پہاڑ کے برابر ثواب' اور تین سو آیات کی تلاوت پر مغفرت

(حدیث نمبر ۴۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَن قَرَأَ أَلفَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنطَاراً. وَالقِنطَا رُمِائَةُ رِطلٍ، وَالرِّطلُ ثِنتَاعَشرَةَ أُوقِيةً وَالأُوقِيَةُ سِتَّةُ دَنَانِيرَ، وَالدِّينَارُ أَربَعَةٌ وَ عِشرُونَ قِيراطاً، وَالقِيرَاطُ مِثلُ أُحُدٍ. وَمَن قَرَأَ ثَلاَ ثَمِائَةٍ قَالَ اللّٰهُ لِمَلاَئِكَتِهِ نَصَبَ عَبدِي كَي أُشهِدُكُم يَامَلاَئِكَتِي إِنِّي قَدغَفَرتُ لَهُ.

وَمَن بَلَغَهُ عَنِ اللّٰهِ فَضِيلَةٌ فَعَمِلَ بِهَا إِيمَاناً بِهِ وَرَجَاءً ثَوَابَهُ أَعطَاهُ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَإِن لَم يَكُن ذٰلِكَ كَذٰلِكَ (٦٣).

(ترجمہ) جس نے ہزار آیات کی تلاوت کی اس کے لئے ایک قنطار (کے برابر) ثواب لکھا جاتا ہے' اور ایک قنطار سو رطل کا اور ایک

---

(٦٣) فضائل القرآن الكريم لابن كثير المطبوع فى آخر تفسيره (ج ٧ ص ٥١٢) عن مسند أبى يعلى الموصلى.

رطل بارہ اوقیہ کا اور ایک اوقیہ چھ دینار کا اور ایک دینار چوبیس قیراط کا اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

اور جس نے تین سو آیات تلاوت کیں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں میرے بندے نے بہت مشقت اٹھائی اس لئے میرے فرشتو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کر دی۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے (کسی عمل کی) فضیلت پہنچی پس اس نے ایمان اور ثواب کی امید سے اس پر عمل کیا اس کو اللہ تعالیٰ وہی ثواب عطا فرماویں گے۔ اگرچہ اس عمل کا وہ ثواب اسطرح وارد نہ تھا۔

(فائدہ) اس حدیث میں جو ہزار آیات کی تلاوت کا ثواب بیان ہوا ہے اس کا حساب اس طرح سے ہے کہ ایک احد پہاڑ ایک قیراط کے برابر ہے پھر ایک قیراط چوبیس دینار کا ہے اس طرح سے جب ۲۴ ر قیراط کو ۶ دینار سے ضرب دیں تو ۱۴۴ ر قیراط بنتے ہیں اور پھر ۱۴۴ ر کو ۱۲ ر اوقیہ سے ضرب دیں تو ۱۷۲۸ ر قیراط بنتے ہیں پھر ان ۱۷۲۸ ر قیراط کو ۱۰۰ ر رطل کے ساتھ ضرب دیں تو ۱۷۲۸۰۰ (ایک لاکھ ۷۲ ہزار آٹھ سو) احد پہاڑ کے برابر ہے۔ تو ہزار آیت کی تلاوت کا ثواب ۱،۷۲،۸۰۰ (ایک لاکھ بہتر ہزار آٹھ سو) احد پہاڑ کے برابر ہے۔

اور احد پہاڑ خود اتنا بڑا پہاڑ ہے کہ اس کے ارد گرد کا فاصلہ طے کرنے کے لئے طویل وقت درکار ہے اور یہ ثواب اس حدیث کی رو سے مکمل ہزار آیات کی تلاوت کا ہے اس حساب سے اگر ایک آیت کی تلاوت کا حساب لگائیں تو ۱۷۲۰۰ سے کچھ اوپر احد پہاڑ کے برابر ثواب بنتے ہیں اور آیات کی طوالت مختلف طور سے ہے کوئی چھوٹی کوئی بڑی اگر کوئی تین حرف کی آیت کی تلاوت کرتا ہے تو اس کو بھی انشاء اللہ سترہ ہزار دو سو سے زائد احد پہاڑوں کے برابر ثواب ملے گا۔ اور اس روایت سے قبل کی ایک روایت میں اتنا ثواب پانچ صد آیات کی تلاوت پر بھی وارد ہوا ہے تو اس کی رو سے پانچ سو آیات کی تلاوت کا ثواب ایک لاکھ بہتر ہزار آٹھ سو ہے اور ایک آیت کی تلاوت کا ثواب چوبیس ہزار پانچ احد پہاڑوں کے برابر بنتا ہے (ان دونوں روائتوں میں جو پانچ صد اور ہزار آیات کی تلاوت پر ایک ہی ثواب وارد ہونے میں اختلاف نظر آتا ہے اس کا جواب پچھلی حدیث کے فائدہ میں گزر چکا ہے) بڑی عظیم فضیلت اور ثواب ہے حفاظ وغیرہم کو اس سے محروم نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس کی

تلاوت میں مگن رہنا چاہئے آخر خدا تعالیٰ نے یہ فضیلت دی کس لئے ہے؟ اس کو استعمال کیجئے اور منٹوں گھنٹوں میں کروڑوں اربوں پتی بنئے۔

اور اس رسالہ میں بعض وہ احادیث جو بطور سند کے کچھ ضعیف ہیں ان پر عمل اور اجرو ثواب کی دلیل اس حدیث کا آخری حصہ (**و من بلغہ عن ا للہ فضیلۃ فعمل بھا ا لخ**) ہے اور اس پر مکمل بحث مستقل عنوان "ضعیف احادیث فضائل اعمال میں حجت ہیں" میں ہم نے ذکر کر دی ہے اسکو وہاں ملاحظہ فرمادیں۔

قرآن پاک پڑھنے والے کی مثال مشک سے بھری ہوئی تھیلی کی طرح ہے

(حدیث نمبر ۵۰) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَءُوهُ وَارْقُدُوا، فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٌّ مِسْكاً يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَ مَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَفِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوكِئَ عَلَى مِسْكٍ (٦۴)

(ترجمہ) قرآن کی تعلیم حاصل کرو، اس کی تلاوت کرو اور آرام کرو (سو جاؤ)، بے شک قرآن کی مثال اس آدمی کے لئے جس نے اس کی تعلیم حاصل کی اس برتن کی مانند ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہو اس سے ہر مکان میں خوشبو مہکتی ہو۔ اور جس نے اسکی تعلیم حاصل کی پھر آرام کیا (اور اس پر عمل نہ کیا) جبکہ قرآن اس کے اندر (دل میں) موجود ہو اس کی مثال چمڑے کے اس برتن کی طرح ہے جس میں کستوری تو موجود ہو مگر اس کے سر کو باندھ دیا گیا ہو (جس سے خوشبو باہر نہ آتی ہو)

(فائدہ) حفظ قرآن ہر حال میں مبارک ہے لیکن عمل نہ کرنے سے فضائل

---

(٦۴) رواه الترمذی والنسائی و ابن ماجة (ج ١ ص ٧٨) وابن حبان (جامع الشمل ج ١ ص ١٤٦). مشكوة المصابيح ج ١ ص ١٨٧. كنز العمال ج ١ ص ٥١١.

میں کمی آ جاتی ہے اور بعض اوقات آدمی ایسے اعمال کا مرتکب ہوتا ہے کہ وہ سب فضائل سلب کر لیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ حفظ کے بعد عمل کی بھی توفیق عطا فرمائیں۔

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ لکھتے ہیں

یعنی جس شخص نے قرآن پاک پڑھا اور اس کی خبرگیری کی ' راتوں کو نماز میں تلاوت کی ' اس کی مثال اس مشک دان کی سی ہے کہ جو کھلا ہوا ہے کہ اس کی خوشبو سے تمام مکان مہکتا ہے اسی طرح اس حافظ کی تلاوت سے تمام مکان انوار و برکات سے معمور رہتا ہے۔ اور اگر وہ حافظ سو جاوے یا غفلت کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تب بھی اس کے قلب میں جو کلام پاک ہے وہ تو بہرحال مشک ہی ہے ' اس غفلت سے اتنا نقصان ہوا کہ دوسرے لوگ اس کی برکات سے محروم رہے لیکن اس کا قلب تو بہرحال اس مشک کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ (فضائل قرآن)

تلاوت کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کی مثال

(حدیث نمبر ۵۱) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَثَلُ الْمُؤمِنِ الَّذِی یَقرَأُ القُرآنَ کَمَثَلِ الأُترُجَّۃِ طَعمُهَا طَیِّب وَرِیحُهَا طَیِّب، وَمَثَلُ المُؤمِنِ الَّذِی لایَقرَأُ القُرآنَ کَمَثَلِ التَّمرَۃِ طَعمُهَا طَیِّب وَ لَارِیحَ لَهَا، وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِی یَقرَأُ القُرآنَ کَمَثَلِ الرَّیحَانَۃِ رِیحُهَا طَیِّب وَطَعمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِی لَایَقرَأُ القُرآنَ کَمَثَلِ الحَنظَلَۃِ طَعمُهَا مُرٌّ وَلارِیحَ لَهَا (٦٥).

(ترجمہ) قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج (ایک عمدہ اور

---

(٦٥) صحیح البخاری ج ٢ ص ٧٥١ و ٧٥٧. صحیح مسلم ج ١ ص ٢٦٩. مفتاح کنوز السنۃ ٢. ٤. تفسیر القرطبی ج ١ ص ٦. مقدمۃ تفسیر الخازن ج ١ ص ٥. فضائل القرآن لابن کثیر فی آخر تفسیرہ ج ٧ ص ٧. ٥. الحدائق فی علم الحدیث والزهدیات لابن الجوزی ج ١ ص ٣. ٥. الترغیب والترهیب للمنذری ج ٢ ص ٣٤٦. ابن ماجۃ ج ١ ص ٧٧ واللفظ له. مشکوۃ ج ١ ص ١٨٤. کنز العمال ج ١ ص ٥٢٢ عن احمد والشیخین والترمذی وابی داود و النسائی وابن ماجۃ.

کثیر الفوائد پھل) کی طرح ہے جس کا ذائقہ اور خوشبو پاکیزہ اور عمدہ ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ عمدہ ہے مگر اس میں خوشبو نہیں۔ اور منافق کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ (پھولوں کے) گلدستہ کی مانند ہے جس کی خوشبو عمدہ ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔ اور قرآن کی تلاوت نہ کرنے والے منافق کی مثال اندرائن (حنظل کے پھل) کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی انتہائی کڑوا ہے اور خوشبو بھی نہیں ہے۔

(فائدہ) حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ اس حدیث کے فائدہ میں لکھتے ہیں مقصود اس حدیث سے غیر محسوس شے کو محسوس کے ساتھ تشبیہ دینا ہے تاکہ ذہن میں فرق کلام پاک کے پڑھنے اور نہ پڑھنے میں سہولت سے آجائے ورنہ ظاہر ہے کہ کلام پاک کی حلاوت و مہک سے کیا نسبت ترنج و کھجور کو' اگرچہ ان اشیاء کے ساتھ تشبیہ میں خاص نکات بھی ہیں جو علوم نبویہ کی وسعت کی طرف مشیر ہیں مثلاً ترنج ہی کو لیجئے منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے' معدہ صاف کرتا ہے ہضم میں قوت دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایسے منافع ہیں کہ قراءت قرآن شریف کے ساتھ خاص مناسبت رکھتے ہیں مثلاً منہ کا خوشبودار ہونا' باطن کا صاف ہونا' روحانیت میں قوت پیدا ہونا۔ یہ منافع تلاوت میں ہیں جو پہلے منافع کے ساتھ بہت ہی مشابہت رکھتے ہیں۔ ایک خاص اثر ترنج میں یہ بھی بتلایا جاتا ہے کہ جس گھر میں ترنج ہو وہاں جن نہیں جا سکتا' اگر یہ صحیح ہے تو پھر کلام پاک کے ساتھ خاص مشابہت ہے (جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس گھر میں تلاوت ہو وہاں جنات نہیں آسکتے جس کی تفصیل اسی رسالہ میں موجود ہے) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے احیاء (یعنی احیاء العلوم للغزالیؒ) میں نقل کیا ہے کہ تین چیزیں حافظہ کو بڑھاتی ہیں

(۱) مسواک (۲) روزہ (۳) تلاوت کلام اللہ شریف کی (فضائل القرآن)

حافظ کے خلاف قرآن کا استغاثہ

(حدیث نمبر ۵۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَن تَعَلَّمَ القُرآنَ وَعَلَّقَ مُصحَفَهُ لَم يَتَعَاهَدهُ وَلَم يَنظُرفِيهِ

جَاءَ يَومَ القِيَامَةِ مُتَعلقا بِهِ يَقُولُ: يَارَبَّ العَالمِينَ! إنَّ عَبدكَ هٰذَا اتَّخَذَنِی مَهجُوراً فَاقضِ بَینِی وَبَینَهُ (٦٦).

(ترجمہ) جس نے قرآن کریم کی (حفظ یا ناظرہ) تعلیم حاصل کی۔ پھر قرآن کو معلق کر دیا۔ (یعنی اس کو نہ پڑھا) اور اس کے یاد رکھنے کی کوشش نہ کی اور اس کو دیکھا تک نہیں تو قرآن کریم قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے ساتھ چمٹنے والا ہوگا (اور) کہے گا۔ اے رب العالمین! بے شک تیرے اس بندے نے مجھے چھوڑ دیا تھا پس میرے اور اس کے درمیان فیصلہ فرمایئے۔

(فائدہ) قرآن پاک کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا گناہ ہے' زمانہ حال میں یہ مرض عام ہوگیا ہے کہ اکثر لوگ قرآن پڑھ لینے کے بعد اس کو پڑھنا تو درکنار ہاتھ تک نہیں لگاتے ایسے لوگ قیامت کے دن قرآن کریم کے مجرم ہوں گے قرآن ان کے خلاف استغاثہ کرے گا اور کوئی چھڑانے والا نہ ہوگا اور اس کے سبب جہنم میں جھونک دیا جائے گا اس لئے ہمیں اس کی فکر کرنی ضروری ہے۔

زیادہ تلاوت کرنے والا بڑا عبادت گذار

(حدیث نمبر ۵۳) حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا

أَعبَدُ النَّاسِ أَكثَرُهُم تِلاَوَةً لِلقُرآنِ (٦٧)

(ترجمہ) لوگوں میں سے زیادہ عبادت کرنے والے تلاوت قرآن کی زیادہ تلاوت کرنے والے ہیں۔

(فائدہ) یہ فضیلت نفلی عبادات میں ہے ورنہ فرائض' واجبات تو سب کے ذمہ یکساں ہیں اگر قرآن مجید کی تلاوت کی کثرت نفلی نماز میں کثرت سجود کی بجائے تلاوت کی کثرت کثرت قیام سے کی جائے تو تلاوت کا بڑا ثواب ہے اور اس کا افضل

---

(٦٦) الجامع لأحكام القرآن للقرطبی ج ١٣ ص ٢٧-٢٨.

(٦٧) مسند الفردوس للدیلمی فی فضل العلم بزیادة (الجامع الصغیر مع المناوی ج ١ ص ٥٤٩).

طریقہ وہ ہے جو مستقل طور پر تلاوت کا افضل ترین طریقہ کے عنوان میں آ رہا ہے۔

قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنا بینائی قائم رہنے کا ذریعہ ہے

(حدیث نمبر ۵۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَن أدَامَ النَّظَرَ فِي المُصحَفِ مُتِّعَ بِبَصَرِہِ مَادَامَ فِي الدُّنيَا(۶۸)

(ترجمہ) جس نے قرآن کریم میں ہمیشہ دیکھ کر تلاوت کی جب تک وہ دنیا میں زندہ رہے گا اس کو اس کی نظر سے نفع دیا جائے گا۔ (یعنی بینائی قائم رہے گی)

(حدیث نمبر ۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا

مَن قَرَأَ القُرآنَ نَظَراً مُتِّعَ بِبَصَرِہِ (۶۹)

(ترجمہ) جس نے قرآن میں دیکھ کر تلاوت کی اس کو اس کی نگاہ سے نفع دیا جائے گا (اس کی نگاہ کو باقی رکھا جائے گا)

(فائدہ) ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جو آدمی (چاہے حافظ ہو یا غیر حافظ) قرآن پاک میں دیکھ کر تلاوت کرتا رہے اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کے نور کو برقرار رکھیں گے اور وہ نابینا نہ ہو گا اس کی نظر باقی رہے گی چاہے بدستور مکمل رہے یا کچھ کم ہو جائے۔ اور جن افراد کی نظر حافظ ہونے اور قرآن دیکھ کر پڑھنے کے باوجود ختم ہو جاتی ہے اور وہ دنیا ہی میں نابینا ہو جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہوگی کہ یا تو ان کی تلاوت اس حد تک مقبول نہیں ہوتی یا کوئی ایسا گناہ سرزد ہو جاتا ہے کہ جس کی وجہ سے وہ اس فضیلت سے محروم ہو جاتے ہیں یا اللہ تعالیٰ حافظ و قاری کی آنکھوں کا نور لے کر اس کے بدلہ میں کوئی عظیم اجر دینا چاہتے ہیں اس کے

---

(۶۸) رواہ أبو الشیخ (کنز العمال ج ۱ ص ۵۳۶).

(۶۹) رواہ ابن النجار (کنز العمال ج ۱ ص ۵۳۶).

عوض میں بھی بینائی سے لیتے ہیں۔

قرآن میں دیکھ کر حفظ و تلاوت کرنے کی فضیلت

(حدیث نمبر ۵۶) حضرت رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

خَمس مِنَ العِبادَة: النَظرُالی المُصحَف، والنَظرُالیَ الکَعبَة، والنَظرُالی الوَالِدَین، والنَظرُالی زَمزَمَ وَهِیَ تَحُطُّ الخَطایَا، والنَظرُ فِی وَجهِ العَالِم (۷۰).

(ترجمہ) پانچ چیزیں عبادت ہیں قرآن میں نظر کرنا۔ کعبہ کی طرف نظر کرنا' والدین کی طرف نظر کرنا' زمزم کی طرف نظر کرنا اور یہ گناہوں کو جھاڑ کرتا ہے۔ اور عالم کے چہرہ کی طرف نظر کرنا۔

(حدیث نمبر ۵۷) حضرت اوس بن ایاس ثقفیؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا

قِراءَةُ الرَجُلِ القُرآنَ فِی غَیرِالمصُحَفِ ألفُ دَرَجَةٍ، وَقِراءَتُهُ فِی المُصحَفِ تُضَاعَفُ عَلیَ ذَلِكَ إلی ألفَی دَرَجَةٍ (۷۱).

(ترجمہ) آدمی کا یاد سے تلاوت کرنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ اور مصحف (قرآن) میں دیکھ کر تلاوت کرنا اس پر دو ہزار درجہ تک بڑھایا جاتا ہے (یعنی دو ہزار درجہ افضل ہے)۔

(حدیث نمبر ۵۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

فَضلُ قِراءَةِ القُرآن نَظراً عَلی مَن یَقرَؤهُ ظاهِراً کَفضلِ الفَرِیضَة عَلی النَافِلَة (۷۲).

(ترجمہ) قرآن میں دیکھ کر پڑھنے کی فضیلت بن دیکھے پڑھنے پر اتنی

---

(۷۰) رواه الدارقطنی (جامع الشمل ج ۱ ص ۱۵۰).

(۷۱) رواه الطبرانی فی الکبیر (جامع الشمل ج ۱ ص ۱۵۸).

(۷۲) أخرجه أبو عبید بسند صحیح (الإتقان ج ۱ ص).

ہے جتنی فرض کی فضیلت نفل پر ہے۔

(فائدہ) یاد سے تلاوت کرنے کی فضیلت اپنی جگہ مسلم ہے مگر جو قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرتے ہیں اس کی فضیلت یاد سے پڑھنے پر ہزار گنا اور نفل کے مقابلہ میں فرض کے درجہ تک بڑھی ہوئی ہے جیسا کہ مذکورہ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کوشش یہی کرنی چاہئے کہ دیکھ کر ہی تلاوت کریں تاکہ ہزار گنا تلاوت کرنے کا اور ہزار گنا قرآن کو دیکھنے کا ثواب بھی حاصل رہے

امت کے بہترین افراد قراء' فقہاء' اتقیاء' مبلغین اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں

(حدیث نمبر ۵۹) حضرت رسول کائنات علیہ افضل الصلوات و التحیات کا فرمان ہے کہ

خَيرُالنَّاسِ أَقرَؤُهُم وَأَفقَهُهُم فِي دِينِ اللهِ، وَأَتقَاهُم لِلهِ وَآمَرُهُم بِالمعرُوفِ، وَأَنهَاهُم عَنِ المُنكَرِ، وَأَوصَلُهُم لِلرَّحِمِ (۷۳).

(ترجمہ) لوگوں میں سے بہتر ان میں سے بڑے قراء اور فقہاء (اللہ کے دین میں زیادہ سمجھ رکھنے والے) اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ خوف رکھنے والے اور زیادہ امر بالمعروف کرنے والے اور زیادہ نہی عن المنکر کرنے والے اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔

(فائدہ) اس حدیث میں ان لوگوں کی افضلیت بیان کی گئی ہے جو مذکورہ صفات کے حامل ہیں جن میں قراء اور حفاظ سرفہرست ہیں۔

قاری قرآن کا انبیاء و صدیقین کے طبقہ میں شمار

(حدیث نمبر ۶۰) : حضرت معاذ بن انس سے روایت ہے کہ سید عالم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے۔

مَن قَرَأَ أَلفَ آيَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ كُتِبَ يَومَ القِيَامَةِ مَعَ النَّبِيِّينَ

---

(۷۳) أخرجه أحمد في مسنده والطبراني في الكبير والبيهقي في شعب الإيمان (جامع الشمل ج ۱ ص ۱۵۱).

وَالصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ، وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقاً (۷۴)

(ترجمہ) : جس نے خالص اللہ کی رضا کے لئے ایک ہزار آیات تلاوت کیں وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین اور حسن اولئک رفیقا میں لکھا جائے گا۔

(فائدہ) حفاظ کرام کے لئے کیا مشکل ہے کہ وہ چلتے پھرتے روزانہ ہزار آیات تلاوت کرلیا کریں اور اس فضیلت کو بھی حاصل کرلیں غیر حفاظ بھی قرآن میں دیکھ کر ہزار آیات پڑھنے سے یہ مرتبہ اور اعزاز حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو نصیب کریں۔

قاری قرآن کے لئے روز قیامت میں نو انعامات

(**حدیث نمبر ۶۱**) : حضرت غضیف بن الحارث سے روایت ہے کہ محسن اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

يَا مَعَاذُ: إِن أَرَدتَ عَيشَ السُّعَدَاءِ، وَمِيتَةَ الشُّهَدَاءِ، وَ النَّجَاةَ يَومَ الحَشرِ وَ الأَمنَ يومَ الخَوفِ وَالنُّورَ يَومَ الظُّلُمَاتِ وَالظِّلَّ يَومَ الحَرُورِ وَالرِّيَّ يَومَ العَطَشِ وَالوَزنَ يَومَ الخِفَّةِ وَ الهُدَى يَومَ الضَّلَالَةِ فَادرُسِ القُرآنَ فَإِنَّهُ ذِكرُ الرَّحمٰنِ وَحِرزٌ مِنَ الشَّيطَانِ وَرُجحَان فِي المِيزَانِ (۷۵)

(ترجمہ) اے معاذ اگر تمہارا سعادت مندوں کے سے عیش اور شہداء کی سی موت اور یوم محشر میں نجات اور روز قیامت کے خوف سے امن اور اندھیروں کے دن نور اور گرمی کے دن سایہ اور پیاس کے دن سیرابی اور (اعمال میں) ہلکا پن کی جگہ وزن داری اور گمراہی کے دن ہدایت کا ارادہ ہے تو قرآن پڑھتے رہیے کیونکہ یہ رحمٰن کا ذکر پاک ہے اور شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے اور حساب کتاب کے ترازو میں رجحان

---

(۷۴) الطبرانی الکبیر مسند أحمد. ابن السنی. المستدرك. الترمذی عن معاذ بن أنس (كنزالعمال ج ۱ ص ۵۳۷).

(۷۵) مسندالفردوس للدیلمی (كنزالعمال ج ۱ ص ٤٤٥.

(جھکنے) کا سبب ہے۔

(فائدہ) : جب حافظ قرآن کا مشغلہ بھی یہی ہو تو اس کو بھی یہ سب انعام و اکرام حاصل ہو سکتے ہیں۔

جس گھر میں تلاوت قرآن ہو اس کا ستاروں کی مانند چمکنا

(حدیث نمبر ۶۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے۔

اَلبَيتُ الَّذِي يُقرَأُ فِيهِ القُرآنُ يَتَرَاءَى لِأَهلِ السَّمَاءِ كَمَا تَتَرَاءَى النَّجُومُ لِأَهلِ الأَرضِ (۷۶)

(ترجمہ) وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے آسمان والوں کو ایسا دکھائی دیتا ہے جیسا کہ زمین والوں کو ستارے دکھائی دیتے ہیں۔

(فائدہ)۔ اس سے اندازہ کر لیا جائے کہ جس شخص کے دل میں خود قرآن محفوظ ہو اور وہ اس کو اخلاص سے پڑھتا بھی رہتا ہو اور اس پر عمل بھی کرتا رہتا ہو۔ وہ انسان خود کتنا منور ہو گا۔

تلاوت والے گھر عرش تک روشن نظر آتے ہیں

(حدیث نمبر ۶۳) حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

إِنَّ بُيُوتَاتِ المُؤمِنِينَ لَمَصَابِيحُ إِلَى العَرشِ يَعرِفُهَا مُقَرَّبُوا السَّموَاتِ السَّبعِ، يَقُولُونَ: هَذَا النُّورُ مِن بُيُوتَاتِ المُؤمِنِينَ الَّتِي يُتلَى فِيهَا القُرآنُ (۷۷)

(ترجمہ) بے شک مومنین کے گھر عرش تک روشن ہیں، ان گھروں کو ساتوں آسمانوں کے مقرب(اولوالعزم) فرشتے پہچانتے، (اور یہ)

---

(۷۶) شعب الإيمان للبيهقي ج ۲ ص ۳٤۱ (الجامع الصغير ج ۳ ص ۲۲٤، و المصنف لعبد الرزاق ج ۳ ص ....

(۷۷) أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الاصول (كنز العمال ج۱ ص ٥٥٤).

کہتے ہیں کہ یہ نور مومنین کے گھروں کا ہے جن میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے۔

(فائدہ) گذشتہ حدیث سے اس حدیث میں تین باتوں کا اضافہ ہے کہ (۱) مومنین کے گھر عرش تک روشن نظر آتے ہیں (۲) ساتوں آسمانوں کے مقرب فرشتے ان کو پہچانتے ہیں (۳) یہ کہتے ہیں کہ یہ نور ان مومنین کے گھروں کا ہے جس میں تلاوت قرآن ہوتی ہے۔

تلاوت قرآن والے گھر میں برکات

(حدیث نمبر ۶۴) حضرت انسؓ سے مرفوعا اور حضرت ابوھریرۃؓ سے موقوفا روایت ہے کہ

أَلبَيتُ الَّذِي إذَا قُرِئَ فِيهِ القُرآنُ حَضَرَتهُ المَلائكَةُ، وَ تَنكَّبَت عَنهُ الشَّيَاطِينُ، وَ اتَّسَعَ عَلَى أَهلِه وَ كَثُرَخَيرُهُ وَ قَلَّ شَرُّه. وَ إنَّ البَيتَ إذَالَم يُقرأْ فِيهِ حَضَرَتهُ الشَّيَاطِينُ، وَ تَنكَّبَت عَنهُ المَلائِكَةُ، وَ ضَاقَ عَلَى أَهلِه. وَ قَلَّ خَيرُهُ، وَ كَثُرَشَرَّه. (۷۸)

(ترجمہ) جس گھر میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے اس میں فرشتے آتے اور شیاطین دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اپنے اہل (صاحب خانہ افراد) کے لئے کشادہ ہو جاتا ہے اور اس میں بھلائی کی بہتات اور شر کی قلت ہو جاتی ہے۔ اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت نہ ہو اس میں شیاطین آجاتے ہیں۔ فرشتے نکل جاتے ہیں اور وہ اپنے باسیوں پر تنگ ہو جاتا ہے خیر کم اور شر بہت بڑھ جاتا ہے۔

(فائدہ) گھر کو مبارک اور آفات سے دور رکھنے کے لئے اس میں تلاوت قرآن بہت ضروری ہے اس لئے اس حدیث پر عمل کر کے اپنے گھروں کو بھی مبارک بنائیں۔ اور جب گھر میں کوئی حافظ ہو اور وہ قرآن کی تلاوت کرتا رہتا ہو تو اس سے بھی گھر میں انوار برکات ہوں گی۔

---

(۷۸)- أخرجه محمد بن نصر عن أنس مرفوعا و ابن أبى شيبة و محمد بن نصر عن أبى هريرة موقوفا (كنزالعمال ج ۱ ص ٥٤٤) واحياء العلوم ج ٤ ص ٤٦٦.

تلاوت قرآن میں رونے کا ثواب

(حدیث نمبر ۶۵) حضرت انس حضورؐ سے روایت کرتے ہیں۔

مَامِنْ عَیْنٍ فَاضَتْ فِیْ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ اِلَّا قُرَّتْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

فردوس ۶۰۹۵، ۶۱۶۳

(ترجمہ) جو آنکھ قرآن پڑھتے وقت (قرآن کے اثر اور خوف خدا کی وجہ سے) آنسو بہا دے اسے روز قیامت ٹھنڈا کر دیا جائے گا (یعنی اسے بیش بہا انعامات دیکر جہنم سے آزاد کر کے جنت میں داخل کیا جائیگا)۔

قرآن کی تلاوت اور سماعت کا ثواب

(حدیث نمبر ۶۶) حضرت انسؓ حضورؐ سے روایت کرتے ہیں۔

یُدْفَعُ عَنْ مُسْتَمِعِ الْقُرْاٰنِ بَلْوَی الدُّنْیَا وَ یُدْفَعُ عَنْ قَارِیِٔ الْقُرْاٰنِ سُوْءُ الْاٰخِرَۃِ وَ اسْتِمَاعُ اٰیَۃٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ خَیْرٌ مِنْ کَنْزِ الذَّھَبِ وَ لَقِرَاءَۃُ اٰیَۃٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ اَفْضَلُ مِمَّا تَحْتَ الْعَرْشِ لِاَنَّہٗ کَلَامُ اللّٰہِ تَکَلَّمَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ الْخَلْقَ فَمَنْ اَلْحَدَ فِیْہَا وَ قَالَ بِرَاْیِہٖ فَقَدْ کَفَرَ وَ لَوْ لَا اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ یَسَّرَہٗ عَلٰی اَلْسُنِ الْبَشَرِ لَمَا قَدَرَ اَحَدٌ اَنْ یَتَکَلَّمَ بِکَلَامِ الرَّحْمٰنِ وَ ھُوَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ (مسند فردوس حدیث ۸۱۲۲ - زہر الفردوس ۴/۴۲۶)

(ترجمہ) قرآن سننے والے سے دنیا کی مصیبت ہٹا دی جاتی ہے۔ اور قاری قرآن سے آخرت کا عذاب ہٹا دیا جاتا ہے۔ کتاب اللہ سے ایک آیت سننا سونے کی کان سے بہتر ہے۔ اور کتاب اللہ کی ایک آیت کی تلاوت عرش کے نیچے کی تمام اشیاء سے افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے قبل اس کا تکلم فرمایا۔ جس نے اس میں بے دینی پیدا کی یا اپنی رائے داخل کی تو اس نے کفر کیا اور اگر اللہ عز و جل لوگوں کی زبان پر اسے آسان نہ کرتے تو کسی کے بس میں نہ تھا کہ وہ کلام اللہ کو پڑھ سکتا اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے ہم نے قرآن کو یاد کرنے اور پڑھنے کے لئے آسان کر دیا پس کوئی ہے یاد کرنے والا اور پڑھنے والا؟

تلاوت قرآن کا ثواب اور نیکیوں کا شمار

ذیل میں چند ایسی آیات اور احادیث درج کی جاتی ہیں جن سے تلاوت قرآن کا ثواب معلوم ہوتا ہے ان کے آخر میں ہم اس کا ثواب درج ذیل احادیث کی روشنی میں نقشوں کی صورت بھی پیش کریں گے تاکہ ایک نظر سے معلوم ہو جائے کہ زیادہ سے زیادہ ثواب کس حالت میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ایک حرف پر سات سو نیکیاں۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أموالَهُم فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَت سبعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ واللهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ واللهُ واسِعٌ عَلِيم (١٦٦) (ترجمہ) جو لوگ اللہ تعالی کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کیئے ہوئے مالوں کی حالت اللہ تعالی کے نزدیک ایسی ہے جیسے ایک دانہ کی حالت جس سے (فرض کرو) سات بالیں جمیں (اور) ہر بالی کے اندر سو دانے ہوں (اسی طرح خدا تعالی ان کا ثواب سات سو حصہ تک بڑھاتا ہے) اور یہ افزونی خدا تعالی جس کو چاہتا ہے (بقدر اس کے اخلاص اور مشقت کے) عطا فرماتا ہے' اور اللہ تعالی بڑی وسعت والے ہیں (ان کے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں وہ سب کو یہ افزونی دے سکتے ہیں مگر ساتھ ہی) جاننے والے (بھی) ہیں اس لئے اخلاص نیت وغیرہ کو دیکھ کر عطا فرماتے ہیں۔

(فائدہ) ادنی درجہ کے اخلاص کے ساتھ اس کا ثواب دس حصہ ملتا ہے۔

مَن جَاءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهُ عَشرُ أمثَالِهَا سورة الأنعام، الآية: ١٦٠.

میں اس ادنی ہی کا بیان ہے زیادہ اخلاص یعنی اس کے اوسط یا اعلی درجہ کے اخلاص کے ساتھ اگر تلاوت وغیرہ کی جائے تو اس کے لئے مذکورہ آیت **مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ** کے مطابق دس سے زیادہ سات سو تک حسب مراتب دیتے ہیں۔

---

(١٦٦) سورة البقره، الآية: ٢٦١.

اور آیت ذیل میں ثواب کی انتہاء کا ذکر نہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے مطابق جتنا چاہیں بیش از بیش عطاء فرماتے ہیں

مَن ذَالَّذِی یُقرِضُ اللّٰہَ قَرضًا حَسَنًا فَیُضَاعِفَہٗ لَہٗ اَضعَافًا کَثِیرۃً سورۃ البقرہ، الآیۃ: ۲۴۵.

(ترجمہ) کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے اچھے طور پر قرض دینا' پھر اللہ تعالیٰ اس کو بڑھا کر بہت سے حصے کر دے

(فائدہ) قرض مجازا کہدیا ہے ورنہ سب خدا ہی کی ملک ہے مطلب یہ ہے کہ جیسے قرض کا عوض ضروری دیا جاتا ہے اس طرح تمہارے انفاق (اور نیک اعمال) کا عوض ضرور ملے گا

اور بڑھانے کا بیان ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک خرما (کھجور) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جاوے تو خدا تعالیٰ اس کو اتنا بڑھا دیتے ہیں کہ وہ احد پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے اور ہر شخص جانتا ہے کہ اگر احد پہاڑ کے ٹکڑے خرما کے برابر کئے جاویں تو بے شمار ہوں گے' اس حساب سے افزونی کی حد سات سو تک نہیں رہی اور شان نزول سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ جب وہ سات سو والی آیت نازل ہوئی تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے رب میری امت کو اور زیادہ دیجئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی لباب النقول میں بسند ابن حبان اور ابن ابی حاتم وابن مردویہ بروایت حضرت ابن عمرؓ کو نقل کیا ہے (تفسیر بیان القرآن اضافہ سے)

خلاصہ یہ کہ ان دونوں آیات کے مجموعہ سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال پر سات سو سے زائد ہزاروں لاکھوں اور اس سے بھی زائد نیکیاں ملتی ہیں لیکن یہ انسان کے اخلاص اور عبادت کے طریقہ اور مقام عبادت پر منحصر ہے

اب ہم نیک اعمال اور تلاوت قرآن کے متعلق کثیر ثواب کی چند احادیث بیان کرتے ہیں اس کے بعد تلاوت قرآن پر حاصل شدہ نیکیوں کی تعداد کے نقشہ جات پیش کئے جائیں گے

قرآن کریم کے ہر حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں

(حدیث نمبر۶۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَن قَرَأَ حَرفًا مِن كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَة، والحَسَنَةُ بِعَشرِ أمثَالِهَا لَاأَقُولُ (الم) حَرف؛ أَلِفِ حرف، ولَام حَرف، وَمِيم حَرف (١٥٥).

(ترجمہ) جس شخص نے کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے بدلہ ایک نیکی ہے اور یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ (سارا) الم ایک حرف ہے (بلکہ) الف ایک حرف ہے 'لام ایک حرف ہے 'میم ایک حرف ہے

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے ہر حرف کی تلاوت پر (کم از کم) دس نیکیاں ملتی ہیں

ایک حرف کی تلاوت پر ستر نیکیاں

حضرت عبداللہ بن عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

(حدیث نمبر۶۸) مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ فَلَمْ يُعْرِبْهُ وُكِّلَ بِهٖ مَلَكٌ يَكْتُبُهٗ كَمَا اُنْزِلَ وَلَهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ' فَاِنْ اَعْرَبَ بَعْضَهٗ وَلَمْ يُعْرِبْ بَعْضَهٗ وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَان

---

(١٥٥) رواه الترمذی (مشكوة المصابيح) والبخاری فی تاريخه والحاكم فی المستدرك (كنز العمال ج ١ ص ٥١٩) والبيهقی عن عوف بن مالك بطريقه (كنز العمال ج ١ ص ٥٣٤) والديلمی عن انس بطريقه (كنز العمال ج ١ ص ٥٣٥) وأبو جعفر النحاس فی الوقف والإبتداء والسجزی فی الابانة والخطيب فی تاريخه بلفظهم عن ابن مسعود (كنز العمال ج ١ ص ٥١٨) وابن الضريس بلفظه (كنز العمال ج ١ ص ٥٣١). وأبو عثمان الصابونی فی المأتين عن عمر (كنز ج ١ ص ٥٣٣) والقرطبی فی تفسيره ج ١ ص ٧ والخازن فی تفسيره ج ١ ص ٦.

يَكْتُبَانِ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عِشْرِيْنَ حَسَنَةً فَإِنْ أَعْرَبَهُ وُكِّلَ بِهِ أَرْبَعَةُ أَمْلَاكٍ يَكْتُبُوْنَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ سَبْعِيْنَ حَسَنَةً (کنز العمال ج ۱ ص ۵۳۴)

(ترجمہ) جس نے قرآن کی تلاوت کی لیکن حروف کی صحیح ادائیگی نہ کی تو اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے وہ قرآن کو ویسے ہی (اعمال نامہ میں) لکھتا ہے جیسا وہ (صحیح شکل میں آسمان سے) نازل ہوا اور پڑھنے والے کو ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ پس اگر بعض کو صحیح اور بعض کو غلط پڑھا تو اس کے لئے دو فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کے لئے ہر حرف پر بیس نیکیاں لکھتے ہیں۔ پس اگر تمام حروف کو صحیح تلفظ سے ادا کیا تو اس پر چار فرشتے مقرر کئے جاتے ہیں جو اس کے لئے ہر حرف پر ستر نیکیاں لکھتے ہیں

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلا تجوید ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں اور باتجوید تلاوت پر ستر نیکیاں ملتی ہیں یہ حدیث صفحہ ۵۶ پر بھی گذر چکی ہے تشریح وہاں ملاحظہ ہو

نماز میں تلاوت کرنا افضل ہے

(حدیث نمبر ۶۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

قِرَاءَةُ القُرآنِ فِي الصَّلَاةِ أَفضَلُ مِن قِرَاءَةِ القُرآنِ فِي غَيرِ الصَّلَاةِ. وَقِرَاءَةُ القُرآنِ فِي غَيرِ الصَّلَاةِ أَفضَلُ مِنَ التَّسبِيحِ، وَالتَّكبِيرِ. وَالتَّسبِيحُ أَفضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ، وَالصَّدَقَةُ أَفضَلُ مِنَ الصَّومِ، وَالصَّومُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ (۱۵۶)

(ترجمہ) قرآن پاک کی تلاوت نماز میں خارج نماز سے افضل ہے اور قرآن کی تلاوت خارج نماز میں تسبیح اور تکبیر پڑھنے سے افضل ہے اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ دینا (نفلی) روزہ رکھنے سے افضل ہے اور یہ روزہ جہنم کی آگ کے سامنے ڈھال ہے

---

(۱۵۶) رواه البيهقي في شعب الايمان والدارقطني في الأفراد (كنز العمال ج ۱ ص ۵۱۶) والمشكوة . ورواه أبونصر السجزي في الإبانة عن ابى هريرة بلفظه.

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں تلاوت کرنا خارج نماز میں تلاوت کرنے سے افضل ہے

نماز میں تلاوت پر سو نیکیاں اور سو درجات

(حدیث نمبر ۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَن قَرَأَ القُرآنَ فِي صَلَاةٍ قَائِمًا كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَرفٍ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمَن قَرَأَهُ قَاعِدًا كَانَ بِكُلِّ حَرفٍ خَمسُونَ حَسَنَةً، وَمَن قَرَأَهُ فِي غَيرِ صَلَاةٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَرفٍ عَشرُ حَسَنَاتٍ، وَمَنِ استَمَعَ إِلَى كِتَابِ اللهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَرفٍ حَسَنَةٌ (۱۵۷).

(ترجمہ) جس آدمی نے نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض میں سو نیکیاں ہیں' اور جس نے اس کو (نماز میں) بیٹھ کر پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض میں پچاس نیکیاں ہیں' اور جس نے اس کو نماز سے باہر پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض میں دس نیکیاں ہیں' اور جس نے کتاب اللہ کو غور سے سنا اس کے لئے ہر حرف کے عوض ایک نیکی ہے

(حدیث نمبر) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنِ استَمَعَ حَرفًا مِن كِتَابِ اللهِ طَاهِرًا: كُتِبَت لَهُ عَشرُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَت عَنهُ عَشرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَت لَهُ عَشرُ دَرَجَاتٍ، وَمَن قَرَأَ حَرفًا مِن كِتَابِ اللهِ فِي صَلَاةٍ قَاعِدًا: كُتِبَت لَهُ خَمسُونَ حَسَنَةً، وَمُحِيَت عَنهُ خَمسُونَ سَيِّئَةً وَرُفِعَت لَهُ خَمسُونَ دَرَجَةً، وَمَن قَرَأَ حَرفًا مِن كِتَابِ اللهِ قَائِمًا كُتِبَت لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَ مُحِيت عَنهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَرُفِعَت لَهُ مِاةُ دَرَجَةٍ، وَمَن قَرَأَ فَختَمَهُ كَتَبَ اللهُ عِندَهُ دَعوَةً

---

(۱۵۷) رواه الديلمي في مسند الفردوس (كنز العمال ج۱ ص ۵۴۱).

مُستَجَابَةً أومُؤخرَةً (١٥٨).

(ترجمہ) جس نے ایک حرف خدا کی کتاب سے قرآن میں بن دیکھے صرف یاد سے سنا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ اور جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف نماز میں بیٹھ کر تلاوت کیا اس کے لئے پچاس نیکیاں لکھی جاتی ہیں' اور پچاس گناہ مٹائے جاتے ہیں' اور پچاس درجات بلند کئے جاتے ہیں اور جس نے کتاب اللہ سے ایک حرف نماز میں کھڑے ہو کر تلاوت کیا اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے سو گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں' اور سو درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے قرآن پاک پڑھا پھر اس کو ختم کیا (یعنی مکمل قرآن پڑھا) اللہ تعالی ختم قرآن کے وقت ایک دعا فی الحال قبول ہونے والی یا بعد میں قبول ہونے والی لکھ دیتے ہیں۔

مساجد میں تلاوت کا ثواب

(حدیث نمبر ۱۷) حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي بَيتِه بِصَلاةٍ، وَصَلاَتُهُ فِي مَسجِدِ القَبَائِلِ بِخَمسٍ وَعِشرِينَ صَلاَةً، وَصَلاَتُهُ فِي المَسجِدِ الَّذِي يُجَمَّعُ فِيهِ بِخَمسِ مِائَةِ صَلاَةٍ، وَصَلاَتُهُ فِي المَسجِدِ الأقصَى بِخَمسِينَ ألفِ صَلاَةٍ، وَصَلاَتُهُ فِي مَسجِدِي بِخَمسِينَ ألفِ صَلاَةٍ، وَصَلاَتُهُ فِي المَسجِدِ الحَرَامِ بِمِائَةِ ألفِ صَلاَةٍ (١٥٩).

(ترجمہ) آدمی کی نماز اس کے گھر (وغیرہ) میں ایک نماز ہے۔ اور اس کی نماز قبائل (اور محلوں) کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر ہے۔ اور اس کی نماز ایسی مسجد جس میں جمعہ قائم کیا جاتا ہو میں پانچ سو نمازوں کے برابر ہے' اور مسجد اقصی میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے' اور اس کی نماز میری مسجد (مسجد نبوی) میں بھی پچاس ہزار

---

(١٥٨) رواه ابن عدى فى الكامل والبيهقى فى الشعب (كنز العمال ج ١ ص ٥٤٢).

(١٥٩) سنن ابن ماجة ج ١ ص ٤٥٣ ومجمع الزوائد والدرالمنثور ج ١

نمازوں کے برابر ہے ' اور اس کی نماز مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے
(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر وغیرہ میں ادا کردہ نماز ایک نماز کا درجہ رکھتی ہے۔ اور محلّہ کی مسجد میں پچّیس نمازوں کا۔ اور جامع مسجد میں پانچ سو نمازوں کا۔ اور مسجد نبوی میں اور مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کا۔ اور مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کا درجہ رکھتی ہے یعنی ایک نماز کے بدلے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے
اس طرح جب قرآن کریم کی تلاوت ان مساجد میں کی جائے تو بھی قرآن کا ثواب اس ہی تعداد سے بڑھ جائے گا جیسا کہ نمازوں سے بڑھتا ہے۔
لٰہذا عام دنوں میں حالت نماز میں ایک حرف پر سو نیکیاں' اور محلّہ کی مسجد میں نماز کی حالت میں پچّیس سو نیکیاں' جامع مسجد میں نماز کی حالت میں پچاس ہزار نیکیاں۔ مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی میں نماز میں ایک حرف پر پچاس لاکھ نیکیاں۔ اور مسجد حرام میں ایک کروڑ نیکیاں ملتی ہیں۔
رمضان میں ان مقامات میں ہر حرف کی تلاوت پر ستّر گنا ثواب مزید بڑھ جاتا ہے۔
اور شب قدر میں ساٹھ ہزار گنا بڑھ جاتا ہے۔
اس سب کی تفصیل آئندہ صفحات پر ثواب کے نقشوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

نماز با جماعت میں تلاوت کا ثواب

(حدیث نمبر ۲۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

صَلَاۃُ الرَّجُلِ فِی جَمَاعَۃٍ تَفضُلُ علی صَلَاۃِ الرَّجُلِ وَحدَہٗ بِسبعٍ وَ عِشرِینَ دَرَجَۃً ——— سنن ابن ماجۃ ج ۱ ص ۲۶۹

(ترجمہ) آدمی کی نماز با جماعت اکیلے نماز پڑھنے والے پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے
(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز با جماعت اکیلے پڑھی جانے والی نماز سے ۲۷ گنا افضل ہے۔ ۲۷ درجہ کی روایت بخاری شریف اور مسلم شریف میں بھی موجود ہے
بس اس طرح سے جو آدمی جماعت کی نماز میں امام بن کر قرآن کی تلاوت کرے گا اس کو جماعت کی وجہ سے ۲۷ گنا ثواب ملے گا جب ۲۷ گنا ثواب کو خارج نماز کے فی

حرف کو کم از کم دس نیکیوں سے ضرب دیں تو ۲۷۰ نیکیاں بنیں گی اگر کوئی محلہ کی مسجد یا جامع مسجد یا مسجد نبوی اور مسجد اقصی یا مسجد حرام میں نماز کی حالت میں تلاوت کرے گا ان مقامات کی وجہ سے ثواب میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ تفصیل کے لئے نقشہ ملاحظہ فرمائیں

شب قدر میں تلاوت کا ثواب

اللہ تعالی سورۃ قدر میں ارشاد فرماتے ہیں

لَیلَةُ القَدرِ خَیرمِنَ ألفِ شَهر ــــــ سورة القدر.

(ترجمہ) شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے

(حدیث نمبر ۴۳) حضرت انس فرماتے ہیں کہ رمضان کا مہینہ داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

إنَّ هذَا الشَّهرَ قَدحَضَرَكُم وَفِيهِ لَيلَة خَيرمِنِ ألف شَهرِمن حُرِمَهَا فَقَد حُرِمَ الخَيرَكُلُهُ. وَلَايُحَرمُ خَيرهَا إلاَّ مُحروم

سنن ابن ماجة ج ١ ص ٥٦١.

(ترجمہ) بے شک یہ مہینہ تمہارے پاس آیا ہے' اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس (کی برکات) سے محروم رہا تو وہ تمام بھلائیوں سے مرحوم رہا اور اس کی خیر سے کوئی محروم نہیں ہوتا مگر محروم۔

(فائدہ) سورۃ القدر اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شب قدر میں ہر عمل کا ثواب کم از کم ہزار مہینوں کے ثواب کے برابر ہے

(فائدہ) حضرت انس عمروبن قیس الملائی اور حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ شب قدر ہزار مہینوں کے نیک اعمال سے (درجہ میں) بہتر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کم از کم ایک حرف کی تلاوت کا ثواب شب قدر میں ساٹھ ہزار گنا ہے اگر کوئی شب قدر بیت اللہ میں تلاوت کرے تو کم از کم چھ ارب ثواب ملیں گے اور کوئی شب قدر میں مسجد حرام میں پورا قرآن تلاوت کرے تو اس کو دو نیل چار پدم جوالیس کھرب ثواب ملیں گے اور اگر کوئی بیت اللہ میں لیلتہ القدر میں بحالت امام پورا قرآن تلاوت کرتا ہے تو اس کو پانچ سنکھ ایک نیل' نزنوے پدم اٹھاسی کھرب نیکیاں ملیں گی تفصیل آئندہ نقشہ میں آرہی ہے۔

ماہ رمضان میں تلاوت کا ثواب

(حدیث نمبر ۷۴) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌمِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِكَانَ كَمَنْ أَدَّىٰ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدَّىٰ فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّىٰ سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ (١٦٣).

(ترجمہ) اے لوگو! تمہارے پاس ایک بڑا برکت والا مہینہ (رمضان المبارک) آ پہنچا اس مہینہ میں ایک رات ہے جس میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینہ تک عبادت کرنے سے بہتر ہے ' اللہ تعالی نے اس کے روزہ کو فرض اور اس کی شب بیداری (یعنی تراویح) کو سنت کیا ہے ' جو شخص اس میں کسی نیک کام کے ذریعہ (خدا تعالی) سے تقرب حاصل کرے وہ کام ایسا ہے جیسے اس نے رمضان کے علاوہ کسی دوسرے زمانے میں ایک فرض ادا کیا ہے اور جو کوئی رمضان میں ایک فرض ادا کرے اس کا ثواب ایسا ہے جیسے اس نے رمضان کے علاوہ کسی دوسرے زمانہ میں ستر فرض ادا کئے ہوں۔

(فائدہ) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ماہ رمضان میں ایک عمل فرض کے برابر اور ایک فرض ستر فرضوں کے برابر ہے یعنی جو عمل ماہ رمضان میں کیا جائے وہ غیر رمضان کے عمل سے ستر گنا ہوتا ہے پس اگر کوئی رمضان میں ایک حرف کی تلاوت کرے تو اس کو سات سو نیکیاں ملیں گی اور اگر کوئی مسجد حرام میں ماہ رمضان میں ایک حرف کی تلاوت کرے تو ستر لاکھ کا ثواب ملے گا اور جو شخص مسجد حرام میں پورا قرآن ختم کرے گا تو اس کا ثواب ۲۳ کھرب پچاسی ارب اٹھارہ کروڑ ہو گا

---

(١٦٣) رواه ابن خزيمة، والبيهقي في الشعب، والاصبهاني في الترغيب (كنز العمال ج ٨ ص ٤٧٧).

عشرہ ذی الحجہ میں تلاوت کا ثواب

(حدیث نمبر۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

.مَامِن أيَامٍ مِن أيَامِ الدنيَا أحَبّ إلى اللهِ أن يُتَعَبّدَلَهُ فِيهَا مِن أيَامِ العَشرِ، يُعدِلُ صِيَامُ كُلّ يَومٍ مِنهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ، وَقِيَامُ كُلّ لَيلَةٍ مِنهاَ بِقِيَامِ لَيلَةِ القدرِ (١٦٤).

(ترجمہ) دنیا کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی عبادت کے لئے عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ محبوب ایام کوئی نہیں ان عشرہ ذی الحجہ کے دنوں میں ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر درجہ رکھتا ہے اور ان میں ہر رات کا قیام (عبادت) شب قدر کے قیام (عبادت) کے برابر ہے۔

(فائدہ) حضرت ابن عباس کی روایت میں یکم ذوالحجہ سے دس ذوالحجہ تک کی ایک اور فضیلت بھی آئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

والعَمَلُ فِيهِنّ يُضَاعَفُ سَبعُمَائَة ضعف. (١٦٥)

ان دنوں اور راتوں میں ایک نیکی سات سو نیکیوں تک بڑھائی جاتی ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ کی مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں کا ایک روزہ سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات کی عبادت کا ثواب شب قدر (ہزار مہینے تقریبا ساٹھ ہزار راتوں) کے برابر ہے۔ اگر کوئی اس عشرہ میں ایک حرف کی تلاوت کرے گا تو اس کو کم از کم سات سو نیکیاں ملیں گی

۲۷ رجب کی تلاوت کا ثواب

(حدیث نمبر۷۶) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

---

(١٦٤) رواه ابن ابی الدنیا فی فضل عشرذی الحجة والبیهقی فی الشعب والخطیب فی تاریخه و ابن النجار (کنز العمال ج ١٢ ص ٣١٧).

(١٦٥) شعب الایمان (کنز العمال: ج ١٢ ص ٣١٨.

فِی رَجَبٍ یَوم ولَیلة. مَن صَامَ ذٰلِكَ الیَومَ وَقَامَ تِلكَ اللَّیلَةَ کَانَ کَمَن صَامَ مِنَ الدَّهرِ مِائَةَ سَنَةٍ وقَامَ مِائَةَ سَنَةٍ . وَهُوَ لِثَلاثٍ بَقِینَ مِن رَجب وَ فیه بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰی مُحمّدًا. (١٦٥)

(ترجمہ) رجب کے مہینہ میں ایک دن اور ایک رات ہے جس نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس رات کا قیام کیا (عبادت کی) وہ ایسے آدمی کی مثل ہے جس نے زمانہ میں سو سال تک روزے رکھے اور سو سال تک قیام کیا اور یہ (دن اور رات) ستائیس رجب (کی) ہے' اسی میں اللہ تعالیٰ نے (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا

(حدیث نمبر۷۷) حضرت انس کی ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا

فِی رَجَب لَیلَة یُکتَبُ لِلعَامِلِ فِیهَا حَسَنَاتُ مِائَةِ سَنَةٍ. (١٦٦).

(ترجمہ) ماہ رجب میں ایک رات ہے جس میں عمل کرنے والے کے لئے سو سال کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں

اگر ہم ایک ماہ کے تیس دن لگائیں تو سو سال کے چھتیس ہزار دن بنتے ہیں اور جب چھتیس ہزار کو فی یوم دس نیکیوں سے ضرب دیں تو تین لاکھ ساٹھ ہزار نیکیاں بنتی ہیں تو گویا ایک حرف کی تلاوت پر کم از کم تین لاکھ ساٹھ ہزار نیکیاں ملتی ہیں اگر کوئی ستائیس رجب کا دن مسجد حرام میں گزارے تو اس کا ثواب (تین لاکھ ساٹھ کو ایک لاکھ سے ضرب دینے سے) تین ارب ساٹھ کروڑ ثواب بنتا ہے اور اگر کوئی اس دن میں پورا قرآن پاک تلاوت کرے تو اس کا ثواب ایک نیل بائیس پدم چھبیس کھرب چونسٹھ ارب بنتا ہے تفصیل نقشہ میں ملاحظہ ہو

---

(١٦٥) رواه البیهقی فی شعب الایمان (کنز العمال ج ١٢ ص ٣١٢).

(١٦٦) رواه البیهقی فی الشعب (کنز العمال ج ١٢ ص ٣١٢).

ماہ رجب میں تلاوت کا ثواب

(حدیث نمبر۸۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

إنَّ رَجَباً شَهر عَظِيم تُضَاعَفُ فِيهِ الحَسَنَاتُ، مَن صَامَ يَومًا مِنهُ كَانَ كَصِيَامِ سَنَةٍ (١٦٧).

(ترجمہ) بے شک رجب کا مہینہ عظمت والا ہے اس میں نیکیوں میں افزونی کی جاتی ہے جس نے اس کے کسی ایک دن کا روزہ رکھا وہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک سال کے روزے رکھے

(فائدہ) اگر کسی نے رجب کے دنوں میں کوئی نیکی کی تو وہ بھی ثواب میں سال بھر کی نیکیوں کے برابر ہے اس کی تفصیل بھی نقشہ جات میں ملاحظہ فرماویں۔

ثواب کے نقشوں کے متعلق چند ضروری باتیں۔

(ا)۔۔۔ ہم نے اس مضمون کے نقشوں میں ایک حرف کی تلاوت پر کم از کم دس نیکیاں اور زیادہ سے زیادہ کروڑوں نیکیاں ذکر کی ہیں جن کا مقصد تلاوت کی ترغیب ہے۔ یہ کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہے کہ نقشوں کے مطابق ہر تلاوت کرنے والے کو اتنی نیکیاں حاصل ہوں گی۔ لیکن ہمیں ان کا امیدوار ضرور ہونا چاہئے بعض اوقات دیگر عوارضات کی وجہ سے انسان کا بڑے سے بڑا عمل بھی نا مقبول ہوتا ہے اور کبھی صرف ایک حرف قرآن کی تلاوت پر دس نیکیوں کی قدر و منزلت اتنا بڑھی ہوئی ہوتی ہے کہ ان کا مقابلہ لاکھوں نیکیاں بھی نہیں کر سکتیں یہ سب پڑھنے والی شخصیت پر موقوف ہے جیسا کہ صحابہ کرام قرآن کی تلاوت کرتے تھے تو ان کے ایک حرف کی تلاوت کا ثواب کئی احد پہاڑوں کے برابر ہوتا تھا۔ جب کہ ہم احد پہاڑ کو بھی سونے کا

---

(١٦٧) أخرجه الرافعي واللفظ له. (كنز العمال ج ١٢ ص ٣١١) والطبراني في الكبير (كنز العمال ج ١٢ ص ٣١٢).

یقین کریں۔ اور اگر وہ تلاوت کرنے والے انبیاء ہوں تو ان کی ایک نیکی تمام دنیا کے صلحاء کی نیکیوں پر بھاری ہے اسی طرح اگر اس امت کا کوئی ولی تلاوت کرے گا تو اسے اس کی شان کے مطابق اجر ملے گا اور اگر کوئی عام مومن تلاوت کرتا ہے تو اسے اس کی شان کے مطابق اجر ملے گا لہٰذا امید ہے کہ نقشوں کے مطابق پڑھنے والے کو نیکیاں تو حاصل ہوں گی لیکن اس کی شان کے مطابق ہوگی۔

(نوٹ)۔۔۔۔ تلاوت کی مقبولیت اور زیادہ اجر حاصل کرنے کے لئے ایک تو اعمال صالحہ کی مداومت کی جائے۔ آداب تلاوت کو ملحوظ رکھا جائے جو اس کتاب میں تفصیل سے مذکور ہیں۔ گناہوں سے اجتناب اور حلال روزی کی عادت ڈالی جائے حتی الوسع نیت خالص رکھی جائے' ریاء و نمود سے بیزاری اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا حصول بھی پیش نظر رہے۔

(۲)۔۔۔ نقشوں میں ایک حرف کی تلاوت پر لاکھوں نیکیاں لکھی گئی ہیں اگر یہ خیال آئے کہ نیکی کا اپنا اجر کتنا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کبھی ایک نیکی کا اجر پوری جنت ہوتی ہے کبھی جنت کے درجات کی ترقی ہوتی ہے اور کبھی جنت کے انعامات کی افزونی یا زیادتی اور کبھی جہنم سے آزادی اور کبھی جہنم سے آزادی کے بعد صرف ایک نیکی کی وجہ سے جنت کا داخلہ' کبھی دنیا میں آنے والی مصیبت سے یا مرض وغیرہ سے نجات' کبھی دنیا کی ایک نعمت یا کئی نعمتوں کا حصول وغیرہ ہر نیکی کا اجر متعین نہیں ہے یہ نیکو کار اور خدا کے فضل پر منحصر ہے کہ وہ کس درجہ کے اجر کا مستحق ہے

(۳)۔۔۔ درج ذیل نقشوں میں ثواب کی تعداد کی آخری صفر پر جو ہندسہ بنا ہوا ہے اس صفر کو شامل کر کے اس ہندسہ کے مطابق صفریں شمار کر لیں یا لکھ لیں اس کے بعد اصل ثواب کو شمار کریں مثلاً "$5\overset{6}{0}$" اسے پانچ کے بعد چھ صفر شمار کریں اور پچاس لاکھ پڑھ لیں۔ جگہ کم ہونے کی وجہ سے ہمیں اس مشکل اور پریشانی کو اختیار کرنا پڑا ہے قارئین اس کا لحاظ فرمائیں۔

نقشہ نمبر(1)

عام ایام میں تلاوت قرآن کا ثواب

مقام و حالت	ایک حرف کا ثواب	مکمل قرآن کا ثواب
تلاوت کا ثواب	10	3407400
تلاوت باتجوید کا ثواب	700	2385180^{3}
قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	100	340740^{3}
قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	7000	238510^{5}
نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	500	170370^{4}
نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	35000	1192590^{5}
کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	1000	340740^{4}
کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	70000	2385180^{5}
نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	27000	9199980^{4}
نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	1890000	64399860^{5}
مسجد محلہ میں تلاوت کا ثواب	250	85185000
مسجد محلہ میں تلاوت باتجوید کا ثواب	17500	5962950^{4}
مسجد محلہ میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	2700	9199980^{3}
مسجد محلہ میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	1750	5962950^{4}
مسجد محلہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	12500	4259250^{4}
مسجد محلہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	875000	29814750^{4}
مسجد محلہ میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	25000	851850^{4}
مسجد محلہ میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	1750^{4}	5962950^{6}
مسجد محلہ میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	6750^{3}	22999950^{5}
مسجد محلہ میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	47250^{5}	1060999650^{6}
جامع مسجد میں تلاوت کا ثواب	500	170370^{4}
جامع مسجد میں تلاوت باتجوید کا ثواب	35000	1192590^{5}
جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	50^{4}	170370^{7}

جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	350^{5}	1192590^{7}
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	250^{3}	851850^{5}
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	1750^{4}	5962950^{6}
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	50^{4}	170370^{6}
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	350^{5}	1192590^{7}
جامع مسجد میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	1350^{4}	4599990^{6}
جامع مسجد میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	9450^{5}	32199930^{7}
مسجد نبوی میں تلاوت کا ثواب	50^{4}	170370^{6}
مسجد نبوی میں تلاوت باتجوید کا ثواب	350^{5}	1192590^{7}
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	50^{6}	170370^{8}
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	350^{7}	1192590^{9}
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	250^{5}	851850^{7}
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	1750^{6}	5962950^{8}
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	50^{6}	170370^{8}
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	350^{7}	1192590^{9}
مسجد نبوی میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	1350^{6}	4599990^{8}
مسجد نبوی میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	9450^{7}	32199930^{9}
مسجد حرام میں تلاوت کا ثواب	10^{5}	340740^{6}
مسجد حرام میں تلاوت باتجوید کا ثواب	70^{6}	2385180^{7}
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	10^{7}	170370^{8}
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	70^{8}	1192590^{9}
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	50^{6}	170370^{8}
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	350^{7}	1192590^{9}
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	10^{7}	340740^{8}
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	70^{8}	2385180^{9}
مسجد حرام میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	270^{7}	9199980^{8}
مسجد حرام میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	1890^{8}	64399860^{9}

نقشہ نمبر(2)

رمضان المبارک میں تلاوت کا ثواب

مقام و حالت	ایک حرف کا ثواب	مکمل قرآن کا ثواب
تلاوت کا ثواب	70	23851800
تلاوت باتجوید کا ثواب	4900	16696260^{3}
قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	4900	16696260^{3}
قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	343000	116873820^{4}
نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	3500	1192590^{4}
نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	2450^{3}	8348130^{5}
کھڑے ہو کر نماز میں، تلاوت کرنے کا ثواب	7000	2385180^{4}
کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	490^{4}	16696260^{5}
نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	1890^{3}	64399860^{4}
نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	13230^{4}	450799020^{5}
مسجد محلہ میں تلاوت کا ثواب	1750	5962950^{3}
مسجد محلہ میں تلاوت باتجوید کا ثواب	122500	41740650^{4}
مسجد محلہ میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	122500	41740650^{4}
مسجد محلہ میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	85750^{3}	292184550^{5}
مسجد محلہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	87500	29814750^{4}
مسجد محلہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	61250^{3}	208703250^{5}
مسجد محلہ میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	1750^{3}	5962950^{5}
مسجد محلہ میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	12250^{4}	41740650^{6}
مسجد محلہ میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	47250^{3}	160999650^{5}
مسجد محلہ میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	330750^{4}	1126997550^{6}
جامع مسجد میں تلاوت کا ثواب	35000	1192590^{5}
جامع مسجد میں تلاوت باتجوید کا ثواب	2450^{4}	8348130^{6}
جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	2450^{4}	8348130^{6}

جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	17150	58439610^{7}
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	1750^{4}	5962950^{6}
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	12250^{5}	41740650^{6}
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	350^{5}	1192590^{7}
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	2450^{6}	8348130^{8}
جامع مسجد میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	9450^{5}	32199930^{7}
جامع مسجد میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	66150^{6}	225399510^{8}
مسجد نبوی میں تلاوت کا ثواب	350^{5}	1192590^{7}
مسجد نبوی میں تلاوت باتجوید کا ثواب	2450^{6}	8348130^{8}
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	2450^{6}	8348130^{8}
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	17150^{7}	58439610^{9}
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	1750^{6}	5962950^{8}
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	12250^{7}	41740650^{9}
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	350^{7}	1192590^{9}
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	2450^{8}	8348130^{10}
مسجد نبوی میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	9450^{7}	32199930^{9}
مسجد نبوی میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	66150^{8}	225399510^{9}
مسجد حرام میں تلاوت کا ثواب	70^{7}	2385180^{7}
مسجد حرام میں تلاوت باتجوید کا ثواب	490^{7}	16696260^{8}
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	490^{7}	16696260^{8}
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	3430^{8}	116873820^{9}
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	350^{7}	1192590^{9}
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	2450^{8}	8348130^{10}
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	70^{8}	2385180^{9}
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	490^{9}	16696260^{10}
مسجد حرام میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	1890^{8}	64399860^{9}
مسجد حرام میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	13230^{9}	450799020^{10}

نقشہ نمبر(3)

عشرہ ذوالحجہ میں تلاوت کا ثواب

مقام و حالت	ایک حرف کا ثواب	مکمل قرآن کا ثواب
تلاوت کا ثواب	700	238518000
تلاوت باتجوید کا ثواب	49000	16696260^{4}
قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	490^{4}	16696260^{5}
قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	3430^{5}	116873820^{6}
نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	350^{3}	1192590^{5}
نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	2450^{4}	8348130^{6}
کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	70^{4}	2385180^{5}
کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	490^{5}	1669260^{6}
نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	1890^{4}	64399860^{5}
نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	13230^{5}	450799020^{6}
مسجد محلہ میں تلاوت کا ثواب	17500	5962950^{4}
مسجد محلہ میں تلاوت باتجوید کا ثواب	12250^{3}	41740650^{5}
مسجد محلہ میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	12250^{4}	41740650
مسجد محلہ میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	85750^{5}	292184550^{7}
مسجد محلہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	8750^{3}	29814750^{5}
مسجد محلہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	61250^{4}	208703250^{6}
مسجد محلہ میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	1750^{4}	5962950^{6}
مسجد محلہ میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	12250^{5}	41740650^{7}
مسجد محلہ میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	47250^{4}	160999650^{6}
مسجد محلہ میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	330750^{5}	126997550^{7}
جامع مسجد میں تلاوت کا ثواب	350^{4}	1192590^{6}
جامع مسجد میں تلاوت باتجوید کا ثواب	2450^{5}	8348130^{7}
جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	2450^{6}	8348130^{8}

جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	17150^{7}	58439810^{9}
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	1750^{5}	5962950^{7}
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	12250^{6}	41740650^{8}
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	350^{6}	1192590^{8}
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	2450^{7}	8348130^{9}
جامع مسجد میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	9450^{6}	32199930^{8}
جامع مسجد میں نماز باجماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	66150^{7}	225399510^{9}
مسجد نبوی میں تلاوت کا ثواب	350^{6}	1192590^{8}
مسجد نبوی میں تلاوت با تجوید کا ثواب	2450^{7}	8348130^{9}
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	2450^{8}	8348130^{10}
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	17150^{9}	58439610^{11}
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	1750^{7}	5962950^{8}
مسجد نبو نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	12250^{8}	41740650^{10}
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	350^{8}	1192590^{10}
مسجد نبوی میں ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	2450^{9}	8348130^{11}
مسجد نبوی میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	9450^{8}	32199930^{10}
مسجد نبوی میں نماز باجماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	66150^{9}	225399510^{11}
مسجد حرام میں تلاوت کا ثواب	70^{7}	2385180^{8}
مسجد حرام میں تلاوت با تجوید کا ثواب	490^{8}	16696260^{9}
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	490^{9}	16696260^{10}
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	3430^{10}	116873820^{11}
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	350^{8}	1192590^{10}
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	2450^{9}	8348130^{11}
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	70^{9}	2385180^{11}
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	490^{10}	16696260^{11}
مسجد حرام میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	1890^{9}	64399860^{10}
مسجد حرام میں نماز باجماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	13230^{10}	450799020^{11}

نقشہ نمبر(4)
27 رجب میں تلاوت کا ثواب

مقام و حالت	ایک حرف کا ثواب	مکمل قرآن کا ثواب
تلاوت کا ثواب	36000	12266640^{4}
تلاوت با تجوید کا ثواب	2520^{4}	85866480^{5}
قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	12960^{6}	441599040^{7}
قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	90720^{15}	3907673280^{16}
نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	180^{5}	6133320^{6}
نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	1260^{6}	42933240^{7}
کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	360^{5}	12266640^{6}
کھڑے ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	2520^{6}	85866480^{7}
نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	9720^{5}	331199280^{6}
نماز با جماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	68040^{6}	23183994960^{7}
مسجد محلّہ میں تلاوت کا ثواب	90^{5}	3066660^{6}
مسجد محلّہ میں تلاوت با تجوید کا ثواب	630^{6}	21466620^{7}
مسجد محلّہ میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	3240^{8}	110399760^{9}
مسجد محلّہ میں قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	22680^{17}	772798320^{18}
مسجد محلّہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	450^{6}	1533330^{8}
مسجد محلّہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	3150^{7}	4599990^{8}
مسجد محلّہ میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	90^{7}	10733310^{9}
مسجد محلّہ میں کھڑے ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	630^{8}	21466620^{9}
مسجد محلّہ میں نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	2430^{7}	82799820^{8}
مسجد محلّہ میں نماز با جماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	17010^{8}	579598740^{9}
جامع مسجد میں تلاوت کا ثواب	180^{6}	6133320^{7}
جامع مسجد میں تلاوت با تجوید کا ثواب	1260^{7}	42933240^{8}
جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	6480^{8}	220799590^{10}

جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	45360^{18}	1545596640^{19}
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	90^{8}	3066660^{9}
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	630^{9}	21466620^{10}
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	180^{8}	6133320^{9}
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	1260^{9}	42933240^{10}
جامع مسجد میں نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	4860^{8}	165599640^{9}
جامع مسجد میں نماز با جماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	34020^{9}	1159197480^{10}
مسجد نبوی میں تلاوت کا ثواب	180^{8}	6133320^{9}
مسجد نبوی میں تلاوت با تجوید کا ثواب	1260^{9}	42933240^{10}
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	6480^{11}	220799590^{12}
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	45360^{20}	545596640^{21}
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	90^{10}	3066660^{11}
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	630^{11}	21466620^{12}
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	180^{10}	6133320^{11}
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	1260^{11}	42933240^{12}
مسجد نبوی میں نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	4860^{10}	165599640^{11}
مسجد نبوی میں نماز با جماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	34020^{11}	1159197480^{12}
مسجد حرام میں تلاوت کا ثواب	360^{8}	12266640^{9}
مسجد حرام میں تلاوت با تجوید کا ثواب	2520^{9}	85866480^{10}
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	12960^{11}	441599040^{12}
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	90720^{20}	3091193280^{21}
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	180^{10}	6133320^{12}
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	1260^{11}	42933240^{12}
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	360^{10}	12266640^{11}
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	2520^{11}	85866480^{12}
مسجد حرام میں نماز با جماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	9720^{10}	331199280^{11}
مسجد حرام میں نماز با جماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	68040^{11}	23183994960^{12}

نقشہ نمبر(5)

شب قدر میں تلاوت کا ثواب

مقام و حالت	ایک حرف کا ثواب	مکمل قرآن کا ثواب
تلاوت کا ثواب	60000	2044440^{5}
تلاوت باتجوید کا ثواب	420^{5}	14311080^{6}
قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	360^{8}	12266640^{9}
قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	2520^{9}	85866480^{10}
نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	30^{6}	1022220^{7}
نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	210^{7}	7155540^{8}
کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	60^{6}	2044440^{8}
کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	420^{7}	14311080^{8}
نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	1620^{6}	55199880^{7}
نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	11340^{7}	386399160^{8}
مسجد محلہ میں تلاوت کا ثواب	150^{5}	511110^{7}
مسجد محلہ میں تلاوت باتجوید کا ثواب	1050^{6}	3577770^{8}
مسجد محلہ میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	90^{10}	3066660^{11}
مسجد محلہ میں قرآن میں دیکھ کر باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	630^{11}	21466620^{12}
مسجد محلہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	750^{6}	2555550^{8}
مسجد محلہ میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت باتجوید کا ثواب	5250^{7}	17888850^{8}
مسجد محلہ میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	150^{7}	511110^{9}
مسجد محلہ میں کھڑے ہو کر نماز میں باتجوید تلاوت کرنے کا ثواب	1050^{8}	3577770^{10}
مسجد محلہ میں نماز باجماعت میں نلاوت کرنے کا ثواب	4050^{7}	13799970^{9}
مسجد محلہ میں نماز باجماعت میں تلاوت باتجوید کا ثواب	28350^{8}	96599790^{10}
جامع مسجد میں تلاوت کا ثواب	30^{7}	1022220^{8}
جامع مسجد میں تلاوت باتجوید کا ثواب	210^{8}	7155540^{9}
جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	180^{10}	6133320^{11}

جامع مسجد میں قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	1260^{12}	42933240^{13}
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	150^{7}	511110^{10}
جامع مسجد میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	1050^{9}	3577770^{11}
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	30^{9}	1022220^{10}
جامع مسجد میں کھڑے ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	210^{10}	7155540^{11}
جامع مسجد میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	810^{9}	27599940^{10}
جامع مسجد میں نماز باجماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	5670^{10}	193199580^{11}
مسجد نبوی میں تلاوت کا ثواب	30^{9}	1022220^{10}
مسجد نبوی میں تلاوت با تجوید کا ثواب	210^{10}	7155540^{11}
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	180^{13}	6133320^{14}
مسجد نبوی میں قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	1260^{14}	42933240^{15}
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	150^{10}	511110^{12}
مسجد نبوی میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	1050^{11}	3577770^{13}
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	30^{11}	1022220^{12}
مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	210^{12}	7155540^{13}
مسجد نبوی میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	810^{11}	27599940^{12}
مسجد نبوی میں نماز باجماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	5670^{12}	193199580^{13}
مسجد حرام میں تلاوت کا ثواب	60^{9}	2044440^{10}
مسجد حرام میں تلاوت با تجوید کا ثواب	420^{10}	41311080^{12}
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا ثواب	360^{13}	12266640^{14}
مسجد حرام میں قرآن میں دیکھ کر با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	2520^{14}	85866480^{15}
مسجد حرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت کا ثواب	30^{11}	1022220^{12}
مسجد خرام میں نماز میں بیٹھ کر تلاوت با تجوید کا ثواب	210^{12}	7155540^{13}
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں تلاوت کرنے کا ثواب	60^{11}	2044440^{12}
مسجد حرام میں کھڑے ہو کر نماز میں با تجوید تلاوت کرنے کا ثواب	420^{12}	41311080^{13}
مسجد حرام میں نماز باجماعت میں تلاوت کرنے کا ثواب	1620^{11}	55199880^{12}
مسجد حرام میں نماز باجماعت میں تلاوت با تجوید کا ثواب	11340^{12}	386399160^{13}

تیسرا باب

ختم قرآن کے فضائل

(حدیث نمبر ۷۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

إنَّ لِقَارِئِ القُرآنِ دَعوَةً مُستَجَابَةً فَإن شَاءَ صَاحِبُهَا عَجَّلَهَا فِي الدُّنيَا وَإن شَاءَ أخَّرَهَا إلَى الآخِرَةِ (۷۹)

(ترجمہ) بے شک قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کے لئے ایک ایسی دعا(مقدر کی گئی ہے) جو (ہر حال میں) قبول کی جاتی ہے' پس اگر دعا مانگنے والا چاہے تو جلدی کرکے اس (کے انعامات) کو دنیا (ہی) میں مانگ لے' اور اگر چاہے تو اس کو آخرت تک موخر کر دے۔

(فائدہ) اس دعا سے مراد ختم قرآن کے وقت کی وہ دعا ہے جو رد نہیں ہوتی اگر اس کا بدلہ دنیا میں مانگے تو دنیا میں ملے گا' اور اگر آخرت میں مانگے تو آخرت میں ملے گا اس کے ذریعہ اگر قیامت کی آفات سے نجات کی دعا کرے گا تو قیامت کی آفات دور ہوں گی' اگر جنت طلب کرے گا تو انشاء اللہ جنت ملے گی۔

(حدیث نمبر ۸۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت علیہ السلام کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں کہ

مَعَ كُلِّ خَتمَةٍ دَعوَةٌ مُستَجَابَةٌ (۸۰)

(ترجمہ) ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

(فائدہ) اس حدیث شریف کے الفاظ عام ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر

---

(۷۹) رواہ ابن مردویہ (کنز العمال ج ۱ ص ۵۱۳ وجامع الشمل فی حدیث خاتم الرسل ج ۱ ص ۱٤۱).

(۸۰) رواہ البیہقی فی شعب الایمان (کنز العمال ج ۱ ص ۵۱۷).

دعا قبول ہوتی ہے چاہئے ایک ہو یا متعدد ہوں۔ اور ختم قرآن کی مجلس میں ہوں

ختم قرآن کے وقت دعا کی اجابت اور انعام

(حدیث نمبر ۸۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

إِنَّ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ عِنْدَ كُلِّ خَتْمَةٍ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً وَ شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ لَوْ أَنَّ غُرَابًا طَارَ مِنْ أَصْلِهَا لَمْ يَنْتَهِ إِلَى فَرْعِهَا حَتَّى يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ (۸۱)

(ترجمہ) قاری قرآن کے لئے ہر ختم کے موقع پر دعا قبول ہوتی ہے اور اس کو (جنت میں) ایک درخت عطا کیا جاتا ہے اگر کوئی غراب (کوا) اس کی جڑ سے اڑے تو اس کی انتہاء کو نہیں پہنچ سکے گا مگر وہ بوڑھا ہو جائے گا۔

(فائدہ) حافظ یاد رہنے اور تلاوت کے لئے قرآن کو کتنی بار ختم کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کی بہت دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جنت میں اس کو بہت سارے بڑے بڑے درخت عطا کیے جاتے ہیں حدیث میں دوسرے جانوروں کی بجائے کوے کو اس لئے ذکر کیا گیا کہ دوسرے اکثر پرندوں کے مقابلے میں اس کی عمر بہت ہوتی ہے کہا جاتا ہے کہ ایک کوے کی عمر اوسطاً دو اڑھائی سو برس ہوتی ہے طوالت عمر میں کوا ضرب المثل ہے اور یہاں حدیث میں درخت کی طوالت کی مقدار متعین کرنا مقصود نہیں بلکہ کثرت طوالت مراد ہے۔ اور اس سے کثرت تلاوت کی ترغیب مقصود ہے۔

ختم قرآن کا مسنون طریقہ

حضرت ابن عباسؓ حضرت ابی بن کعبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَرَأَ: "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" إِفْتَتَحَ مِنَ "الْحَمْدُ" ثُمَّ قَرَأَ مِنَ الْبَقَرَةِ إِلَى "وَ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ". ثُمَّ دَعَا بِدُعَاءِ الْخَتْمَةِ ثُمَّ قَامَ (۸۲).

---

(۸۱) تاریخ بغداد (الجامع الصغیر ج ۲ ص ۵۰۵، جامع الشمل فی حدیث خاتم الرسل ج ۱ ص ۱۴۱).

(۸۲) الإتقان. وقال: أخرجه الدارمي بسند حسن.

(ترجمہ) بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (ختم قرآن کے وقت آخری سورت) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تلاوت کرتے تو اَلْحَمْدُ (سورہ فاتحہ شروع قرآن) سے افتتاح کرتے۔ پھر سورہ بقرہ سے اُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک تلاوت کرتے۔ پھر ختم القرآن والی دعا کرتے پھر اٹھ کھڑے ہوتے۔

(حدیث نمبر ۸۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَحَبُّ الأَعمَالِ إِلَى اللّٰهِ الحَالُّ المُرتَحِلُ: الَّذِي يَضرِبُ مِن أَوَّلِ القُرآنِ إِلَى آخِرِهِ كُلَّمَا أَحَلَّ ارتَحَلَ (۸۳).

(ترجمہ) نیک کاموں میں زیادہ محبوب اللہ تعالٰی کے نزدیک اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ ہے (یعنی) جو شروع قرآن سے آخر تک تلاوت کرتا ہے (اور) جب بھی ختم کرتا ہے پھر سے شروع کر دیتا ہے۔

(فائدہ) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پاک ختم کرنے کے بعد دوبارہ شروع سے اُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک تلاوت کرنا مسنون (سنت) ہے۔ لہٰذا اسی طریقہ پر ختم قرآن کرنا چاہئے۔

ختم قرآن کی دعا

(حدیث نمبر۸۳) حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

إِذَا خَتَمَ أَحَدُكُم فَلْيَقُل: اَللّٰهُمَّ آنِس وَحشَتِي فِي قَبرِي (۸۴)

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی قرآن کریم کو ختم کرے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ دعا کرے "اَللّٰهُمَّ آنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ" اے اللہ قبر میں مجھے وحشت اور خوف سے دور فرما

(فائدہ) قرآن مجید کے آخر میں یہ دعا مکمل لکھی ہوئی ہے ختم قرآن کے

---

(۸۳) رواہ الترمذی (الاتقان ج ۱ ص و کنز العمال ج ۱).

(۸۴) مسند الفردوس للدیلمی (کنز العمال ج ۱ ص ۶۰۷).

وقت اس کو کم از کم ایک بار ضرور پڑھنا چاہئے (تفصیل کے لئے اتحاف السادة المتقین شرح احیاء علوم الدین کی طرف مراجعت کریں)۔

ختم قرآن کے وقت اجتماع اور قبولیت دعا

(حدیث نمبر ۸۴) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَن خَتَمَ القُرآنَ فَلَهُ دَعوَةٌ مُستَجَابَةٌ (۸۵).

(ترجمہ) جس نے قرآن ختم کیا اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

(حدیث نمبر ۸۵) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَن قَرَأَ القُرآنَ وَحَمِدَالرَّبَّ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ) وَاستَغفَرَ رَبَّهُ فَقَد طَلَبَ الخَيرَمَكَانَهُ (۸۶).

(ترجمہ) جس نے قرآن ختم کیا اور رب (تعالیٰ) کی ثناء اور تعریف کی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور اپنے رب سے استغفار کیا پس اس نے (صرف ختم قرآن۔ یا ختم قرآن اور ثناء اور درود شریف) کے بدلہ میں خیر اور بھلائی طلب کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ جب قرآن ختم کرتے تو اپنے اہل خانہ کو جمع کرتے اور دعا کرتے تھے۔ (۸۷)

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ختم قرآن کے وقت جمع ہوتے تھے اور فرمایا کہ اس وقت رحمت نازل ہوتی ہے (۸۸)

---

(۸۵) الإتقان ج ۱ ص ١٤٦ عن الطبراني وغيره. مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۷۲.

(۸۶) الإتقان ج ۱ ص ١٤٦ عن شعب الإيمان للإمام البيهقي.

(۸۷) الإتقان ج ۱ ص ١٤٥ عن الطبراني. مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۷۲. والقرطبي ج ۱ ص ۳۰ عن ابی بکرالأ نباری.

(۸۸) الإتقان ج ۱ ص ١٤٥ عن ابن أبي داود. و تفسير القرطبي ج ۱ ص ۳۱ عن أبي بكر الأنباري.

حکم بن عتبہ کہتے ہیں

أرسل إلى مجاهد وعنده ابن أبي أمامة وقالا: إنا أرسلنا إليك لأنا أردنا أن نختم القرآن، والدعاء يستجاب عند ختم القرآن (٨٩)

(ترجمہ) میری طرف حضرت مجاہد (مشہور تابعی و مشہور مفسر قرآن رحمتہ اللہ علیہ) نے ایک آدمی بھیجا جب کہ حضرت مجاہد کے پاس ابن ابی امامہ (رحمہ اللہ) بھی تشریف فرما تھے (مجاہد اور ابن ابی امامہ) دونوں نے فرمایا ... ہم نے قرآن کریم کے ختم کرنے کا ارادہ کیا ہے (اس لئے آپ کو دعا میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے کیونکہ) ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

علامہ قرطبی نے حکم سے ایک روایت اس طرح بیان کی ہے

عن الحكم قال: كان مجاهد وعبدة بن أبي لبابة و قوم يعرضون المصاحف، فإذا أرادوا وجهوا إلينا: أحضرونا، فإن الرحمة تنزل عند ختم القرآن (٩٠).

(ترجمہ) حکم (بن عتبہ) کہتے ہیں کہ حضرت مجاہد اور حضرت عبدہ ابن ابی لبابہ اور ایک قوم جب (ان میں سے کوئی) قرآن کریم حفظ کر لیتے پھر جب ختم کا ارادہ کرتے تو ہمارے پاس آتے (یعنی) ہمیں ختم قرآن کی مجلس میں شرکت کی دعوت دیتے تھے۔ کیونکہ ختم قرآن کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

(فائدہ) ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بوقت ختم قرآن دعا قبول ہوتی ہے اس لئے بوقت ختم دل لگا کر خوب دعائیں کرنی چاہئیں جیسا کہ صحابہ وغیرہ کا بھی معمول رہا ہے۔

اور ان روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بوقت ختم قرآن شرکت کی دعوت اور اجتماع بھی مستحب ہے مگر اس کا التزام اور ایسا اہتمام کہ جس سے اس کے واجب

---

(٨٩) الإتقان ج ١ ص ١٤٥ عن ابن أبي داود.

(٩٠) تفسير القرطبي ج ١ ص ٣١ عن ابي بكر الأنباري.

یا فرض ہونے کا اندیشہ ہو' نہ چاہئے صرف مستحب سمجھ کر اس کو معمول بنانا چاہیئے۔

بوقت ختم انعامات خداوندی کی تقسیم

(حدیث نمبر ۸۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَن شَهِدَ فَتحَ القُرآنِ فَكَأَنَّمَا شهِدَ فُتُوحَ المُسلِمِينَ حِينَ تُفتَحُ، وَمَن شَهِدَ خَتمَ القُرآنِ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ الغَنَائِمَ حِينَ تُقسَمُ (۹۱)

(ترجمہ) جو افتتاح تلاوت قرآن کے وقت حاضر ہوا پس گویا کہ وہ لشکر اسلام کے جہاد کے افتتاح کے وقت حاضر ہوا اور جو ختم قرآن (کی مجلس) میں حاضر ہوا پس گویا کہ وہ اموال غنیمت کی تقسیم کے وقت حاضر ہوا۔

(فائدہ) ختم قرآن کا وقت ایسا ہے جیسے دشمن اسلام سے لوٹے ہوئے مالوں کی تقسیم کا وقت ہوتا ہے کہ اپنی سوچ اور اندازے سے زائد دشمنوں سے لوٹ کا مال ہاتھ لگتا ہے ایسے ہی ختم قرآن کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ اس وقت میں اپنی رحمتوں اور عطاؤں کے خزانے لٹا رہے ہوتے ہیں پس اس مجلس میں شرکت کر کے اللہ تعالیٰ کی عظیم عنایتوں کو ضرور حاصل کرنا چاہیئے۔

اس طرح کی ایک روایت حضرت ابوقلابہ نے مرسلا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے جس کو کنزالعمال (جلد ۱ صفحہ ۵۴۲) میں محمد بن نصر اور ابن ضریس کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے۔

ساٹھ ہزار فرشتوں کا استغفار

(حدیث نمبر ۸۷) حضرت علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

اِذَا خَتَمَ العَبدُ القُرآنَ صَلّٰى عَلَيهِ عِندَ خَتمِهِ ستّونَ أَلفَ مَلَكٍ (۹۲)

---

(۹۱) أخرجه أبو الشيخ والديلمى بطريقين (كنز العمال ج ۱ ص ۵۴۳).

(۹۲) كنزالعمال ج ۱ ص ۵۱۰ وجامع الشمل ج ۱ ص ۱٦۵ كلاهما عن مسند الفردوس.

(ترجمہ) جب بندہ قرآن مجید ختم کرتا ہے تو بوقت ختم ستر ہزار فرشتے رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں

فرشتوں کا ختم قرآن پر پورا دن یا پوری رات استغفار

(حدیث نمبر ۸۸) حضرت سعد بن ابی وقاص روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَن خَتَمَ القُرآنَ اولَ النہارِ صَلّت عَلیہِ المَلائکۃُ حَتّی یُمسِیَ وَ مَن خَتَمَہ آخِرَ النہارِ صَلّت عَلیہِ المَلائکۃُ حَتّی یُصبِحَ(۹۳)

(ترجمہ) جو شخص قرآن مجید کو شروع دن کے وقت ختم کرتا ہے اس کے لئے خدا کے فرشتے شام تک رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں اور جو اس کو آخر دن میں ختم کرتا ہے اس پر فرشتے صبح ہونے تک رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔

(فائدہ) ان فرشتوں سے مراد یا تو وہ فرشتے ہیں جو ہر انسان کے ساتھ بطور محافظ مقرر کئے گئے ہیں یا وہ فرشتے ہیں جو قرآن اور اس کے سننے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں (واللہ اعلم) اور حفاظ اکثر قرآن شریف کا ختم کرتے رہتے ہیں اس لئے یہ فضیلت ان کو دوسرے تلاوت کنندگان سے زیادہ حاصل ہوتی ہے گویا کہ اس روایت کے بڑے مصداق حفاظ ہی ہیں۔

ختم قرآن کا اجر جنت میں بہت بڑا درخت

(حدیث ۸۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَن قَرَأَ القُرآنَ ظاھِراً أو بَاطِناً أعطاہُ اللہُ شَجَرۃً فی الجنّۃ لوأنَّ غُراباً أفرَغَ مِن أغصانِہا ثُمَّ طارَ لَا دَرَکَہُ الھَرَمُ قَبلَ أن یَقطعَ

(۹۳) الجامع الصغیر للعلامة جلال الدین السیوطی ج ٦ ص ۱۲۳ مع المناوی عن حلیة الأولیاء۔

وَرَقُهَا (۹۴).

(ترجمہ) جس نے قرآن کو دیکھ کر یا یاد سے پڑھا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں ایک ایسا درخت عطا فرماتے ہین کہ اگر کوئی کوا اس کی ٹہنیوں کو چھوڑ کر اڑے تو اس کے پتے ختم ہونے سے قبل اس کو بڑھاپا پالے گا۔

(فائدہ) یہ فضیلت حافظ قرآن اور ناظرہ خواں دونوں کے لئے ہے جو بھی قرآن مجید کا ختم کرے اس کو یہ اتنا بڑا درخت ثواب میں عطا ہوتا ہے۔ اور یہاں **(قر ءا لقرا ن)** سے ختم قرآن مراد ہے۔

ختم قرآن پر جنت میں محلات کی تعمیر

(حدیث نمبر ۹۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

مَامِن مُؤمِنٍ وَلاَ مُؤمِنَةٍ إلاَّ وَلَهُ وَكِيل فِى الجَنَّةِ. إن قَرَأَ القُرآنَ بَنَالَه القُصُورَ، وَإن سَبَّحَ غَرَسَ لَهُ الأ شجَارَ، وَإن كَفَّ كَفَّ (۹۵)

(ترجمہ) کوئی مومن مرد اور کوئی مومنہ عورت نہیں مگر جنت میں اسکا ایک وکیل ہے' اگر کوئی مومن مرد یا عورت قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو وہ اس کے لئے جنت میں محلات تعمیر کرتا ہے۔ اور اگر کوئی تسبیح پڑھتا ہے تو اس کے لئے درخت لگاتا ہے' اور اگر وہ (تلاوت اور تسبیح سے) رک جاتا ہے تو وہ (فرشتہ محلات کی تعمیر اور درخت لگانے سے بھی) رک جاتا ہے۔

چوتھا باب

معلمین اور متعلمین حفظ کے فضائل

---

(۹۴) رواه البزار والطبرانى (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱٦٥).

(۹۵) أخرجه البخارى فى تاريخه (كنز العمال ج ۱ ص ۵٤۹).

قرآن کے معلمین اور متعلمین امت کے بہترین افراد ہیں

(حدیث نمبر ۹۱) : حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خَيرُ كُم مَن تَعَلَّمَ القُرآنَ وَ عَلَّمَهُ(۹۶)

(ترجمہ) تم میں سب سے بہتر اور افضل بندہ وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔

(فائدہ) قرآن مجید کو کلام اللہ ہونے کی حیثیت سے جب دوسرے کلاموں پر اس طرح کی فوقیت اور فضیلت حاصل ہے جس طرح کی اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا سیکھنا سکھانا دوسرے تمام اچھے کاموں سے افضل و اشرف ہوگا۔ علاوہ ازیں یہ ایک حقیقت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے اہم پیغمبرانہ وظیفہ وحی کے ذریعہ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ سے لینا' اس کی حکمت کا سمجھنا اور دوسروں تک اس کو پہنچانا اور اس کو سکھانا تھا' اس لئے اب قیامت تک جو بندہ قرآن مجید کے سیکھنے سکھانے کو اپنا مشغلہ اور وظیفہ بنائے گا وہ گویا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص مشن کا علمبردار اور خادم ہوگا۔ اور اس کو آنحضرت سے خاص الخاص نسبت حاصل ہوگی۔ اس بناء پر قرآن پاک کے متعلم اور معلم کو سب سے افضل اور اشرف ہونا ہی چاہیے۔ لیکن یہ اسی صورت میں ہے جبکہ قرآن مجید کا یہ سیکھنا سکھانا اخلاص کے ساتھ اور اللہ کے لئے ہو' اگر بدقسمتی سے کسی دنیوی غرض کے لئے قرآن سیکھنے سکھانے کو کوئی اپنا پیشہ بنائے تو حدیث پاک میں ہے کہ ـــــ وہ ان بدنصیبوں میں سے ہوگا جو سب سے پہلے جہنم میں جھونکے جائیں گے اور اس کا

---

(۹٦) رواه ابن عساكر (كنزالعمال ج ۱ ص ٥٢٥) و رواه البخاری ج ۲ ص ۷٥۲ و كنوزالحقائق للمناوی ص ٦۲ وورواه أحمد و أبوداؤد ج ۱ ص ۲.٥ والطيالسی والترمذی ج ۲ ص ۱۱۸ وقال: حسن صحيح. وقال المرتضى الزبيدی: وابن حبان والخطيب و (أخرجه) ابن مردويه فی كتاب أولاد المحدثين وابن النجار و ابن الضريس و البيهقی والطبرانی كذافی اتحاف السادة المتقين شرح إحياء علوم الدين ج ٤ ص ٤٦٤ والمشكوة ص ۱۸۳والدارمی، و ابن ماجة ج ۱ ص ۷۷. مفتاح كنوز السنة ص ۳۹۷.

اولین ایندھن بنیں گے (رواہ مسلم)۔ اَللّٰھُمَّ احفظنَا مِنہُ

معلمین و متعلمین پر نزول رحمت اور ان کا مقربین الٰہی میں ذکر

(حدیث نمبر ۹۲) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلاَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ (۹۷)

(ترجمہ) کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت اور آپس میں اس کی درس و تدریس کے لئے جمع نہیں ہوتی مگر ان پر سکینت (اور اطمینان) نازل ہوتا ہے، اور رحمت چھا جاتی ہے، اور (رحمت و مغفرت طلب کرنے والے اور تلاوت قرآن سننے والے) فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے مقرب فرشتوں میں فرماتے ہیں۔

(فائدہ) جو قوم مساجد میں تلاوت قرآن کے لئے یا اس کی درس و تدریس (حفظ، ناظرہ یا معانی و تفسیر قرآن کی تعلیم و تعلم) کے لئے جمع ہو ان کو مذکورہ بالا انعام و اکرام حاصل ہوتے ہیں کتنی عظیم ہے وہ جماعت جو حفظ وغیرہ کے لئے مساجد میں بیٹھے اور ان پر رحمت اور سکینت کی بارش ہو، ان کے اردگرد فرشتے ہوں اور خود اللہ تعالیٰ اپنے مقرب ترین فرشتے (جو عرش کرسی ملاء اعلیٰ اور حظیرۃ القدس وغیرہ مقدس مقامات پر موجود ہیں) انکے سامنے انکا ذکر مبارک کریں کتنا ہی بڑا اعزاز و انعام ہے اللہ تعالیٰ سب کو حاصل کرنے کی سعادت عطا فرمائیں

معلم و متعلم قرآن کو جنت میں داخل کرانے کے حضورؐ ضامن ہیں

(حدیث نمبر ۹۳): حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرور کونین صلی اللہ

---

(۹۷) أخرجه أبو داؤد في سننه (كنز العمال ج ۱ ص ۵۱۸).

تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں

أَلامَن تَعَلَّمَ القُرآنَ وَعَلَّمَه وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ فَانَالَهُ سَائِق إِلَى الجَنَّةِ وَدَلِيل إِلَى الجَنَّةِ (۹۸)

(ترجمہ) خوشخبری ہو اس شخص کو جس نے قرآن سیکھا اور سکھلایا اور جو اس میں ہے اس پر عمل کیا۔ میں اس کو جنت میں لے کر جاؤں گا اور رہبر بنونگا۔

(فائدہ) اس حدیث مبارک میں قرآن پڑھ کر تعلیم دینے اور اس پر عمل کرنے والوں کو خود حضور علیہ السلام جنت میں لے جانے کی ذمہ داری دے رہے ہیں۔ اور سیکھنے سیکھانے میں حفظ کرنا کرانا بھی داخل ہے۔

ایک آیت سکھلانے پر قیامت تک ثواب

(حدیث نمبر ۹۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علیہ الصلاۃ السلام کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ

مَن عَلَّمَ آيَةً مِن كِتَابِ اللهِ أو بَاباً مِن عِلمٍ أَنمیَ اللهُ أجرَه إلى يَومِ القِيامَةِ (۹۹)

(ترجمہ) جس نے کتاب اللہ کی کوئی آیت یا علم دین کا کوئی باب (کسی کو) تعلیم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اجر کو قیامت تک بڑھاتے رہتے ہیں۔

(فائدہ) بڑی عظیم فضیلت ہے ایک آیت یا دین کا ایک باب تعلیم کرنے کی اور جو آدمی پوری زندگی اس عظیم الشان کام میں صرف کردے جس کی تعلیم کردہ آیات و ابواب کا شمار مشکل ہو اس کے اجور اور ثوابات کا کیا حساب ہو سکتا ہے۔ جب روز قیامت ان کو حاصل کرے گا تب اندازہ ہوگا۔

روز قیامت قرآن کا چہرہ پر لہلہانا

---

(۹۸) تاریخ دمشق لا بن عساکر (کنز العمال ج ۱ ص ۵۳۱).

(۹۹)- رواہ ابن عساکر (کنزالعمال ج ۱ ص ۱۳۹)

(حدیث نمبر ۹۵) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

مَن عَلَّمَ آيَةً مِن كِتَابِ اللهِ تَلَقَّتهُ يَومَ القِيَامَةِ تَضحَكُ فِى وَجهِهِ مَايَأخُذُ عَلَيهَا أَجراً (۱۰۰).

(ترجمہ) : جس شخص نے قرآن کریم کی ایک آیت (بھی) سکھلائی اور اس پر اجرت نہ لی تو وہ آیت قیامت والے دن اس کو اس حالت میں ملے گی کہ اس کے چہرے پر لہلہاتی اور مسکراتی ہوگی۔

(فائدہ اول) اس حدیث شریف میں یہ خوش خبری ایک آیت کے سکھلانے پر وارد ہے اور جو شخص قرآن کی ۶۶۶۶ آیات دوسروں کو سکھلا دے تو اسکا کتنا عظیم اجر ہوگا اس کا اندازہ خود کرلیا جائے۔

(فائدہ دوم) بہتر تو یہی ہے کہ تعلیم قرآن کریم پر اجرت نہ لی جائے ہاں اگر قاعدہ شرعی کے مطابق اجرت لے لے (جس کی تفصیل صفحہ نمبر ۱۵۴ پر اس رسالہ میں مذکور ہے) تو اس اجر و ثواب کا پھر بھی مستحق رہے گا بشرطیکہ نیت ثواب کی ہو۔

(حدیث نمبر) امام اوزاعی مرسلا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں کہ

مَن عَلَّمَ آيَةً مِن كِتَابِ اللهِ أَوكَلِمَةً فِى دِينِ اللهِ حَثَى اللهُ لَهُ مِنَ الثَّوَابِ حَثيًا وَلَيسَ شَيءٌ أَفضَلَ مِن شَيءٍ يَلِيهِ بِنَفسِهِ (۱۰۱).

(ترجمہ) جو آدمی کتاب اللہ کی کوئی آیت مبارکہ یا شریعت کا کوئی کلمہ (مسئلہ) کسی کو سکھلاتا ہے تو اللہ تعالی اس کو ثواب کی لپیں بھر بھر کر عطا فرماتے ہیں (اور اللہ تعالی کی لپوں کا کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا اور مقصود اس سے تحدید نہیں تکثیر ہے) اور کوئی چیز اس ثواب سے افضل نہیں جو معلم کو عطاء ہوئی ہے۔

(فائدہ) اس حدیث کا فائدہ مذکورہ حدیث کے فائدہ اول کی طرح ہے جو ابھی اوپر گذرا ہے

---

(۱۰۰) رواہ ابن النجار (کنزالعمال من سنن الأقوال و الأفعال ج ۱ ص ۵۳۴).

(۱۰۱) حلیۃ الاولیاء (کنز العمال ج ا۔ ص ۵۳۲)

بحالت معلم موت پر شہید اور فرشتوں کا قبر کی زیارت کرنا

(حدیث نمبر ۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا

يَا عَلِيّ! تَعَلَّم القُرآنَ وَعَلِّمهُ فَلَكَ بِكُلِّ حَرفٍ عَشرُ حَسَنَاتٍ فَإِن مِتَّ مِتَّ شَهِيداً. يَا عَلِيّ! تَعَلَّم القُرآنَ وَعَلِّمهُ النَّاسَ فَإِن مِتَّ حَجَّتِ المَلَائِكَةُ إِلَى قَبرِكَ كَمَا تَحُجُّ النَّاسُ إِلَى بَيتِ اللّٰهِ العَتِيقِ (۱۰۱).

(ترجمہ): اے علی! قرآن مجید سیکھ اور سکھلا پس تیرے لئے ہر حرف کے بدلہ میں دس دس نیکیاں ہیں' پس اگر تم پر (اس حالت میں) موت آگئی تو شہادت کی موت کا درجہ ملے گا۔ اے علیؓ! قرآن سیکھ اور لوگوں کو سکھلا پس اگر (اس حالت میں) تجھ پر موت آگئی تو فرشتے تیری قبر کی زیارت کو اس طرح آئیں گے جس طرح لوگ بیت اللہ العتیق کی زیارت کو آتے ہیں۔

(فائدہ) اگرچہ بظاہر اس حدیث مبارک میں یہ فضیلت حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے بیان کی گئی ہے مگر یہ سب کے لئے عام معلوم ہوتی ہے اور اس کی دلیل اسی حدیث میں **فلک بکل حرف** عشر **حسنات**) کا جملہ ہے۔ کیونکہ اس عمل پر دوسری احادیث میں یہی ثواب امت کے تمام افراد کے لئے بھی وارد ہوا ہے پس جب اس ثواب میں ان کو کوئی فضیلت باقی امت پر نہیں بخشی گئی تو بعد از موت کی دونوں فضیلتوں میں بھی ان کیلئے کوئی تخصیص نہ ہوگی بلکہ سب افراد امت ان دونوں فضیلتوں میں شریک ہونگے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کرنا' یا تو توجہ دلانے کی غرض سے ہے یا فضیلت کی غرض سے ہے واللہ اعلم۔

---

(۱۰۱) رواہ أبو نعیم فی حلیة الأولیاء (کنزالعمال ج ۱ ص ۵۲۱).

طلب علم دین میں سفر

طلب علم کے لئے گھروں کو چھوڑ کر دور دراز علاقوں میں قرآن و حدیث کی تحصیل علم کے لئے نکلنا بہت بڑے اعزازات اور مراتب رکھتا ہے جن کا ذکر ہم ذیل میں کرتے ہیں۔

قرآن مجید سورۃ الکہف میں اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام کی طرف موسیٰ علیہ السلام کی رحلت سفر طلب علم کا ذکر فرمایا جس سے علماء کرام نے رحلت طلب علم کا مسئلہ نکالا ہے اور احادیث بھی اس بارے میں بہت آئی ہیں صرف چند احادیث یہاں بیان کی جاتی ہیں۔

فرشتے پر بچھاتے ہیں

(حدیث نمبر ۹۷) حضرت صفوان بن عسال سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَامِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِن بَيتِهِ فِي طَلَبِ العِلمِ إلاَّ وَضَعَت لَهُ المَلَائِكَةُ أجنِحَتَهَا رِضًى بِمَا يَصنَعُ حَتَّى يَرجِعَ (۱۰۲)

(ترجمہ) جو آدمی اپنے گھر سے طلب علم کے لئے نکلتا ہے فرشتے اس کے اس عمل کی وجہ سے خوشنودی کے طور پر اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں حتی کہ وہ (طالب علم گھر) لوٹ آئے۔

فائدہ) محدث ابو یعلی "کی روایت میں ان فضائل کا ذکر بھی ہے کہ اسکے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور آسمانوں کے فرشتے اور سمندروں کی مچھلیاں رحمت اور مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

---

(۱۰۲) رواه أحمد و ابن ماجة والحاكم وابن حبان (كنزالعمال ج . ١ ص ١٤٧)

جنت کے راستہ کی آسانی

(حدیث نمبر ۹۸) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

مَن سَلَكَ طَرِيقًا يَلتَمِسُ فِيهِ عِلمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الجَنَّةِ. (۱۰۳)

(ترجمہ) جو آدمی ایسا راستہ چلتا ہے جس میں علم تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں۔

رزق میں برکت

(حدیث نمبر ۹۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ؐ یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ

مَن غَدَا يَطلُبُ العِلمَ! صَلَّت عَلَيهِ المَــلَائِكَةُ، وبُورِكَ لَهُ فِي مَعِيشَتِهِ، ولَم يَنتَقِص مِن رِزقِهِ، وكَانَ مُبَارِكًا عَلَيهِ. (۱۰۴)

(ترجمہ) جو کوئی طلب علم میں نکلتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اس کی معیشت میں برکت ہوتی ہے اس کا رزق گھٹتا نہیں مبارک ثابت ہوتا ہے۔

(فائدہ) اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ طلب علم میں نکلنے والا واپسی تک جہاد فی سبیل اللہ میں ہے اور ایک حدیث میں ہے اللہ تعالی اس کے رزق کے کفیل بن جاتے ہیں۔

حضرت جابرؓ کا عجیب واقعہ

---

(۱۰۳) أخرجه الترمذى كتاب العلم باب فى فضل العلم رقم الحديث: ٢٦٤٦ وقال حسن.

(۱۰۴) أخرجه العقيلى فى الضعفاء (كنزالعمال ج . ١ ص ١٦٢) جامع بيان العلم وفضله لابن عبدالبر المالكى ص ٧٨.

علامہ ابن عبدالبر تحریر کرتے ہیں کہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے ایک حدیث کے بارے میں پتہ چلا کہ فلاں صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اسی وقت میں نے اونٹ خریدا اس پر زین کسا اور صحابی کی تلاش میں چل پڑا' ایک ماہ کی دوڑ و دھوپ کے بعد معلوم ہوا کہ وہ صحابی ملک شام میں موجود ہے میں شام پہنچا اور اس کے دروازہ پر اونٹ بٹھا دیا گھر میں خبر بھیجی کہ جابر آپ کی چوکھٹ پر کھڑا ہے خادم نے لوٹ کر کہا میرے آقا پوچھتے ہیں کیا آپ جابر بن عبداللہ ہیں میں نے کہا ہاں مجھی کو جابر بن عبداللہ کہتے ہیں یہ سنتے ہی عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکل آئے اور مجھ سے معانقہ کیا میں نے کہا سنا ہے کہ آپ کے پاس مظالم کے بارے میں ایک ایسی حدیث موجود ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی—— انہوں نے جواب دیا بے شک پھر پوری حدیث سنائی۔ (جامع بیان العلم و فضلہ)

ان مذکورہ آیات و احادیث میں طلب علم کے لئے سفر کرنا گھر چھوڑنا اور اس کی فضیلت کا ذکر ہے اور یہ گھر میں رہ کر پڑھنے سے افضل ہے کہ آدمی سفر کی مشقتوں کے بعد اطمینان سے دینی تعلیم حاصل کرنے کی سعی کرتا ہے اور عزیز واقرباء اور آسائش و آرام کو اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑنا پڑتا ہے جبکہ گھر میں رہ کر اچھی طرح سے تعلیم بھی نہیں ہوتی اور نہ وہ فضائل حاصل ہوتے ہیں جو گھر سے باہر جا کر (اور وطن چھوڑ کر) ملتے ہیں۔ اس لئے اگر حفظ کے لئے گھر سے باہر کسی اچھے مدرسہ میں مستقل طور پر داخلہ لے کر حفظ قرآن کیا جائے تو ثواب بھی بہت ملے گا اور جلدی حافظ بھی ہو گا۔

ایک آیت کا سیکھنا سو نفل رکعت سے افضل ہے۔

(حدیث نمبر ۱۰۰) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

يَا أَبَاذَرّ لَأَنْ تَغْدُوَ فَتَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ

تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكعَة. وَلأن تَغدُوَ فَتَعَلَّمَ بَاباً مِنَ العِلم عَمِلَ بِهِ أولم يَعمَل بِهِ خَير لكَ مِن أن تُصَلِّيَ ألفَ رَكعَةٍ (۱۰۵).

(ترجمہ) اے ابوذر! تیرے لئے بہتر ہے کہ تو صبح کرے پس کتاب اللہ سے کوئی آیت سیکھے اس سے کہ تو سو رکعات (نفل) پڑھے۔ اور تیرے لئے بہتر ہے کہ تو صبح کرے پس علم (دین و شریعت) کا کوئی باب سیکھے چاہے اس پر عمل کیا یا نہ کیا اس سے کہ تو ہزار رکعات (نفل) ادا کرے۔

(فائدہ) اس حدیث میں متعلم قرآن اور متعلم علم دین کی فضیلت کا بیان ہے۔ قرآن پاک کی کسی آیت کا سیکھنا عام ہے کہ ناظرہ ہو یا حفظ معنی سمجھ کر یا بے سمجھے سو نفل رکعات پڑھنے سے افضل ہے اور ناظرہ سے حفظ کرنا افضل ہے کیونکہ اس کے ساتھ حفظ کے دوسرے فضائل بھی حاصل ہوں گے۔ اسی طرح دین کا کوئی مسئلہ سیکھنا بھی ہزار رکعات نفل سے بہتر ہے۔

کم عمری میں حفظ القرآن

حافظ ابن عبدالبر جامع بیان العلم میں لکھتے ہیں۔

حضرت ابو امامہ باہلی سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو لڑکا طلب علم اور عبادت میں نشوونما پاتا ہے یہاں تک کہ بڑا ہو جاتا ہے اور اپنی اسی حالت پر استوار رہتا ہے تو اسے ستر صدیقوں کا ثواب ملتا ہے"

حضرت حسن بصریؒ کا مقولہ ہے "بچپن میں تحصیل علم پتھر میں لکیر کی طرح ہے ملقمہؒ کہتے "میں نے کم عمری میں جو کچھ یاد کر لیا تھا اس طرح محفوظ ہے گویا کتاب میں دیکھ رہا ہوں۔"

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکوں اور بھتیجوں کو

---

(۱۰۵) المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح للدمياطی ص ٣٨٦. ابن ماجه ج ١ ص ٧٩. الإتقان ج ٢ ص ١٩٤. الترغيب والترهيب للمنذری ج ٢ ص ٣٥٥. كنز العمال ج ۱ ص ۱۳۹ - ۲۵۸ بروایۃ الحاکم فی تاریخہ۔

نصیحت کی "علم حاصل کرو کیونکہ آج تم قوم کے چھوٹے ہو مگر کل تم ہی قوم کے بڑے بننے والے ہو۔ جس نے یاد نہ کیا ہو لکھ کر یاد کرلے"

عروہ بن الزبیر اپنے لڑکوں سے کہا کرتے تھے آو مجھ سے علم حاصل کرو کیونکہ عنقریب تم قوم میں بڑے آدمی ہو گے میں بھی پہلے چھوٹا تھا اور کوئی میری پرواہ نہ کرتا تھا لیکن جب جوان ہوا تو لوگ دوڑ دوڑ کر آنے اور مجھ سے فتوے لینے لگے۔ اس سے بڑھ کر عیب اور کیا ہو سکتا ہے کہ آدمی سے اس کے دین کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ جاہل نکلے۔

یوسف بن یعقوب بن الماجشون کا بیان ہے کہ ہم ابن شہاب زہریؒ سے مسئلے پوچھا کرتے تھے ایک دن انہوں نے ہم فرمایا

"کم عمری کی وجہ سے اپنے آپ کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ حضرت عمر فاروق کا دستور تھا کہ جب کوئی مشکل معاملہ پڑتا تو نو عمروں کو بلا کر مشورہ کرتے اور ان کی تیز عقلوں سے فائدہ اٹھاتے"

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت میں کم سن تھا آپ:

ایک ہم عمر انصاری لڑکے سے میں نے کہا' چلو اصحاب رسول اللہ سے علم حاصل کرلیں کیونکہ ابھی وہ بہت ہیں انصاری نے جواب دیا ابن عباس تم بھی عجیب آدمی ہو اتنے صحابیوں کی موجودگی میں لوگوں کو بھلا تمہاری کیا ضرورت پڑے گی۔ اس پر میں نے انصاری لڑکے کو چھوڑ دیا اور خود علم حاصل کرنے میں لگ گیا بارہا ایسا معلوم ہوتا فلاں صحابی کے پاس فلاں حدیث ہے میں اس کے گھر دوڑ جاتا اگر وہ قیلولے میں ہوتا تو میں اپنی چادر کا تکیہ بنا کر اس کے دروازے ہی پر پڑا رہتا اور گرم ہوا میرے چہرے کو جھلساتی رہتی جب وہ صحابی باہر آتا اور مجھے اس حال میں پاتا تو متاثر ہو کر کہتا رسول اللہ کے ابن عم (چچا کے بیٹے) آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں کہتا سنا ہے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں حدیث روایت کرتے ہیں اسی کی طلب میں حاضر ہوا ہوں وہ کہتا آپ نے کسی کو بھیج دیا ہوتا اور میں خود چلا آتا۔ میں جواب دیتا۔۔ نہیں اس کام کے لئے خود مجھی کو آنا چاہئے تھا۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ جب اصحاب رسول اللہ گزر گئے

تو وہی انصاری دیکھتا کہ لوگوں کو میری کیسی ضرورت ہے اور حسرت سے کہتا ابن عباس، تم مجھ سے زیادہ عقل مند تھے۔

ان مذکورہ روایات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ علم دین قرآن (حفظ وناظرہ) اور حدیث و فقہ وغیرہ بچوں کو جب پہچان آجائے پڑھانا چاہئے تاکہ جوانی اور بوڑھاپے میں کام آئے اور صحیح طور سے محفوظ رہے بچپن ہی سے ان کی ذہن سازی ہو جب جوان ہوں تو علم و عمل سے معمور ہوں اور جوانی وطاقت کے زمانہ میں خوب محنت وطاقت سے دین کی تعلیم و ترویج کریں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا میں اس وقت دس سال کا تھا اور میں نے محکم کو یاد کر لیا تھا اور ایک روایت میں ہے میں نے محکم کو حضور کے زمانہ میں جمع کر لیا تھا راوی، فرماتے ہیں میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا محکم کیا ہے؟ تو فرمایا مفصل (۱۰۷)

(فائدہ) مفصل سورۃ ق یا سورۃ محمد یا اس کے قریب قریب بعض سورتوں سے علیٰ اختلاف الاقوال شروع ہو کر آخر قرآن تک کو کہتے ہیں اور اس حصہ مفصل کو محکم اس لئے کہا کہ اس میں کوئی سورۃ منسوخ نہیں ۔ اکثر علماء کے نزدیک سورۃ الکافرون آیت سیف سے منسوخ ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ ابن عباسؓ کے نزدیک یہ سورۃ کسی دوسرے حکم کے لحاظ سے منسوخ نہ ہوگی یا اس کو اس کے اکثر حصہ کے منسوخ نہ ہونے کی وجہ سے للاکثر حکم الکل کے تحت اس کو محکم کہا گیا یہاں محکم متشابہ کے مقابلہ میں نہیں بلکہ منسوخ کے مقابلہ میں ہے۔ تفصیل کے لئے بخاری شریف کا عربی کا حاشیہ ملاحظہ ہو۔

علامہ ابن کثیرؒ اپنی کتاب فضائل القرآن میں فرماتے ہیں اس (حدیث) سے بچپن میں تعلیم قرآن کا جواز ثابت ہوتا ہے کبھی یہ واجب ہوتا ہے اور کبھی مستحب ہوتا ہے کیونکہ جب بچہ قرآن کی تعلیم حاصل کر لیتا ہے اور بالغ ہو جاتا ہے تو وہ اس بات کا علم رکھتا ہے کہ وہ نماز میں کیا پڑھ رہا ہے۔ اور بچپن میں حفظ کرنا بڑی عمر میں

---

(۱۰۷) صحیح البخاری ج ۲ ص ۷۵۳. فضائل القرآن لابن کثیر المطبوع فی آخر تفسیرہ ج ۷ ص ٤٩٥.

حفظ کرنے سے اولیٰ' مضبوط اور زیادہ محفوظ ہوتا ہے جیسا کہ زمانہ حال میں لوگوں میں رائج ہے۔ اور بعض سلف کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ بچہ کو ابتداء عمر میں کھیل کود کے لئے چھوڑ دیا جائے (پھر اس کو جب کچھ سمجھ ہو جائے تو تعلیم قرآن پر لگا دیا جائے۔).

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ بچہ کو پانچ پانچ آیات تلقین کی (سکھلائی) جائیں (تاکہ آسانی سے اور چھوٹی عمر میں حافظ قاری بن جائے)

بچپن میں حفظ پتھر پر نقش کی مانند ہے

(حدیث نمبر ۱۰۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

حِفظُ الغُلَامِ الصَغِيرِ كَالنَقشِ فِى الحَجَرِ. وَحِفظُ الرَّجُلِ بَعدَ مَا يَكبُرُ كَالكِتَابِ عَلَى المَاءِ (۱۰۸)

(ترجمہ) بچے کا چھوٹی عمر میں حفظ کرنا پتھر پر کندہ کرنے کی طرح ہے اور آدمی کا بڑی عمر میں حفظ کرنا پانی پر **لکھنا** کی مانند ہے

(فائدہ) اس لئے مناسب ہے کہ بچپن ہی میں قرآن کریم حفظ کیا' کرایا جائے تاکہ آخر عمر تک محفوظ رہے اور اگر کسی نے بچپن میں حفظ نہ کیا ہو یا نہ کر سکا ہو تو وہ جوانی میں حفظ کرلے اور اگر کوئی جوانی میں بھی حفظ نہ کر سکا ہو تو وہ بوڑھاپے میں حفظ شروع کردے۔

حافظ قرآن بچے کا منصب

(حدیث نمبر ۱۰۲) : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے کہ.

مَن قَرَأَ القُرآنَ قَبلَ اَن يَحتَلِمَ فَقَد أُوتِىَ الحُكمُ صَبِيًا (۱۰۹)

---

(۱۰۸) روا الخطيب البغدادى فى الجامع (كنز العمال ج ۱ ص ٤.٦).

(۱۰۹) تفسير ابن مردويه، و شعب الايمان للبيهقى ج ۲ ص ۳۳. (كنزالعمال ج ۱ ص ٥٤٧).

(ترجمہ) : جس نے بلوغ سے پہلے قرآن مجید حفظ کر لیا پس بے شک اس کو حکم (علم و فہم) بچپن ہی میں دے دیا گیا۔

(فائدہ) اگر حفظ قرآن بچپن میں کیا جائے تو وہ پتھر پر کندہ نقش کی طرح محفوظ ہوتا ہے اور اگر بڑی عمر میں حفظ کیا جائے تو وہ پانی پر نقش کرنے کے برابر ہے۔ یعنی صحیح طور پر محفوظ نہیں رہتا اس لئے بچپن میں حفظ کرنا سب سے بہتر ہے۔ اور "حکم" ایک بہت بڑا منصب ہے اس منصب کا ذکر حضرت یحییٰ علیہ السلام کی فضیلت میں قرآن مجید میں آیا ہے۔

يَا يَحيى خُذِ الكِتبَ بِقُوَّةٍ وَ آتَيناهُ الحُكمَ صَبِيًا (۱۱۰)

اس سے معلوم ہوا کہ حکم وہ منصب ہے جو حضرت یحییٰ علیہ السلام نبی کو عطاء ہوا اور تقریبا ایسا ہی حافظ قرآن بچے کو عطاء ہوتا ہے مگر یہ اور بات ہے کہ وہ نبی نہیں ہوتا۔

جوانی و بڑھاپے میں حفظ قرآن

(حدیث نمبر ۱۰۳) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَن تَعَلَّمَ القُرآنَ فِي شَبِيبَتِه إختَلَطَ بلحمه وَدَمِه، وَمَن تَعَلَّمَهُ فِي كِبَرِهِ فَهُوَ يَنفَلِتُ مِنهُ وَهُوَ يَعُودُ فِيه فَلَهُ أجرُهُ مَرَّتَين (۱۱۱)

(ترجمہ) جس نے قرآن کی تعلیم جوانی میں حاصل کی تو قرآن اس کے گوشت اور خون میں رچ بس جاتا ہے (یعنی خوب حفظ ہو جاتا ہے) اور جس نے بوڑھاپے میں قرآن کی تعلیم حاصل کی اور وہ اس کو بھول جاتا ہو اور پھر سے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہو تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

---

(۱۱۰) سورة مريم، الأيه: ۱۲.

(۱۱۱) رواه الحاكم والبخاري في تاريخهما. والمرهبي في طلب العلم و أبونعيم في الحلية والبيهقي في شعب الإيمان وعبدالرزاق في مصنفه وابن النجار (كنز العمال ج ۱ ص ۵۳۲).

(فائدہ) شبیبہ بلوغ سے تیس برس تک کے جوانی کے زمانہ کو کہتے ہیں' اس عمر میں پڑھا ہوا خوب یاد رہتا ہے اور اصل میں یہی عمر ہے حفظ کرنے کی کیونکہ بچپن میں تو تعلیم قرآن فرض نہیں ہوتی۔ وہ زمانہ تکلیف کا نہیں ہے۔ اور یہاں تعلیم قرآن سے حفظ قرآن خاص طور سے مراد معلوم ہوتا ہے پس اس حدیث میں جوانی میں حفظ کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور بوڑھے آدمی کے لئے حفظ کرنے میں دوہرا اجر اس لئے ہے کہ بھول جانے کے بعد وہ قرآن کریم کو بار بار یاد کرتا رہتا ہے۔

طلباء قرآن کا مقام

(حدیث نمبر ۱۰۴) حضرت ابن عمرؓ حضورؐ سے روایت کرتے ہیں۔

اُوْصِیْکُمْ بِطَلَبَۃِ الْعِلْمِ اِحْفَظُوْ ھُمْ وَ ارْفَعُوْ ھُمْ فَاِنَّھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُحْشَرُوْنَ مَعَ الْاَخْیَارِ وَ یُثَابُوْنَ ثَوَابَ الْاَخْیَارِ . (مسند فردوس حدیث ۱۷۴۱)

(ترجمہ) میں تمہیں طلباء علم کے لئے وصیت کرتا ہوں ان کی حفاظت کرو اور ان کا احترام کرو اس لئے کہ وہ روز قیامت اخیار کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ اور انہیں اخیار کا ثواب دیا جائے گا۔

(فائدہ) اس حدیث میں طلبائے علم دین مراد ہیں اور قرآن دین کی اساس ہے۔ اس لئے طلباء حفظ القرآن اس حدیث کے اصل مصداق ہیں ان کی حفاظت سے قرآن اور علم دین کی حفاظت ہوگی چونکہ قیامت میں یہ امت کے بہترین لوگوں کے زمرہ میں قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور بہترین افراد امت کے ثواب کے برابر ان کو نیک اعمال کا ثواب ملے گا جو طلبہ قرآن کے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔ نیز ان کے اعزاز کرنے والوں کو بھی بڑا ثواب ملے گا۔

بچے کی بسم اللہ کا ثواب

(حدیث نمبر ۱۰۵) حضرت ابن عباسؓ حضورؐ سے روایت کرتے ہیں۔

فَاِنَّ الْمُعَلِّمَ اِذَا قَالَ لِلصَّبِیِّ قُلْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَقَالَ۔ کَتَبَ اللّٰہُ بَرَاءَۃً لِلصَّبِیِّ وَ بَرَاءَۃً لِلْمُعَلِّمِ وَ بَرَاءَۃً لِاَبَوَیْہِ مِنَ النَّارِ

(زہر الفردوس ۴ ر ۹۴۔ مسند الفردوس حدیث ۶۵۹۷)

(ترجمہ) جس وقت استاد بچے کو کہتا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ۔ جب بچہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بچے اور معلم اور اس کے والدین کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دیتے ہیں۔

(فائدہ) بہت مبارک حدیث ہے تعلیم قرآن پر اتنا عظیم اجر ہے کہ تینوں کی مغفرت اور جہنم سے آزادی عطاء کر دی جاتی ہے۔

بچپن اور بڑھاپے میں قرآن سیکھنے کے فضائل

(حدیث نمبر ۱۰۶) ما تعلم رجل مسن للقرآن فاکرہ نفسہ علیہ و ثقل علیہ الا کتب اللہ لہ بہ اجرین و لا تعلم احدث حدیث السن الا خلطہ اللہ بلحمہ و دمہ حتی کتبہ اللہ رفیق السفرۃ (کتاب الکامل فی القراءات امام ہذلی مخطوط صفحہ ۱۲)

(ترجمہ) جو عمر رسیدہ آدمی قرآن کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور اپنے نفس کو اس پر مجبور کرتا ہے جبکہ قرآن یاد کرنا اس پر بھاری بھی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں دوہرا اجر دیتے ہیں۔ اور جو بچہ قرآن سیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گوشت اور خون میں قرآن کو ملا دیتے ہیں حتی کہ اسے (انبیاء کے پاس وحی لانے والے) فرشتوں کا بھی ساتھی بنا دیتے ہیں۔

معلمین کے لئے فرشتوں کا استغفار

(حدیث نمبر ۱۰۷) ابو سعید خدریؓ حضورؐ سے بیان کرتے ہیں۔

ما من قوم صلوا صلاۃ الغداۃ ثم قعدوا فی مصلاھم یتلون کتاب اللہ عزوجل و یتدارسونہ الا وکل اللہ عزوجل ملائکۃ تستغفر لھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ (مسند فردوس حدیث نمبر ۶۱۱۷)

(ترجمہ) جو لوگ صبح کی نماز پڑھ کر اپنی جائے نماز پر بیٹھ جاتے ہیں، کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہے اور اس کی تعلیم میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں کو مقرر کر دیتے ہیں جو ان کے لئے استغفار کرتے ہیں حتی کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں۔

پانچواں باب

حفاظ کے والدین کے انعامات

اس سے قبل ہم نے فضائل حفظ و حافظ قرآن اور فضائل تلاوت کے متعلق احادیث نبویہ کو بیان کیا ہے اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان والدین اور ان سرپرستوں کے فضائل و مناقب جو اپنی اولاد وغیرہ کو حفظ قرآن کراتے ہیں ان کے فضائل جو احادیث میں وارد ہوئے کچھ ان کا بھی ذکر کر دیا جائے۔ اس سے قبل بھی فضائل کی بعض احادیث میں ضمناً" والدین کے چند فضائل کا ذکر آ چکا ہے۔

تین انعام۔

(۱) سب گناہ معاف، (۲) چودھویں کے چاند جیسی صورت، (۳) ہر آیت کے بدلہ درجہ بلند

(**حدیث نمبر ۱۰۸**) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَن عَلَّمَ ابنَهُ القُرآنَ نَظراً غُفِر لهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِه وَمَاتَأخَّرَ وَمَن عَلَّمَ إيَاهُ ظَاهِراً بَعَثَهُ اللهُ يَومَ القِيَامَةِ عَلَى صُورَةِ القَمَرِلَيلَةَ البَدرِوَيُقالُ لابنِه إقرَأْ فَكُلَّمَا قَرَأَ آيَةً رَفَعَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ الأَبَ بِهَادَرَجَةً حَتَّى يَنتَهِيَ إِلَى آخِرِ مَا مَعَهُ مِنَ القُرآنِ (۱۱۲).

(ترجمہ) جس نے اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن کریم پڑھایا اس کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہو گئے۔ اور جس نے اپنے بچے کو قرآن کریم کا حافظ بنایا قیامت کے روز اس کو اللہ تعالیٰ چاند کی سی صورت پر محشور

---

(۱۱۲) رواه الطبرانی فی الأوسط كذافی مجمع الزوائد للهیثمی ج ۷ ص ۱٦٦.

فرماویں گے جس کی چمک چودھویں کے چاند جیسی ہوگی۔ اور اس کے بیٹے کو کہا جائے گا' پڑھ۔ پس جب بھی وہ کوئی آیت پڑھے گا اللہ عزوجل اس کے بدلہ میں اس کے باپ کا درجہ بلند فرماتے رہیں گے حتی کہ حافظ اس کے آخر تک پہنچ جائے گا جتنا قرآن کا حصہ اس کو یاد ہوگا۔

والد کے لئے جنت کا تاج

(حدیث نمبر ۱۰۹) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو حضور کی طرف منسوب کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَا مِن رَجُلٍ يُعَلِّمُ وَلَدَهُ القُرآنَ فِي الدُنيَا إِلاَّ تُوِّجَ أَبُوهُ يَومَ القِيَامَةِ بِتَاجٍ فِي الجَنَّةِ يَعرِفُه بِهِ أَهلُ الجَنَّةِ بِتَعلِيمِ وَلَدِهِ القُرآنَ فِي الدُنيَا (۱۱۳)

(ترجمہ) جس آدمی نے اپنے بچے کو دنیا میں قرآن کی تعلیم دی اس کو قیامت کے دن جنت کا تاج پہنایا جائے گا اس تاج سے اہل جنت اس آدمی کو اپنے بچے کے دنیا میں قرآن کی تعلیم دینے کو پہچانیں گے۔

سورج سے زیادہ حسین اور روشن تاج والدین کا انعام

(حدیث نمبر ۱۱۰) حضرت معاذ مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ

مَن قَرَأَ القُرآنَ وَعَمِلَ بِهِ أُلبِسَ وَالِدَاهُ تَاجاً يَومَ القِيَامَةِ ضَوءُهُ أَحسَنُ مِن ضَوءِ الشَمسِ فِي بُيُوتِ الدُنيَا لَوكَانَت فِيكُم فَمَاظَنُّكُم بِالَّذِي عَمِلَ بِهذَا (۱۱۴)

(ترجمہ) جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت میں ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی نورانیت اس سورج سے

---

(۱۱۳) رواه الطبراني في الأوسط كذافي مجمع الزوائد للهيثمي ج ٧ ص ١٦٦ والإ تقان في علوم القرآن للسيوطي ج ٢ ص ١٩٤.

(۱۱۴) مسند أحمد، سنن أبي داود ج ١ ص ٢٠٥، مستدرك الحاكم (كنزالعمال ج ١ ص ٥٢١. المشكوة ص ١٨٦. مجمع الزوائد ج ٧ ص ١٦٢).

زیادہ خوبصورت ہے جو دنیا کے گھروں میں ہے اگر وہ سورج تم میں ہوتا۔
پس تمہارا اس کے متعلق کیا خیال ہے جس نے خود اس پر عمل کیا۔

اولاد کو تعلیم قرآن دینے والے کا انعام جنت کا ہار

(حدیث نمبر ۱۱۱) : حضرت ابو هریره رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ

مَن عَلَّمَ وَلَداً لَهُ القُرآنَ قَلَّدَهُ اللهُ قِلادَةً يَعجَبُ مِنهَا الأوَّلُونَ وَالآخِرُونَ يَومَ القِيَامَةِ (۱۱۵)

(ترجمہ) جس نے اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دی اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت ایسا ہار پہنائیں گے جس پر اوّلون اور آخرون فریفتہ ہوں گے۔

حافظ کی شفاعت سے دس اہل خانہ جہنم سے آزاد

(حدیث نمبر ۱۱۲) : حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔

لِحَامِلِ القُرآنِ إذَا عَمِلَ فَأحَلَّ حَلالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ شَفَعَ فِي عَشَرَةٍ مِن أهلِ بَيتِهِ يَومَ القِيَامَةِ كُلُّهُم قَد وَجَبَت لَهُ النَّارُ (۱۱۶)

(ترجمہ) حافظ قرآن جب احکام قرآن پر عمل کرے اس کے حلال کردہ کو حلال اور حرام کردہ کو حرام گردانے (اعتقادا اور عملاً) اس کے لئے اس کے گھر کے دس افراد کے لئے قیامت کے دن شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔ جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

حافظ قرآن کے والدین کے لئے جنت کے دو انمول لباس اور نور کا تاج

---

(۱۱۵) حلية الأولياء لأبي نعيم الأصبهاني (كنزالعمال ج ۱ ص ۵۳۳).

(۱۱۶) المعجم الكبير للطبراني (كنزالعمال ج ۱ ص ۵۲۰) و أحمد والترمذي وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي: غريب. مشكوة المصابيح ص ۱۸۷.

(حدیث نمبر ۱۱۴) حضرت عبداللہ اپنے باپ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کائنات علیہ افضل الصلوات و التحیات کا ارشاد گرامی ہے۔

مَن قَرَأَ القُرآنَ وَتَعَلَّمَهُ وَعَمِلَ بِهِ أُلبِسَ يَومَ القِيَامَةِ تَاجًا مِن نُورِهِ ضَوءُهُ مِثلَ ضَوءِ القَمَرِ، وَيُكسى وَالِدَاهُ حُلَّتَانِ لَاتَقُومُ لَهُمَا الدُّنيَا. فَيَقُولَانِ: بِمَا كُسِينَا هٰذَا؟ فَيُقَالُ: بِأَخذِ وَلَدِكُمَا القُرآنَ (۱۱۷).

(ترجمہ) جس آدمی نے قرآن سیکھا اور سکھایا اور اس پر عمل کیا قیامت والے دن اس کو ایسے نور کا تاج پہنایا جائے گا کہ اس کی روشنی چاند کی روشنی کی مانند ہوگی۔ اور اس کے والدین کو ایسی دو پوشاکیں پہنائی جائیں گی جن کی پوری دنیا بھی قیمت نہیں لگا سکتی۔ پس اس کے والدین (ان کو پہننے کے بعد) کہیں گے ہمیں کس چیز کے بدلے میں یہ (انمول لباس) پہنائے گئے ہیں؟
(تو جواب میں) کہا جائے گا تمہاری اولاد کے قرآن پڑھنے کے عوض میں پہنائے گئے ہیں۔

ان مذکورہ احادیث میں اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم اور حفظ کرانے کی تعلیم دلانے پر والدین کے لئے عظیم الشان انعامات اور بشارات بیان کی گئی ہیں ہم نے ان احادیث شریفہ کو اس لئے ذکر کیا ہے کہ والدین جب اس کتاب کا مطالعہ کریں تو جہاں ان کو اپنی حفاظ اولاد کے لئے بیش بہا انعام و اکرام کا علم ہو وہاں ان کو یہ بھی علم ہو جائے کہ ان کا اپنا کتنا عظیم مرتبہ ہے اور کتنے بڑے اکرام و انعام کے مستحق ہیں جو اپنی اولاد کو اس بیش قدر سرمایہ (حفظ قرآن) کی تعلیم دلاتے ہیں۔ اسی طرح ان احادیث کے عموم میں وہ افراد بھی شامل ہیں جو حفظ تعلیم قرآن کے لئے کسی کی سرپرستی کرتے ہیں۔کسی طالب دین یا مدرسہ کی سرپرستی کرتے ہیں۔ نیز جو فضائل حفاظ کو حاصل ہیں یہ ایک وجہ سے حفاظ کے والدین کے فضائل بھی ہیں۔

---

(۱۱۷) مستدرك الحاكم (كنزالعمال ج ۱ ص ۵۳۳. ومرجع ضمير نوره: القرآن ومعناه: البس تاجا من نورالقرآن لامن نورالله الذاتي.

چھٹا باب

آداب القرآن

تلاوت کے لئے طہارت اور وضو

علامہ سیوطی اتقان میں نقل کرتے ہیں قراءت قرآن کے لئے وضو مستحب ہے کیونکہ یہ افضل الاذکار ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بغیر طہارت اللہ تعالیٰ کے ذکر کو ناپسند فرماتے تھے جیسا کہ حدیث میں ثابت ہے۔ امام الحرمین (مشہور شافعی مسلک کے عالم اور علامہ ابن الجوینی کے والد محترم) کہتے ہیں! بے وضو تلاوت مکروہ نہیں ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور سے ثابت ہے کہ آپ بے وضو والی حالت میں بھی پڑھ لیتے تھے۔ شرح المہذب میں لکھا ہے: جب کوئی تلاوت کرے اور اس کو ہوا خارج کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو تلاوت بند کر دے جب فارغ ہو تب شروع کرے۔ لیکن حالت جنابت میں اور حالت حیض و نفاس میں تلاوت کرنا حرام ہے۔ اگر منہ پلید ہو تو تلاوت مکروہ ہے (بلکہ حرام ہے کیونکہ اس میں کلام اللہ کی توہین ہے۔)اھ

(تنبیہ) بہتوں کی عادت ہے کہ وہ تلاوت اور سبق یاد کرتے وقت وضو رکھنے کی احتیاط نہیں کرتے حتی الامکان وضو سے تلاوت ہونی چاہئے تاکہ اس ثواب سے محرومی نہ ہو ہاں اگر التزام نہ ہو سکے کہ بار بار یہ عارضہ پیش آئے تو بلاوضو بھی درست ہے مگر ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ کیونکہ قرآن شریف کو بے وضو اور بلاطہارت چھونے کی ممانعت وارد ہے۔

دوران تلاوت بلا ضرورت گفتگو نہ کرے

علامہ سیوطی لکھتے ہیں کسی کے مکالمہ کی وجہ سے تلاوۃ قرآن کو منقطع کرنا مکروہ ہے۔ حلیمی کہتے ہیں اس لئے کہ مناسب نہیں کہ کلام اللہ پر

دوسرے کے کلام کو ترجیح دیکر اسے چھوڑ دیا جائے (بلکہ قرآن کا جو حصہ تلاوت کرنا ہے اس کو پورا کر کے پھر دوسرے کی طرف متوجہ ہو ہاں اگر ضرورت شدید ہو تو حرج نہیں۔) اور اس کی تائید امام بیہقیؒ نے اس صحیح روایت سے کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تلاوت قرآن کرتے تھے تو کسی سے گفتگو نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جاتے اور اسی طرح دوران تلاوت ہنسنا، فضول کام کرنا، لہو و لعب کی طرف نظر اور توجہ کرنا بھی مکروہ ہے۔ (۱۱۸)

سب سے زیادہ خوبصورت تلاوت کرنے والا کون ہے

(**حدیث** ۱۱۴) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ

مَن أحسَنُ النَاسِ صَوتاً بِالقُرآن؟ قَالَ: مَن إذاسَمِعتَ قِرَاءَتَهُ رَأيتَ أنَهُ يَخشَى اللهَ عَزَوَجَلَ (۱۱۹).

(ترجمہ) قرآن کریم کو زیادہ حسین آواز میں پڑھنے والا کون ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ وہ شخص ہے کہ جب تو اس کی تلاوت کو سنے تو تو محسوس کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے۔

خوبصورت آواز میں تلاوت کی فضیلت

(**حدیث** ۱۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

زَيِّنُوا أصوَاتَكُم بِالقُرآنِ (وفى رواية) أحسِنُوا أصوَاتَكُم

---

(۱۱۸) الإتقان فى علوم القرآن ج ۱ ص

(۱۱۹) رواه الطبرانى فى الأوسط (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۷۰). والدارمى ۲: ۸۳۸. والمشكوة ۱۹۱ وأخلاق حملة القرآن للآجرى: محمد بن الحسين ص ۷۷ بلفظه. وفى حاشيته: (أخرجه) ابن ماجة (۱:۴۲۵). حلية الأولياء (۳: ۳۱۷). إبن أبى شيبة (۱۰:۴۶۴) اهـ.

بِالقُرآنِ (۱۲۰).

(ترجمہ) (تلاوت) قرآن کے لئے اپنی آوازوں کو حسین مزین بناؤ۔

(حدیث ۱۱۶) حضرت ابن عباسؓ ہی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ حُسْنُ الصَّوْتِ (کنز العمال)

(ترجمہ) ہر شئے کے لئے کچھ زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور خوبصورت آواز (سے پڑھنا) ہے۔

(حدیث) حضرت رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

لَيسَ مِنَّا مَن لم يَتَغَنَّ بِالقُرآنِ (۱۲۱).

(ترجمہ) جو قرآن کریم کو حسین آواز سے تلاوت نہیں کرتا وہ ہم (ہمارے خواص)میں سے نہیں ہے۔

(فائدہ) ان احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی تلاوت خوبصورت آواز سے کرنی ضروری ہے کیونکہ یہ قرآن کریم کا اکرام اور احترام بھی ہے اور حق بھی اس لئے اچھا پڑھنے کے لئے جید قراء سے مشق کرنی چاہئے اور تلاوت میں جلدی نہیں مچانی چاہئے چاہے تھوڑا حصہ تلاوت ہو مگر آداب تلاوت کے ساتھ ہو وہ قدر و منزلت کے اعتبار سے بہتر ہے۔ اس لئے حفاظ کو اس جانب بھی توجہ کرنی ضروری ہے جہاں حفظ قرآن اور تجوید و قراءات وغیرہ پر محنت کریں وہاں اس کے ساتھ تحسین صوت کا بھی ضرور اہتمام کریں۔

تلاوت میں تدبر اور اس کا طریقہ

قرآن کی تلاوت فکر اور تدبر کے ساتھ مسنون بھی ہے اور تلاوت کا مقصود بھی

(۱۲۰) رواه الطبرانی باسنادین (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۷۰).

(۱۲۱) رواه الطبرانی ورجاله ثقات (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۷۱).

ہے اسی سے انشراح صدر اور دل منور ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ (سورة ص:۲۹)

وقال: (أَفَلاَ يَتَدَبَّرُونَ الْقُرآنَ (سورة النساء :۸۲- سورة محمد :۲٤).

(ترجمہ) یہ ایک بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر اس واسطے نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں ----- اور فرمایا---- تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟

(فائدہ) پس ضروری ہے کہ آدمی جن آیات کی تلاوت کرے ان میں فکر و تدبر بھی کرے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب اس کی تلاوت میں جنت کے ذکر کو پڑھے اس کی امید کرے۔ اور جنت میں خدا تعالیٰ سے ملاقات کے لئے اس پر عمل پیرا رہے۔ اور جب جہنم کے ذکر پر پہنچے تو اس کے سینہ میں گھٹن پیدا ہو اور پناہ کا طالب ہو۔ اور جب دشمنانِ خدا کے ذکر پر پہنچے تو خدا کی طرف سے اس کے اولیاء کے لئے نصرت اور مدد اور دشمنان خدا سے انتقام کا خیال لائے' اور نصرت اولیاء سے خوش ہو اور انتقام اعداء اللہ سے متفکر ہو۔ جب امثال القرآن سے گذرے تو اس کا قلب آئینہ بن جائے۔ اور جو کچھ بیان ہو رہا ہو اس کا معائنہ کرے پس گویا کہ وہ اپنے قلب سے مشاہدہ کر رہا ہے اور اس کا یقین مزید پختہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور جب خدائی دلائل اور حجتوں سے گذر ہو ان سے ایمان کو قوت ملے' اور اس کی بصیرت بڑھ جائے' اور جب لطائف اور رحمتوں کا ذکر ہو تو اس کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور منازل عباد اللہ کے ساتھ بڑھتا چلا جائے۔ جب توحید باری تعالیٰ سے گذرے تو اپنے کوماسوی اللہ سے منفرد کر لے اور خدا ہی سے تعلق جوڑ لے وغیرہ وغیرہ۔

قرآن مجید کی تلاوت غم سے چاہئے۔

(حدیث نمبر ۱۱۷) حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔

إِنَّ هَذَا الْقُرآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ فَإِذَا قَرَأْتُمُوهُ فَابْكُوا، فَإِن لَّم

تَبكُوا فَتَبَا كَوا، وَتَغَنَّوابِهِ فَمَن لم يَتَغَنَّ بِهِ فليس مِنَّا (۱۲۲).

(ترجمہ) بیشک یہ قرآن حزن (غم) کیساتھ نازل ہوا ہے جب تم اسکی قراءت کرو تو روؤ اگر تم نہ روسکو تو رونے کی صورت بناؤ اور اس کو خوبصورت آواز سے پڑھو۔ پس جس نے خوبصورت آواز سے نہ پڑھا وہ ہم سے (یعنی ہمارے خاص لوگوں میں سے) نہیں ہے۔

(حدیث نمبر ۱۱۸) حضرت عبداللہ بن بریدہ" اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

إقرأ وا القُرآنَ بِحُزنٍ فَإنَّهُ نَزَلَ بِحُزنٍ (۱۲۳).

(ترجمہ) قرآن کو حزن اور ملال سے تلاوت کرو کیونکہ یہ حزن و ملال کے لئے نازل ہوا ہے۔

(فائدہ) علامہ آجری ان دونوں حدیثوں کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں پس میرے نزدیک یہ پسندیدہ ہے کہ آدمی تلاوت کے وقت غمگین ہو اور روئے' اور اسکے دل میں خشوع پیدا ہو اور وعد وعید میں فکر کرے تاکہ اس کے ذریعہ ملال اور حزن پیدا ہو۔ کیا تم نے اس شخص کی اللہ تعالیٰ سے تعریف نہین سنی جو اس صفت سے موصوف ہے جس کی فضیلت کی خبر دی ہے اور فرمایا ہے۔

أللهُ نَزَّلَ أحسَنَ الحَدِيثِ كتابا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقشَعِرُّ مِنهُ جُلُودُ الّذِينَ يَخشَونَ رَبَّهُم ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُم وَقُلُوبُهُم إلى ذِكرِ اللهِ (۱۲۴).

---

(۱۲۲) أخلاق حملة القرآن للآجرى ص ۷۸. وقال محشيه رواه ابن ماجة (۱: ٤٢٤) وأبو يعلى فى مسنده (۲: ٤٩) والبيهقى فى سننه (۱۰: ۲۳۱) كلهم بهذا السياق ا هـ.

(۱۲۳) أخلاق حملة القرآن ص ۷۸. وقال محشيه: رواه الطبرانى فى الأوسط (مجمع الزوائد ۷: ۱٦۹) وأبو يعلى (ميزان الإعتدال للذهبى ۱: ۲۳۳) وأبو نعيم فى الحلية (٦: ۱۹٦) ا هـ.

(۱۲۴) سورة الزمر الآية ۲۳.

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے بڑا عمدہ کلام (قرآن) نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی جلتی ہے' بار بار دھرائی گئی ہے' جس سے ان لوگوں کے جو کہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں بدن کانپ اٹھتے ہیں' پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی مذمت فرمائی جنہوں نے قرآن کریم سنا پس ان کے دلوں میں اس کے لئے خشوع پیدا نہ ہوا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ. وَتَضْحَكُونَ وَلَاتَبْكُونَ. وَأَنتُمْ سٰمِدُونَ. (۱۲۵).

(ترجمہ) سو کیا تم لوگ اس کلام سے تعجب کرتے ہو' اور ہنستے ہو' اور روتے نہیں ہو' اور تم تکبر کرتے ہو۔

غم اور رونے کا طریقہ

امام غزالی فرماتے ہیں کہ رونے کا طریقہ یہ ہے کہ دل میں غم لائے جس سے رونا پیدا ہو جائے گا۔ اور غم لانے کی صورت یہ ہے کہ آدمی تہدید' وعید' مواثیق اور عہود کی فکر کرے پھر اوامر و نواہی میں قصور کی فکر کرے پس لامحالہ غمگین ہوگا اور رونا آ جائے گا پس اگر غم اور رونا پھر بھی نہ آئے تو اس غم کے نہ ہونے پر روئے کیونکہ یہ رونا نہ آنا بڑی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت ہے۔ (۱۲۶) اور علامہ سیوطی نے الاتقان میں بالکل وہی الفاظ جو احیاء العلوم میں ہیں جن کا ہم نے ترجمہ ذکر کیا ہے شرح المذہب کے حوالہ سے نقل کئے ہیں۔

قرآن کو گانے' نوحہ اور یہود و نصاریٰ کے انداز میں پڑھنے کی ممانعت

---

(۱۲۵) سورة النجم: الآية ٥٩ - ٦١.

(۱۲۶) إحياء العلوم مع الاتحاف ج ٤ ص ٤٧٦. هذا كله من شرح المهذب كما نقل السيوطى عبارته فى الاتقان ج ١ ص فى آداب التلاوة.

(حدیث نمبر ۱۱۹) حضرت حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

إقرَءُوا القُرآنَ بِلُحُونِ العَرَبِ وَأصواتِهَا، وَإيَّاكُم وَأهلَ الكِتَابَينِ وَأهلَ الفِسقِ، وَأنَّهُ سَيَجِيءُ بَعدِي قَومٌ يُرَجِّعُونَ بِالقُرآنِ تَرجِيعَ الغِنَاءِ، وَالرَّهبَانِيَّةِ وَالنَّوحِ، لاَيُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُم، مَفتُونَةٌ قُلُوبُهُم وَقُلُوبُ مَن يُعجِبُهُم شَأنُهُم (۱۲۷).

(ترجمہ) قرآن کریم کو عرب کے لہجوں اور ان کی آواز سے تلاوت کرو اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اور اہل فسق (نافرمانوں) کے لہجوں اور آوازوں میں پڑھنے سے پرہیز کرو۔ بے شک میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآن کو راگ ' نوحہ اور رہبانیت کے لہجوں میں پڑھے گی ان کا حال یہ ہوگا کہ قرآن ان کے حلقوں سے نہیں اترے گا۔ پڑھنے والوں کے دل ' اور ان لوگوں کے دل جن کو ان کا پڑھنے کا طریقہ اچھا لگے گا فتنے میں پڑے ہوئے ہوں گے

(فائدہ) اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کو موسیقی اور گانے کے طرز پر پڑھنا منع ہے۔ اسی طرح یہود و نصاریٰ اور رونے پیٹنے والوں اور گانے والوں کے انداز میں بھی پڑھنا منع ہے۔

حفظ و قراءت کے ساتھ دین کے علم و فہم کی ضرورت

(حدیث نمبر ۱۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

سَيَأتِي عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ يَكثُرُ فِيهِ القُرَّاءُ، وَيَقِلُّ الفُقَهَاءُ، وَيُقبَضُ العِلمُ، وَيَكثُرُ الهَرَجُ. ثُمَّ يَاتِي بَعدَ ذَلِكَ زَمَانٌ يَقرَأُ القُرآنَ

---

(۱۲۷) رواه الطبرانى فى الأوسط والبيهقى فى شعبه (جامع الشمل فى حديث خاتم الرسل للعلامة محمد بن يوسف بن عيسى أطفيش المغربى ج ۱ ص ۱۳۷). الإتقان . المشكوة ص ۱۹۱.

رِجَالٌ مِن أُمَّتِي لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِم، ثُمَّ يَاتِي بَعدَ ذٰلِكَ زَمَانٌ يُجَادِلُ المُشرِكُ بِاللّٰهِ المُومِنَ فِي مِثلِ مَا يَقُولُ (۱۲۸).

(ترجمہ) عنقریب میری امت پر ایک زمانہ آئے گا جس میں قاریوں کی کثرت ہوگی اور فقہاء[1] کی قلت ہوگی۔ اور علم اٹھا لیا جائیگا اور ہرج (فتنہ فساد) بڑھ جائے گا۔ پھر اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا جس میں میری امت کے لوگ قرآن پڑھیں گے ان کے حلقوں سے قرآن نہیں اترے گا[2] پھر اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا جس میں خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا مومن سے (عقائد و اعمال اور توحید کے باب میں) جھگڑا کرے گا۔

قرآن کریم کو حفظ کے بعد بھلانا کبیرہ گناہ ہے

(حدیث نمبر ۱۲۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں۔

عُرِضَت عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى القَذَاةُ يُخرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ المَسجِدِ. وَعُرِضَت عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَم أَرَ ذَنبًا أَعظَمَ مِن سُورَةٍ مِنَ القُرآنِ أَو آيَةٍ أُوتِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا (۱۲۹).

(ترجمہ) میرے سامنے میری امت کے اعمال پیش کئے گئے حتیٰ کہ جس کوڑے کرکٹ کو انسان مسجد سے نکالتا ہے' (وہ بھی پیش کیا گیا) اور

(۱۲۸) رواه الطبراني في الأوسط والحاكم في المستدرك (جامع الشمل ج ۱ ص ۱۵۲).

[1]- اور فقہاء سے مراد اخلاص اور فہم اور تفسیر کے ساتھ پڑھنے والے مراد ہوں گے۔

[2]- یہاں قراء سے مراد ایسے پڑھنے والے مراد ہوں گے جو ریاکار ہوں۔

(۱۲۹) الجامع الصغير للسيوطي مع المناوي ج ٤ ص ۳۱۳، كنز العمال ج ۱ ص ٦١٥ عن أبي داود و الترمذي ج ۲ ص ۱۱۹.

میرے سامنے میری امت کے گناہ بھی پیش کیے گئے' پس میں نے قرآن مجید کی کوئی سورۃ یا آیت جو کسی انسان نے یاد کرکے بھلا دی اس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا۔

(فائدہ) قرآن کا یا اس کے کسی حصہ کا بھلانا بڑا گناہ اس لئے ہے کہ یہ قرآن سے لاپرواہی یا سستی (یا بے قدری یا کثرت سے تلاوت نہ کرنے) سے ہوتا ہے پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کا یہ گناہ قرآن سے اعراض کے سبب سے ہے۔ علامہ قرطبی فرماتے ہیں' جس نے قرآن پاک کو یا اس کے کسی حصہ کو حفظ کیا تھا اس سے اس کا مرتبہ بلند ہوگیا تھا پس جب اس نے سستی یا کسی دوسری وجہ سے یاد نہ رکھا تو وہ بلند مرتبہ سے خالی ہوگیا (گر گیا) پس مناسب ہوا کہ اس پر خدا کا عتاب ہو اور اس لئے بھی کہ بھلانا جہل ہے اور علم کے بعد جہل کی طرف رجوع گناہ ہے۔ مناوی کہتے ہیں کہ اس حدیث سے پورے قرآن یا اس کے بعض کو بھلانا کبیرہ گناہ معلوم ہوتا ہے اور اس بات کے معارض و مخالف (**رفع عن امتی الخطاء و النسیان**) والی حدیث نہیں بن سکتی کیونکہ یہاں گناہ سے مراد وہ گناہ ہے جو جان کر قرآن کے حفظ رکھنے میں لاپرواہی برتی گئی ہو۔ (تو یہ نسیان نہ ہوا جس کے عفو کا وعدہ ہے ہاں اگر جان کر نہیں بلکہ کوشش کے باوجود یاد نہ رہا تو گناہ نہیں۔)

قرآن بھلانے والا مجذوم ہوگا

(حدیث نمبر ۱۲۲) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت علیہ الصلاۃ و السلام نے فرمایا

مَامِنْ أَحَدٍ تَعَلَّمَ القُرآنَ ثُمَّ نَسِيَ إِلاَّ لَقِيَ اللهَ يَومَ القِيَامَةِ أَجذَمَ (۱۳۰).

(ترجمہ) نہیں کوئی آدمی جو قرآن یاد کرتا ہے پھر بھلا دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کو اس حالت میں ملے گا کہ مقطوع الید ہوگا۔

(فائدہ) اجذم کا معنی مقطوع الید (ہاتھ کٹا) آتا ہے اور قاضی عیاض رحمہ

(۱۳۰) أخرجه مسلم والدارمي والطبراني في الكبير والبيهقي في شعب الإيمان كذا عزاه السيوطي إليهم (كنز العمال ج ۱ ص ۶۱۵) وابو داودج ۱ ص ۲۰۷ بلفظه

اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے معنی یہ بھی آتے ہیں کہ اس کے دونوں ہاتھ جھڑے ہوئے ہوں گے۔ اور بعض اس کا معنی "کوڑھی" کرتے ہیں اور جذام اسی سے ہے۔ چونکہ قرآن مجید کو حفظ کرنے کے بعد بھلا دینا بہت بڑا گناہ ہے اس لئے جب یہ قبر سے اٹھے گا تو حساب ہونے سے قبل ہی اس عذاب میں مبتلا ہوگا اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے آج کے وہ حفاظ جو اس مرض کا شکار ہیں ان وعیدوں کا خاص خیال رکھیں ورنہ جو اعزازات ان کے لئے احادیث میں وارد ہوئے ہیں وہ بھی چھین لئے جائیں گے اور الٹا عذاب میں بھی مبتلا ہونا پڑے گا۔

بد عمل حافظ کا انجام

(حدیث نمبر ۱۲۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں۔

مَن قَرَأَ القُرآنَ وَعَرَفَ تَأوِيلَه وَمَعَانِيهِ وَلَم يَعمَل بِه تَبَوَّأَ مَضجَعَهُ مِنَ النَّارِ (۱۳۱)

(ترجمہ): جس نے قرآن پڑھایا حفظ کیا اور اس کی تفسیر اور معانی کا عالم ہوگیا پھر اس پر عمل نہ کیا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

(فائدہ): قرآن کریم کی تفسیر اور معانی کا جتنا علم ہو خواہ کسی سے سن کر ہو یا پڑھ کر ہو یا خود عالم یا مفسر ہو اس کے لئے قرآن پر عمل کرنا فرض ہے۔ یہ عذر کہ ہم عالم نہ تھے۔ ترجمہ اور تفسیر نہیں جانتے تھے قیامت میں مقبول نہ ہوگا۔ اس لئے کہ بقدر ضرورت علم حاصل کرنا ہر شخص پر فرض ہے۔

قرآن کے سامنے عامل اور غیر عامل قرآن کی پیشی

(حدیث نمبر ۱۲۴) حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بیان کرتے ہیں۔

يُؤتىٰ بِرَجُلٍ يَومَ القِيَامَةِ وَ يُمثَلُ لَهُ القُرآنُ قَد كَانَ يَضيعُ

---

(۱۳۱) رواه أبو نعيم في الحلية (كنزالعمال ج ١ ص ٥٤٥).

فَرائضَهُ وَيَتَعَدّى حُدُودَهُ وَيُخَالِفُ طَاعَتَهُ وَيَرْكَبُ مَعَاصِيه فَيَقُولُ: أي رَبِّ! حَمَلْتَ آيَاتِي بِئسَ حَامِلٍ تَعَدّى حُدُودِي وَضَيّعَ فَرَائِضِي وَتَرَكَ طَاعَتِي وَرَكِبَ مَعصِيَتِي فَمَايَزَالُ عَلَيه بِالحجج حتى يُقَالَ: فَشَأنَكَ بِه. فَيَأخذ بِيَدِهِ فَمَا يُفَارِقُهُ حتي يَكُبّهَ على منخره فِي النَّار-وَيُؤتى بِالرّجلِ قَدكَانَ يَحفَظُ حُدُودَه وَيَعمَلُ بِفَرائِضِه وَيَعمَلُ لِطَاعَتِه وَيَجتَنِبُ مَعصِيَتَه فَيَصِيرِ خَصما دُونَهُ فَيَقُولُ: أي رَبِّ! حَمَلْتَ آيَاتِي خَيرَ حَامِلٍ اتقَى حُدُودِي وَعَمِلَ بِفَرَائِضِي وَاتّبَعَ طَاعَتِي وَاجتَنَبَ مَعصِيَتِي فَلَايَزَالُ لَهُ بِالحجج حَتّى يُقَالَ: فَشَأنُكَ بِهِ فَيَأخُذُ بِيَدِهِ فَمَايَزَالُ بِهِ حَتّى يَكسُوهُ حُلّةَ الإستبرَقِ وَيَضَعُ عَلَيه تَاجَ المُلكِ وَيَسقِيه بِكَأسِ الملكِ (۱۳۲).

(ترجمہ) (حافظ) آدمی کو قیامت میں حاضر کیا جائے گا اور اس کے لئے قرآن کو جسم مثالی عطا کیا جائے گا جس نے قرآن کے فرائض کو ضائع کیا ہوگا' اس کی حدود پھلانگی ہونگی' اس کی فرمانبرداری کی بجائے مخالفت کی ہوگی' اور اس کی مخالفت پر سوار رہا ہوگا پس (قرآن) کہے گا اے رب آپ نے میری آیات کو میرے حافظ کے سپرد کیا جس نے میری حدود پھلانگی میرے فرائض کو ضائع کیا میری فرمانبرداری چھوڑی میری معصیت پر سوار رہا پس (قرآن) اس (آدمی) کے خلاف دلائل قائم کرتا رہے گا۔ حتی کہ اس (قرآن پاک) کو کہا جائے گا تجھے اس کے متعلق اختیار ہے پس وہ اس کے ہاتھ سے پکڑ لے گا اور نہیں چھوڑے گا حتی کہ اس کو منہ کے بل دوزخ میں پھینک دے گا۔

اور ایک دوسرے آدمی کو لایا جائے گا جس نے قرآن کی حدود (احکام) کی حفاظت کی ہوگی اس کے فرائض پر عمل کیا ہوگا' اس کی اطاعت کی ہوگی اور اس کی معصیت سے کنارہ کشی اختیار کی ہوگی پس وہ اس کے ساتھ دوسرے انداز میں پیش آئے گا پس کہے گا اے رب! آپ نے میری آیات کو اچھے اٹھانے والے کے سپرد کیا

---

(۱۳۲) رواہ البزار (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱٦۱) وقال السیوطی: رواہ ابن أبی شیبة وابن الضریس (کنزالعمال ج ۱ ص ۵٤٦ واللفظ له).

اس نے میری حدود کی حفاظت کی میرے فرائض پر عمل کیا میری فرمانبرداری کی اتباع کی اور میری نافرمانی سے بچتا رہا پس وہ (قرآن) اس کے حق میں دلائل قائم کرتا رہے گا حتیٰ کہ اس کو کہا جائے گا تجھے اس کے متعلق اختیار ہے پس وہ اس کے ہاتھ سے پکڑ لے گا اور نہیں چھوڑے گا حتیٰ کہ اس کو استبرق کی پوشاک پہنائے گا' اس کے سر پر شاہی تاج رکھے گا' اور شاہی پیالے میں پانی پلائے گا۔

(فائدہ) آج کل کے حفاظ کی اکثریت ان امراض مذکورہ کی شکار ہے نماز کے تارک ہیں منکرات اور فواحش سے بھی پرہیز نہیں کرتے پورا سال قرآن کریم کو چھوتے تک نہیں جب رمضان شریف کا مہینہ آیا انہوں نے رسمی طور سے یا کسی مجبوری یا رقم وغیرہ کمانے کی خاطر قرآن یاد کرنا شروع کر دیا اگر ڈاڑھی منڈاتے تھے تو وہ بھی چند دن کے لئے رکھ لی جب رمضان ختم ہوا پھر وہی کام شروع کردیے اور بہت سے تو حفظ کے بعد دوبارہ اس طرف متوجہ تک نہیں ہوتے اور قرآن کریم کو بالکل بھلا دیتے ہیں جو کہ بہت بڑا گناہ ہے اور اس کے متعلق وعیدیں گذر چکی ہیں پھر اس پر دعویٰ یہ کہ ہم حفاظ' مقربین بارگاہ خداوندی اور بڑے مرتبے والے ہیں وہ انجام بد سے عبرت حاصل کریں اور ہوش کے ناخن لیں موت کے بعد پچھتانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

بد عمل قراء کا عذاب

(حدیث نمبر ۱۲۵) حضرت انسؓ حضورؐ سے روایت کرتے ہیں۔

يُؤْتىٰ بِعِصَابَةٍ مِنْ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُمُ الْقُرَّاءُ۔ فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ؟ قَالُوْا اِيَّاكَ رَبَّنَا۔ قَالَ فَمَنْ كُنْتُمْ تَسْاَلُوْنَ؟ قَالُوْا اِيَّاكَ رَبَّنَا۔ قَالَ فَمَنْ كُنْتُمْ تَسْتَغْفِرُوْنَ؟ قَالُوْا اِيَّاكَ رَبَّنَا۔ فَيَقُوْلُ كَذَبْتُمْ عَبَدْتُمُوْنِيْ بِالضَّلَالَةِ' وَاسْتَغْفَرْتُمُوْنِيْ بِالْاَلْسِنَةِ' وَفَرَرْتُمْ مِنِّيْ بِالْقُلُوْبِ۔ فَيُنْظَمُوْنَ فِيْ سِلْسِلَةٍ ثُمَّ يُطَافُ بِهِمْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ مِنْ قُرَّاءِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۲۷۲) و (زہر الفردوس ۴/۴۱۸ ۔ مسند الفردوس ۸۷۶۸)

(ترجمہ) قیامت کے دن میری امت کے قراء کی ایک جماعت کو پیش کیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا۔ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ تو وہ کہیں گے اے ہمارے رب آپ کی اللہ تعالیٰ پوچھیں گے تم کس سے (اپنی ضرورتیں) مانگتے تھے؟ تو کہیں گے اے ہمارے رب آپ سے۔

(پھر) اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تم کس سے مغفرت طلب کرتے تھے تو کہیں گے اے ہمارے

رب آپ سے ـــــــــ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو تم نے میری عبادت نافرمانی سے کی تھی اور تم نے مجھ سے زبان سے استغفار کیا لیکن تم دلوں سے دور بھاگتے تھے۔ پھر انہیں زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا اور تمام مخلوقات کے سامنے پھرایا جائے گا اور کہا جائے گا۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے قاری حضرات ہیں۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ مقتضائے قرآن پر عمل کیا جائے اور اپنی ضرورتیں دل و جان سے خدا ہی سے مانگی جائیں۔ ورنہ حفظ قرآن جتنا بڑا اعزاز ہے اس کی بے قدری پر اتنی ہی بڑی رسوائی ہے۔

(حدیث نمبر ۱۲۶) حضرت ابن عباسؓ حضورؐ سے روایت کرتے ہیں۔

يُدْخَلُ فَسَقَةُ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ النَّارَ قَبْلَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ بِأَلْفَيْ عَامٍ

زہر الفردوس ۴م ۳۹۵ - فردوس دیلمی ۸۹۱۵

(ترجمہ) فاسق حفاظ قرآن بت پرستوں سے دو ہزار سال قبل جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔

قرآن مجید کا احترام

(حدیث نمبر ۱۲۷) حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے پاس سے گزرے جو زمین پر رکھا ہوا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا لَاتَضَعُوا كِتَابَ اللّٰهِ إِلَّا مَوْضِعَهُ

أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول (كنز العمال ج ۱ ص ۶۲۱).

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ لعنت کرتے ہیں جس نے یہ کام کیا ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اس کے شایان شان جگہ پر رکھو

فضائل حفظ کے حاصل کرنے کیلئے اخلاص نیت شرط ہے

(حدیث نمبر۱۲) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ

إِنَّمَا الأَعمالُ بِالنِّيَّات. وَلِكُلِّ امرِئٍ مَانَوى. فَمَن كَانَت هِجرَتُهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِه، فَهِجرَتُهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِه. وَمَن كَانَت هِجرَتُهُ لِدُنيَا يُصِيبُهَا، أَوامرَأَةٍ يَتَزَوَّجُها، فَهِجرَتُهُ إِلَى مَاهَاجَرَإِلَيهِ (۱۳۳)

(ترجمہ) سب انسانی اعمال کا دارومدار بس نیتوں پر ہے ' اور آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق پھل ملتا ہے ' تو جس شخص نے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کی (اور خدا و رسول کی رضا جوئی و اطاعت کے سوا اس کی ہجرت کا اور کوئی باعث نہ تھا) تو اس کی ہجرت درحقیقت اللہ و رسول ہی کی طرف ہوگی (اور بے شک وہ اللہ و رسول کا سچا مہاجر ہے اور اس کو اس ہجرت الی اللہ و الرسول کا مقرر اجر ملے گا) اور جو کسی دنیاوی غرض کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر مہاجر بنا' تو (اس کی ہجرت اللہ و رسول کی لئے نہ ہوگی' بلکہ) فی الواقع جس دوسری غرض اور نیت سے اس نے ہجرت اختیار کی ہے عنداللہ بس اس کی طرف اس کی

---

(۱۳۳) رواه البخاري: ك ١ باب ١ و ٤١؛ ك ٣٩ ب ٦؛ ك ٦٣ ب ٤٥؛ ك ٦٧ ب ٥؛ ك ٨٣ باب ٢٣؛ ك ٨٩ فاتحته؛ ك ٩ ب ١- ومسلم: ك ٣٣ حديث ١٥٥- وأبوداود: ك ١٣ ب ١٠ - والترمذي: ك ٢٠ ب ١٦ - والنسائي: ك ١ ب ٥٩ قابل ماقبلها بمابعدها؛ ك ٢٥ ب ٢٣؛ك ٢٧ باب ٢٤؛ ك ٣٥ ب ١٩ - وابن ماجة: ك ٣٧ ب ٢٦ ص ١٤١٣ج ٢ واللفظ له - والدارمي: ك ١٦ ب ٢٣ - واحمد ج ١ ص ٢٥ و ٤٣ قابل ماقبلها بمابعدها؛ ج ٢ ص ٣٢١ و ٣٧٣ و ٣٨٠ قابل ماقبلها بمابعدها، ج ٥ ص ١٣٤ و ١٨٣ و ٣١٥ و ٣٢٠ و ٣٢٩ و ٤٤٦ قابل ماقبلها بمابعدها ج ٦ ص ٧٢.

ہجرت مانی جائے گی۔

(فائدہ) حدیث کا اصل منشاء امت پر اس حقیقت کو واضح کرنا ہے کہ تمام اعمال کے صلاح و فساد اور مقبولیت و مردودیت کا مدار نیت پر ہے یعنی عمل صالح وہی ہوگا اور اسی کی اللہ کے یہاں قدرو قیمت ہوگی جو صالح نیت سے کیا گیا ہو۔ اور جو "عمل صالح" کسی بری غرض اور فاسد نیت سے کیا گیا ہو صالح اور مقبول نہ ہوگا بلکہ نیت کے مطابق فاسد اور مردود ہوگا اگرچہ ظاہری نظر میں "صالح" ہی معلوم ہو

حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عمل صالح کے ساتھ نیت کا اور ظاہر کے ساتھ باطن کا بھی دیکھنے والا ہے۔ اس کے یہاں عمل کی قدرو قیمت نیت کے حساب سے لگائی جائے گی (۱۳۴)

(حدیث نمبر۱۲۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

يُحشَرُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِم (۱۳۵)

(ترجمہ) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق (قبروں سے) اٹھایا جائے گا۔

(فائدہ) یعنی قیامت کے روز جب لوگوں اٹھیں گے تو انہی نیتوں پر ان کو قبروں سے اٹھایا جائے گا جن نیتوں پر ان پر موت وارد ہوئی تھی اگر کوئی کفر کی نیت پر مرتو وہ قیامت میں کافر قرار دیا جائے گا اور اگر کوئی حالت ایمان میں مرا اس کو مسلمان قرار دیا جائے گا۔

ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے تین شخصوں کے

---

(۱۳۴) معارف الحدیث ج ۱ ص ۵۳

(۱۳۵) أخرجه ابن ماجة ج ۲ ص ۱٤۱٤ و أحمد ج ۲ ص ۳۹۲.

متعلق عدالت الہیہ سے جہنم کا فیصلہ سنایا جائے گا۔ سب سے پہلے ایسے شخص کی پیشی ہوگی جو جہاد میں شہید ہوا ہوگا' وہ جب حاضر عدالت ہوگا تو اللہ تعالیٰ پہلے اس کو اپنی نعمتیں جتائے گا اور یاد دلائے گا۔ وہ سب اس کو یاد آجائیں گی' پھر اس سے فرمایا جائے گا بتلا! تو نے ان نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟ اور کیا عمل کئے؟ وہ عرض کرے گا خداوندا! میں نے تیری راہ میں جہاد کیا اور تیری رضا طلبی میں جان عزیز تک قربان کر دی' حق تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے تو نے تو صرف اس لئے جہاد کیا تھا کہ تو بہادر مشہور ہو' تو تیری بہادری کا چرچا ہو چکا' پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اسی طرح "عالم دین" اور "عالم قرآن" حاضر عدالت کیا جائے گا اور اس سے بھی اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے کیا اعمال کئے؟ وہ کہے گا میں نے تیرے دین اور تیری کتاب، کا علم پڑھا اور پڑھایا' اور یہ سب تیری رضا کے لئے کیا۔ حق تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے' تو نے عالم قاری اور مولانا کہلانے کے لئے یہ سب کچھ کیا تھا۔ پھر بحکم خداوندی اس کو بھی دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر اس کے بعد ایک شخص پیش ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ مال و دولت دیا ہوگا' اس سے بھی سوال کیا جائے گا کہ تو نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ خداوندا! میں نے خیر کا کوئی شعبہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں تیری رضا جوئی کے لئے اپنا مال نہ خرچ کیا ہو۔ حق تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے تو صرف اس لئے مال خرچ کیا تھا کہ دنیا تجھ کو سخی کہے تو دنیا میں تیری سخاوت کا خوب چرچا ہو چکا اس کو بھی اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا ـــــ (رواہ مسلم)

(تنبیہہ) مذکورہ تینوں احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اعمال صالحہ کی مقبولیت کا مدار صالح نیتوں پر ہے جس کی خالص ہوگی اس کا عمل صالح اور مقبول ہوگا جس کی نیت فاسد ہوگی ریا اور ناموری مقصود ہوگی تو نہ یہ کہ اس کا عمل مردود ہوگا بلکہ جہنم کی آگ میں بھی ڈال دیا جائے گا لہٰذا وہ حضرات جو چار دن کی خوشیوں کے لئے اپنے صالح اعمال کو برباد کر بیٹھتے ہیں ان کو یہ ضرور سوچنا چاہیے کہ اس نام نمود کے بعد آخرت میں ہمارے پلے کیا رہے گا صرف حسرت اور عذاب ہی تو نہیں ملے گا۔

حفظ قرآن اور اس کے فضائل و مناقب جو ابھی اس رسالہ میں ذکر کئے جا رہے

ہیں سب کا حصول خلوص نیت سے ہونا چاہئے کوئی فاسد غرض وابستہ نہیں رکھنی چاہئے اس لئے ضروری ہے کہ حفظ قرآن کے ساتھ اس کی نیت رضائے خداوندی ہو اور اس کا خوب اہتمام ہو اگر کبھی ریا کا شیطانی وسوسہ دل میں آبھی جائے تو فورا توبہ کرلینی ضروری ہے' دنیا کی فانی لذت میں دل نہیں اٹکانا چاہئے بلکہ ہردم آخرت کے انعامات کی طرف متوجہ رہنا چاہئے اور حفظ قرآن کے فضائل اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہنا چاہئے

حقوق قرآن کی جامع حدیث

(حدیث ۱۳۰) حضرت عبیدہ ملیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا

يَا أَهلَ القُرآنِ لاتَتَوَسَّدُوا القُرآنَ وَاتلُوهُ حَقَّ تِلاَوَتِه مِن آناءِ اللَّيلِ وَالنَّهَارِ وافشُوهُ وَتَغَنَّوهُ وَتَدَبَّرُو افِيهِ لَعَلَّكُم تُفلِحُونَ وَ لاَ تَعجَلُوا ثَوَابَهُ فَإنَّ له ثَوَابًا (۱۳۶).

(ترجمہ) اے قرآن والو! قرآن کو اپنا تکیہ اور سہارا نہ بنا لو' بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو' جیسا کہ اسکا حق ہے' اور اسکو پھیلاؤ' اور اس کو دلچسپی سے اور مزہ لے لے کر پڑھا کرو' اور اس میں تدبر کرو' امید رکھو کہ تم اس سے فلاح پا جاؤ گے' اور اس کا عاجل معاوضہ لینے کی فکر نہ کرو' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا عظیم ثواب اور معاوضہ (اپنے وقت پر) ملنے والا ہے۔

(فائدہ) حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے اپنے جن بندوں کو قرآن کی دولت نصیب فرمائی ہے وہ اسی پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائیں کہ ہمارے پاس قرآن ہے اور ہم قرآن والے ہیں' بلکہ انہیں چاہیے کہ قرآن مجید کے حقوق ادا کریں' رات اور دن کے اوقات میں اس کے حق کے مطابق اس کی تلاوت کیا کریں۔ اس کو اور

---

(۱۳۶) رواہ البیہقی فی شعب الإیمان (معارف الحدیث ج ۷ ص ۸۱) واللفظ له. والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب وابو نعیم و ابن عساکر (کنز العمال ج ۱ ص ۶۱۱).

اس کے پیغام ہدایت کو دوسروں تک پہنچائیں' اس کو مزہ لے لے کر پڑھیں' اس کے احکام' اس کی ہدایت' اس کی حکایات اور نصیحتوں پر غور و فکر اور عمل کیا کریں۔ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو ان کی فلاح کی پوری امید ہے۔ اور انہیں چاہیے کہ وہ قرآن کے اس پڑھنے اور پڑھانے اور اسکی خدمت کا معاوضہ دنیا ہی میں نہ چاہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو اپنے وقت پر اس کا بڑا غیر معمولی معاوضہ اور عظیم صلہ ملنے والا ہے۔ اور جو آدمی فضائل حفظ القرآن وغیرہ کو حاصل کرنا چاہے اس کو مندرجہ بالا ہدایات کے ساتھ ذیل کی باتوں کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کہ قرآن کی تعلیم و تعلم اخلاص کے ساتھ ہو' ریاکاری' حصول دنیا' حب جاہ اور اشراف نفس نہ ہو' اور ضروری ہے کہ قرآن کریم کے احکام پر پورا پورا عمل کرے اور اس کے نواہی سے بالکل اجتناب کرے 'کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کرے' فہم و تدبر سے پڑھے وغیرہ وغیرہ

حفاظ کو حضورؐ کی نصیحتیں

(**حدیث** نمبر ۱۳۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

يَاحَامِلَ الْقُرْآنِ! تَزَيَّنْ بِالْقُرْآنِ يُزَيِّنْكَ اللّٰهُ، وَلَاتَزَيَّنْ بِهِ لِلنَّاسِ فَيُشِينُكَ اللّٰهُ، وَيَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يَكُونَ أَطْوَلَ النَّاسِ لَيْلًا إِذَا كَانَ النَّاسُ نَامُوا، وَأَنْ يَكُونَ أَطْوَلَ النَّاسِ حُزْنًا إِذَا النَّاسُ فَرِحُوا (۱۳۷)

(ترجمہ) اے حامل قرآن! قرآن کریم کو (خوبصورت انداز سے) آراستہ کر اللہ تعالیٰ تجھے آراستہ کرے گا۔ قرآن کریم کو لوگوں کے لئے مزین مت کر ورنہ اللہ تعالیٰ تجھے عیب دار کردیں گے۔ مناسب ہے حامل قرآن کے لئے کہ وہ رات کے وقت لوگوں سے سب سے زیادہ قیام کرنے والا ہو جب کہ لوگ سوتے ہوں۔ اور یہ کہ وہ لوگوں سے زیادہ غمگین ہو جب وہ خوش ہو رہے ہوں۔

---

(۱۳۷) أخرجه الديلمي في مسند الفردوس (كنز العمال ج ١ ص ٦٢٢).

(فائدہ) یہاں حامل قرآن سے حافظ قرآن مراد ہے اس کو قرآن خوبصورت انداز سے تلاوت کرنا مسنون ہے' خوبصورت آواز میں گا کر لوگوں سے پیسہ بٹورنے کی فکر میں نہ رہے اور رات میں عبادت (نماز تہجد وغیرہ) کرے اور اس میں قیام طویل کرے جس میں قراءت کو لمبا کرے جیسا کہ تلاوت کا افضل طریقہ بھی یہی ہے کہ نوافل میں تلاوت کی کثرت کی جائے اور خوشیوں کے درپے نہ ہو بلکہ ہر آن آخرت کی فکر و غم لاحق ہو۔

خلاصہ آداب قرآن از علامہ سیوطی وغیرہ

التحبیر میں ہے کہ ہر حافظ قرآن اپنی نیت خالص رکھے' اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو' تعلیم و تعلم سے دنیا (مال اور ریاست وغیرہ) مقصود نہ ہو' آداب قرآن کے مطابق اپنے اخلاق استوار کرے' اس کی حدود' اوامر اور نواہی کی پابندی کرے۔ نظافت اختیار کرے۔ پراگندہ بال اور بڑے ناخن نہ رکھے' مسواک کرے' ڈاڑھی کو کنگھا کرے خوشبو لگائے' طہارت سے رہے بلاوضو قرآن کریم کو ہاتھ نہ لگائے۔ وقت تلاوت عبث (فضول) کام سے پرہیز کرے۔ دل دماغ نظر اور کانوں کو قرآن کی طرف متوجہ رکھے۔ قبلہ رخ بیٹھے۔ روزانہ تلاوت کا التزام کرے اور کثرت سے پڑھے وضو سے تلاوت کرے اگرچہ بے وضو بھی تلاوت کی تو بھی جائز اور باعث ثواب ہے مگر قرآن کریم کو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ حالت جنابت اور حالت حیض و نفاس میں قراءت قرآن حرام ہے قرآن میں دیکھ کر پڑھنا افضل ہے۔ صاف جگہ پر تلاوت کرے۔ گندے اور نامناسب مقامات پر تلاوت نہ کرے۔ خشوع خضوع' حضور قلب اور سکینت کے ساتھ بیٹھے۔ لیٹ کر تلاوت کرنا جائز ہے مگر ادب کے خلاف ہے۔ تلاوت شروع کرتے وقت سب سے اول (أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) پڑھے اور قرآن میں خوب غور و فکر کرے۔ ترتیل و تجوید اور خوف و خشیت کے ساتھ پڑھے۔ اور روئے اگر رونا نہیں آتا تو رونے کی شکل بنالے۔ جب کسی رحمت والی آیت سے گذرے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے۔ جب آیت عذاب سے گذرے خدا سے پناہ مانگے اور خدا کی تقدیس بیان کرے۔ قرآن کو اس کی اپنی ترتیب کے موافق پڑھے اگرچہ اس کی مخالفت بھی جائز ہے۔ قرآن کو دیکھ کر پڑھنا

افضل ہے کیونکہ اس پر نظر بھی عبادت ہے۔ بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے اگر ریا کا خوف ہو تو آہستہ پڑھے۔ خوبصورت آواز کے ساتھ پڑھنا مسنون ہے جب تک کہ تجوید کی رعایت رہے ورنہ حرام ہے۔ جہاں کلام ختم ہو رہا ہو وہاں وقف کی رعایت کرے اسکو احزاب اور اعشار کیساتھ مقید نہ کرے۔ جب چھینک' جمائی یا ابکائی آئے یا ریح نکلے تو تلاوت کو منقطع کر دے اور جب کسی ایسی آیت سے گذرے جس میں کفار کا خدا تعالیٰ پر اتہام مذکور ہو مثلاً (وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحمٰنُ وَلَدًا) سے گذرے تو آواز کو پست کرلے۔ اور آیات سجدہ تلاوت پر سجدہ کرے۔ قرآن کی قراءت غیرعربی زبان میں جائز نہیں۔ اور جب کوئی آیت بھول جائے تو یوں نہ کہے کہ میں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہے کہ بھلا دیا گیا۔

ساتواں باب

حفظ القرآن کے ساتھ تجوید کا وجوب

زمانہ حال میں اس حالت زار کا مشاہدہ ہوا ہے کہ اکثر علماء حفاظ اور عام مسلمان تلاوت کے ساتھ تجوید کا لحاظ نہیں رکھتے اور بغیر تجوید حفظ و تلاوت کرتے ہیں جبکہ تجوید کا وجوب قرآن و سنت، اجماع و قیاس، فقہ اور اقوال علماء سبھی سے ثابت ہے۔ اس لئے اس کا چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔ اب تجوید کی اہمیت کے متعلق چند دلائل اور فضائل ذکر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں مجود بنائے

تلاوت میں ترتیل ضروری ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلَّذِینَ آتَینٰھُمُ الکِتٰبَ یَتلُونَہ حَقَّ تِلاوَتِہ (۱۳۸)

(ترجمہ) جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی وہ اس کو ایسا پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے۔

امام غزالی فرماتے ہیں کہ حق تلاوت یہ ہے کہ تلاوت میں زبان و عقل اور دل تینوں شریک ہوں، پس زبان کا حصہ حروف کی تصحیح، عقل کا حصہ معانی و مطالب کی تفسیر، اور دل کا حصہ اطاعت و نصیحت پذیری ہے۔

علامہ بیضاوی فرماتے ہیں۔

وَ رَتِّلِ القُرآنَ تَرتِیلاً (۱۳۹) ای جوّد القرآن تجویدا

یعنی قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھو۔

حضرت علی فرماتے ہیں۔

الترتیل ھو تجوید الحروف و معرفۃ الوقوف

---

(۱۳۸) سورۃ البقرہ الآیۃ: ۱۲۱

(۱۳۹) سورۃ المزمل الآیۃ: ٤

یعنی ترتیل نام ہے حروف کو تجوید سے (سنوار کر) ادا کرنے اور وقف و ابتداء کے محل و طریقہ کے پہچاننے کا۔

(فائدہ) امام ابو داؤد وغیرہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کی صفت یہ بیان کی ہے کہ آپؐ کی عادت ایک ایک حرف کو واضح کر کے پڑھنے کی تھی۔

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا (کَانَتْ مَدًّا) (آپؐ کی عادت حروف کو) کھینچ کر پڑھنے کی تھی۔ پھر انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی۔ (اس میں) اللّٰه (کے لام) کو کھینچا، اور رَحْمٰنِ (میں میم) کو کھینچا، اور رَحِیْمِ (میں یاء) کو کھینچا۔ (۱۴۰)

حفظ کے ساتھ تجوید کی تعلیم

(حدیث نمبر ۱۳۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

تَعَلَّمُوا اللَّحنَ كَمَا تَتَعَلَّمُونَ حِفظَهُ (۱۴۱)

(ترجمہ) قرآن کریم کے پڑھنے کا طریقہ بھی سیکھو جیسے اس کے حفظ (کو سیکھا) کرتے ہو۔

(حدیث نمبر ۱۳۳) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا جب اس نے پڑھا تو لحن کی (یعنی غلط پڑھا) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

أَرشِدُوا أَخَاكُم (۱۴۲)

(ترجمہ) اپنے بھائی کی (صحیح تلاوت کرنے میں) رہنمائی کرو

---

(۱۴۰) الإتقان ج ۱ ص ۱۳۸.

(۱۴۱) رواه الديلمي في مسند الفردوس (كنز العمال ج ۱ ص ۶۱۱).

(۱۴۲) أخرجه الحاكم في المستدرك (كنز العمال ج ۱ ص ۶۱۱).

قرآن کو تجوید سے پڑھنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

جَوِّدُوا القُرآنَ وَزَيِّنُوهُ بِأَحسَنِ الأَصواتِ، وَأَعرِبُوهُ فَإِنَّهُ عَرَبِيٌّ وَاللّٰهُ يُحِبُّ أَن يُعرَبَ بِهِ (۱۴۳).

(ترجمہ) قرآن کریم کو تجوید سے تلاوت کرو اور اس کو بہترین آواز سے مزین کرو اور اعراب (عربی انداز و لہجہ) سے پڑھو' کیونکہ قرآن عربی ہے اور اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں کہ قرآن کو عربی لہجہ میں پڑھا جائے۔

تجوید کی حفظ پر فضیلت

حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

لَبَعضُ إِعرَابِ القُرآنِ أَحَبُّ إِلَينَا مِن حِفظِ حُرُوفِهِ (۱۴۴).

(ترجمہ) قرآن کریم کے ایک حصہ کو اعراب کے ساتھ تلاوت کرنا ہمیں اس کے مکمل حروف حفظ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(فائدہ) اس عنوان کے تحت درج شدہ سب احادیث سے قرآن پاک کو اعراب و تجوید سے تلاوت کرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

تجوید کے ساتھ حفظ کرنے پر شہید کا ثواب

(حدیث نمبر ۱۲۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَن قَرَأَ القُرآنَ بِإِعرَابٍ فَلَهُ أَجرُ شَهِيدٍ (۱۴۵)

(ترجمہ) جس نے قرآن کریم کو تجوید سے پڑھا اس کے لئے شہید کا ثواب ہے۔

---

(۱۴۳) الجامع لأحكام القرآن ج ۱ ص

(۱۴۴) الجامع لأحكام القرآن ج ۱ ص

(۱۴۵)- أخرجه أبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء (كنزالعمال ج ۱ ص ۵۳٤).

(فائدہ) تجوید سے تلاوت و حفظ پر کتنا عظیم اجر ہے اور فی نفسہ تجوید کے مطابق پڑھنا واجب بھی ہے لہٰذا تجوید کے مطابق حفظ و تلاوت وغیرہ کر کے دو فائدے حاصل کریں ایک بلا تجوید پڑھنے کے گناہ سے بچیں اور واجب پر بھی عمل کریں ۔ دوسرے اس پر شہادت کا اجر بھی حاصل کریں۔

بہت سے قاریوں پر قرآن کی لعنت

(حدیث نمبر ۱۳۵)

رُبَّ قَارِئٍ لِلقُرآنِ وَ القُرآنُ یَلعَنُہ (۱۴۶)

(یعنی بہت سے لوگ قرآن کی تلاوت اس حال میں کرتے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت رہا ہوتا ہے)

ملا علی قاری ؒ فرماتے ہیں کہ اس میں تین طرح کے لوگ داخل ہیں۔ بے عمل، تحریف کرنے والا، غلط پڑھنے والا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کو قرآن پڑھا رہے تھے، اس نے إنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلفُقَرَآءِ کو مد کے بغیر پڑھا آپ نے فرمایا کہ مجھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نہیں پڑھایا۔

اجماع

ملا علی قاری لکھتے ہیں۔

(ترجمہ) اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ تجوید کے قواعد کا جاننا فرض کفایہ ہے۔ اور ان کے موافق عمل کرنا ہر قرات و روایت میں فرض عین ہے گو نفس تلاوت مسنون ہے نہ کہ فرض۔

علامہ شیخ محمد مکی نصر نہایہ القول المفید میں فرماتے ہیں۔

---

(۱۴۶)- المنح الفكرية شرح المقدمة الجزرية.

فَقَدِ اجتَمَعَتِ الأُمَّةُ المعصُومَةُ مِنَ الخَطأ عَلی وُجُوبِ التَّجوِيدِ مِن زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِلی زَمَانِنَا وَلَم تَختَلِف فِيهِ عَن أَحَدٍ مِّنهُم وَ هذَا مِن أَقوَی الحُجَجِ.

(ترجمہ) امت معصومہ عن الخطاء (وہ امت جس کا اجماع غلطی سے محفوظ ہے اس) نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے لے کر ہمارے اس زمانہ تک تجوید کے وجوب پر اتفاق کیا ہے۔ اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ اور یہ اجماع (وجوب تجوید پر) قوی ترین دلیل ہے۔

قیاس

قرآن عربی ہے اور تجوید کے قواعد کی مخالفت سے بعض دفعہ عجمی بن جاتا ہے مثلاً[۱] صاد کی جگہ ڈال یا حرکتوں کو مجہول ادا کرنا (۲) قرآن لفظ و معنی دونوں کا نام ہے پس معانی کی طرح الفاظ کی تصحیح بھی ضروری ہے۔ (۳) تجوید سے تلاوت کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے'

فقہ

فقہاء اسلام نے بھی لکھا ہے کہ قرآن مجید کا تجوید سے پڑھنا واجب ہے کیونکہ غلط پڑھنے سے معنی بعض دفعہ اس حد تک بدل جاتے ہیں کہ قرآن محرف اور نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (۱۴۷)

اقوال علماء

تجوید و قرات کے مشہور امام علامہ جزری لکھتے ہیں۔

وَالأَخذُ بِالتَّجوِيدِ حَتمٌ لازِمٌ مَن لَم يُجَوِّدِ القُرآنَ آثِمُ
لأَنَّهُ بِهِ الإِلٰهُ أَنزَلَا وَ هٰكَذَا مِنهُ إِلَينَا وَصَلَا

(ترجمہ) قرآن مجید کو تجوید کے موافق ادا کرنا نہایت ضروری اور لازم ہے۔ اور جو شخص قرآن کریم کو تجوید سے نہ پڑھے وہ گنہگار ہے۔

---

(۱۴۷)- كمال الفرقان شرح جمال القرآن ص ۱۰ بزيادة.

(۱۴۸)- المقدمة الجزرية ص ۱۹ مع شرح شيخ الاسلام زكريا الأنصارى.

اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو تجوید ہی کے ساتھ نازل کیا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ سے ہم تک پہنچا ہے۔

حضرت مولانا گنگوہی

فقیہ العصر قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی" فرماتے ہیں

علم تجوید جس سے کہ تصحیح حروف کی ہو جائے کہ جس سے معانی قرآن شریف کے نہ بگڑیں یہ فرض عین ہے مگر عاجز معذور اور اس سے زیادہ علم قرات و تجوید فرض کفایہ ہے۔ (۱۴۹)

خلاصہ یہ کہ قرآن و حدیث ' اجماع و قیاس فقہ اور اقوال علماء کرام کے نزدیک قرآن کی تعلیم تدریس و تحفیظ وغیرہ کے ساتھ تجوید کا لازم ہونا واجب اور فرض ہے حتیٰ کہ اگر کوئی اس طرح تلاوت کرے کہ قرآن کریم میں تحریف واقع ہو (الفاظ بدل جائیں' مخرج بدل جائیں' اعراب بدل جائیں) تو اس کی تصحیح کرنا واجب ہے ورنہ قرآن کی تلاوت کرنا حرام ہے اسلئے کہ اس سے قرآن محرف ہو جاتا ہے اس مسئلہ کی تفصیل امداد الاحکام جلد اول از مولانا ظفر احمد عثمانی میں ملاحظہ کریں۔

(قراء ات عشرہ کی مشہور کتاب) النشر میں ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ تلاوت کی کمی کے ساتھ ترتیل کرنی افضل ہے یا تلاوت کی کثرت کے ساتھ جلدی افضل ہے بعض علماء (فن قراء ت) نے بہت خوب فرمایا کہ ترتیل سے تلاوت کا ثواب بیش قدر ہے۔ اور (بلا ترتیل) کثرت سے تلاوت کا ثواب بیش عدد ہے کیونکہ ہر حرف کے بدلہ میں دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (۱۵۰)

احقر مولف کتاب ہذا عرض کرتا ہے جو حد ترتیل کی ہم نے اس کتاب میں "حفظ کے ساتھ تجوید کا وجوب" میں علماء کرام سے بیان کی ہے اس کی رعائت ضروری ہے اگر ترتیل کے وجوبی قواعد کا لحاظ کر کے جتنا جلدی پڑھ لے تعداد کے اعتبار سے اتنا زیادہ ثواب ملے گا لیکن فہم و تدبر اور آداب تلاوت قرآن کے ساتھ تلاوت کرنا عدد کے بجائے قدر کے حساب سے عظیم ہے۔ اور اگر ترتیل کی صفات محسنہ کی رعائت

---

(۱۴۹)- فتاوی رشیدیه (بیان القراءة والتجوید) ص ۲۶۹.

(۱۵۰) الاتقان ج ۱ ص ۱٤٠.

سے پڑھے تو یہ مسنون طریقہ ہے جیسا کہ ابوداؤد اور بخاری کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔

ایک وہم کا ازالہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ قرآن بلا تجوید پڑھنے کا ابتلاء عام ہے حتیٰ کہ اکثر علماء اور حفاظ بھی تجوید سے نہیں پڑھتے اگر تلاوت اور نماز کے فساد کا حکم لگائیں تو اکثر مسلمانوں کی نمازیں خراب اور سب بلا تجوید پڑھنے والے گنہگار قابل تعذیب ہوں گے۔ اس لئے ان کی رعایت کرتے ہوئے اس پر جواز کا فتویٰ دینا چاہئے۔

اس وہم کا ازالہ اور جواب یہ ہے کہ مذکورہ بالا مضمون میں مذکور دلائل قاطعہ کے بعد اس میں رعایت کا کوئی پہلو باقی نہیں رہتا اور یہ عذر ــــ "عذر گناہ بدتر از گناہ" کی مانند ہے خود تو تجوید پڑھنے سے اعرض کر کے گناہ کرتے ہیں اور الٹا حقیقت مسئلہ کو بھی بدلنے کی کوشش کرتے ہیں البتہ تجوید کے دو درجے ہیں ایک درجہ ضروری اور واجب ہے جو حروف کے مخارج اور ان کی صفات لازمہ سے تعلق رکھتا ہے اس کا ترک اور خلل موجب مواخذہ اور گناہ ہے۔ دوسرا درجہ مستحب ہے جو صفات محسنہ وغیرہ سے متعلق ہے اس کے خلل یا ترک سے کراہت لازم آتی ہے جس کی تفصیل حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ؒ نے جمال القرآن کے دوسرے لمعہ میں فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی اہمیت دلائیں اور حفظ و تلاوت وغیرہ کو تجوید سے پڑھنے اور یاد کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔ آمین

آٹھواں باب

اجرت قرآن

قرآن پڑھنے اور پڑھانے کی اجرت لینے کا حکم

قرآن کریم میں وَلاَ تَشتَرُو ابِآ یَاتِی ثَمَناً قَلِیلا اور اس طرح کی بہت آیات آئی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم پر اجرت لینے کو منع فرمایا ہے جو لیتا ہے وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے احادیث مبارکہ میں بھی اس کی ممانعت بہت زور شور سے وارد ہوئی ہے ان سے بھی تلاوت قرآن پر اجرت لینے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ چونکہ اس مسئلہ میں حفاظ کی اکثریت ملوث ہے اس لئے اسے قدرے تفصیل سے بیان کرتا ہوں۔

قرآن جھگڑا کرے گا

(حدیث نمبر ۱۳۶) : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَن أخَذَ عَلى تَعلِيم القُرآنِ أجراً فَقَد تَعَجَّلَ حَسَنَاتَه فِى الدّنيَا وَالقُرآنُ يُحَاجّهُ يَومَ القِيَامَةِ (۱۵۱).

(ترجمہ) جس نے تعلیم قرآن پر اجرت لی پس تحقیق اس نے دنیا ہی میں اپنی نیکیاں وصول کرنے کی سعی کی، جبکہ قرآن کریم قیامت والے دن اس سے جھگڑا کرے گا

قیامت کے روز اس کے منہ پر گوشت نہیں ہو گا

(حدیث نمبر ۱۳۷) : حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَن قَرَأَ القُرآنَ يَتَأكّلُ بِهِ النّاسَ جَاءَ يَومَ القِيَامَةِ وَوَجهُهُ عَظم لَيسَ عَلَيهِ لحم (۱۵۲).

(ترجمہ) جس نے اس لئے قرآن پاک پڑھا کہ اس کے ذریعہ سے

---

(۱۵۱) رواه أبونعيم فى الحلية كذافى كنز العمال ج ۱ ص ٦٢١.

(۱۵۲) شعب الايمان للبيهقى (كنز العمال ج ۱ ص ٦١٦).

وہ لوگوں سے کھائے پئے وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے منہ کی ہڈی باقی رہی ہو گی اس پر گوشت نہیں ہوگا۔

قرآن پر اجرت لینے والے کے لئے آخرت میں کوئی اجر نہیں

(حدیث نمبر۱۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عالی بیان کرتے ہیں۔

مَن أَخَذَ عَلَىَ تَعلِيمِ القُرآنِ أجراً فَذاكَ حَظُّهُ مِنَ القُرآنِ .(۱۵۳)

(ترجمہ) جس نے قرآن پر اجرت وصول کی تو اس کے لئے تعلیم قرآن کے بدلہ میں صرف یہی نصیب اور حصہ ہے

(فائدہ) ان چاروں مذکورۃ الصدر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تلاوت قرآن اور تعلیم قرآن دونوں پر اجرت لینا ناجائز ہے لیکن صرف تعلیم قرآن پر فقہاء متاخرین نے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ جس کی تفصیل اگلے صفحہ پر آرہی ہے۔

اجرت کے بدلے جہنم میں ٹھکانا

(حدیث نمبر۱۳۹) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ

مَن أَخَذَ عَلَى تَعليمِ القُرآنِ قَوْساً قَلَدَهُ اللّهُ مَكَانَهَا قَوساً مِن نَارِجَهَنَّمَ يَومَ القِيامَةِ (۱۵۴).

(ترجمہ) جس نے قرآن پاک کی تعلیم پر ایک قوس (کمان) بھی وصول کیا اللہ تعالیٰ اسکے بدلے جہنم کی آگ کا قوس اسکے گلے میں ڈالیں گے۔

---

(۱۵۳)أخرجه أبو نعيم الأصبهانى فى الحلية كذا عزاه فى كنز العمال ج ۱ ص٦١٦.

(۱۵۴)أخرجه البيهقى فى السنن الكبرى، وأبو نعيم فى حلية الأولياء، كذاعزاه السيوطى إليهما فى كنز العمال ج ۱ ص ٦١٦.

تلاوت کی اجرت کے جواز پر ایک دلیل کا جواب

بعض لوگ بخاری شریف کی اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں بچھو کے ڈسے پر سورۃ فاتحہ سے جھاڑ پھونک اور اس پر اجرت لینے کا ذکر موجود ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث سے یہ استدلال درست نہیں ہے کیونکہ اس میں جھاڑنا اور دم کرنا مریض پر بطور علاج کے تھا نہ کہ بطور ثواب کے تھا اور یہاں اجرت لے کر محض ثواب کے لئے پڑھنے کا مسئلہ ہے جس پر اجرت کے جواز کی دلیل یہ حدیث نہیں بن سکتی۔ ہاں اگر ثواب کے لئے نہ پڑھے بلکہ جھاڑ پھونک اور تعویذ کے لئے پڑھے تو اجرت لینا جائز ہے۔

تعلیم قرآن پر اجرت کا جواز

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب معارف القرآن میں لکھتے ہیں

فقہاء امت کا اس میں اختلاف ہے امام مالک' امام شافعی اور احمد بن حنبل جائز قرار دیتے ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ اور بعض دوسرے ائمہ منع فرماتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو ذریعہ کسب معاش کا بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(جیسا کہ اس کی ممانعت کی احادیث بھی پیچھے ذکر ہو چکی ہیں۔ مولف)

لیکن متاخرین حنفیہ نے بھی جب ان حالات کا مشاہدہ کیا کہ قرآن مجید کے معلمین کو اسلامی بیت المال سے گذارہ ملا کرتا تھا۔ اب ہر جگہ اسلامی نظام میں فتور کے سبب ان کو معلمین کو عموماً کچھ نہیں ملتا۔ یہ اگر اپنے م معاش کیلئے کسی محنت مزدوری یا تجارت وغیرہ میں لگ جائیں تو بچوں کو تعلیم قرآن کا سلسلہ یکسر بند ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ دن بھر کا مشغلہ چاہتا ہے' اس لئے تعلیم قرآن پر تنخواہ لینے کو بضرورت جائز قرار دیا' جیسا کہ صاحب ہدایہ نے فرمایا ہے کہ آج کل اسی پر فتویٰ دینا چاہئے کہ تعلیم قرآن پر اجرت و تنخواہ لینا جائز ہے۔ صاحب ہدایہ کے بعد آنے والے دوسرے فقہاء نے بعض ایسے ہی دوسرے وظائف جن پر تعلیم قرآن کی طرح دین کی بقاء موقوف ہے مثلاً امامت و اذان اور تعلیم حدیث و فقہ وغیرہ کو تعلیم

قرآن کے ساتھ ملحق کر کے ان کی بھی اجازت دی۔ (۱۵۵)

ایصال ثواب، شبینہ اور تراویح وغیرہ میں تلاوت قرآن پر اجرت لینا بالاتفاق جائز نہیں۔

علامہ شامی (۱۵۶) نے درمختار کی شرح میں اور اپنے رسالہ شفاء العلیل میں بڑی تفصیل اور قوی دلائل کے ساتھ یہ بات واضح کر دی ہے کہ تعلیم قرآن وغیرہ پر اجرت لینے کو جن متاخرین فقہاء نے جائز قرار دیا ہے اس کی علت (وجہ) ایک ایسی دینی ضرورت ہے جس میں خلل آنے سے دین کا پورا نظام مختل ہو جاتا (خلل آجاتا) ہے اس لئے اس کو ایسی ہی ضرورت کے مواقع میں محدود رکھنا ضروری ہے

(اس لئے مردوں کو ایصال ثواب کے لئے تیجے، چالیسویں، جمعراتوں میں، قبروں وغیرہ پر تلاوت قرآن کرنا، کرانا یا تراویح میں، محفل شبینہ میں، جلسہ اور محفل قراۃ میں تلاوت قرآن اجرت کے ساتھ حرام ہے کیونکہ اس پر کسی عام دینی ضرورت کا مدار نہیں اور اجرت لے کر پڑھنا حرام ہے اوراس طرح پڑھنے والے اور پڑھانے والے دونوں گنہگار ہوئے۔ مولف)

اور جب پڑھنے والے کو کوئی ثواب نہ ملا الٹا گناہ ہوا تو میت کو وہ کیا پہنچائے گا۔ علامہ شامی نے اس بات پر فقہاء کی بہت سی تصریحات تاج الشریعت، عینی شرح ہدایہ، حاشیہ خیر الدین بر بحرالرائق وغیرہ سے نقل کی ہیں اور خیر الدین رملی کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ ایصال ثواب کے لئے قبر پر قرآن پڑھوانا یا اجرت دے کر ختم قرآن کرانا صحابہ و تابعین اور اسلاف امت سے کہیں منقول نہیں اس لئے بدعت ہے۔ (معارف القرآن مفتی محمد شفیع صاحب ج ا ص ۲۰۸)

---

(۱۵۵) ردالمحتار علی الدرالمختار المعروف بحاشیة ابن عابدین ج ٦ ص ٥٥ ط جدید.

(۱۵٦) الفتاوی الشامیة ج ٦ ص ٥٦-٥٧. و مثله قال: فی عقودرسم المفتی ص ١٣ - ١٤، و تنبیه الولاة والحکام ص ٣٣٧ من رسائل ابن عابدین ج ١.

(تنبیہ اول) جن مواقع میں عادۃ اجرت دی جاتی ہو یا متعارف ہو ان مواقع میں تلاوت محضہ کے بعد ہدیہ پیش کرنا یا قبول کرنا بھی اجرت کے مشابہ ہو کر حرام ہوگا۔ اگر اجرت دینے کے مروج علاقوں میں طے کرکے اجرت نہ لی دی جائے بغیر طے کئے ہوئے بھی معاضہ "المعروف کا لمشروط" کی بنیاد پر لینا دینا حرام ہوگا البتہ ماہانہ تنخواہ تعلیم قرآن، وعظ وغیرہ پر درست ہے، قراءت کی محفلوں، شبینوں، تراویح اور ان جیسے مواقع کے وقتی پروگراموں پر تلاوت کی اجرت لینا بھی حرام ہے۔

(تنبیہ دوم) اسی طرح قبروں پر ایصال ثواب کے لئے تلاوت کی اجرت بھی حرام ہے ہاں اگر مریض کی شفایابی کیلئے بطور رقیہ (دم اور علاج) کے ہو تو جائز ہے۔ مگر پڑھنے والا ثواب سے محروم ہوگا۔ اسی طرح گھروں، دکانوں وغیرہ پر بطور برکت تلاوت کی ہو تو اس پر معاوضہ لینا بھی جائز ہے۔

نواں باب

قرآن پاک حفظ کرانے کا صحیح طریقہ اور حفظ نہ کرسکنے کی وجوہ

اس عنوان کے تحت ہم حضرت مولانا مشرف علی تھانوی دامت برکاتہ کے رسالہ ----- تحفیظ القرآن الکریم ----- سے اقتباس کر کے حفظ کا طریقہ کار اور حفظ نہ ہو سکنے کے موانع نقل کرتے ہیں جن کو انہوں نے بہت تجربوں کے بعد لکھا ہے اساتذہ و طلبہ حفظ اور ان کے سرپرست حضرات کے لئے انمول موتی ہیں ان کا التزام کرکے خاطر خواہ فوائد حاصل کریں چنانچہ مولانا تحریر فرماتے ہیں

جو والدین بڑی تمناؤں اور آرزوؤں سے بچہ کو قرآن پاک حفظ کرانے کے لئے مدارس میں داخل کرتے ہیں اور اساتذہ برسوں کی محنت شاقہ کے باوجود اس کو حفظ کرانے میں کامیاب نہیں ہو پاتے یا والدین کی توقعات سے بہت زیادہ وقت صرف ہو جاتا ہے یا حفظ کرنے کے باوجود بچہ کو قرآن مجید یاد نہیں رہتا اس کی کیا وجوہ ہیں ان کو بیان کیا جاتا ہے۔

حفظ کی رفتار سست ہونے یا حفظ نہ کرسکنے کی وجوہات

درجات حفظ میں کسی بچہ کے ناکام ہونے اور نہ پڑھ سکنے یا سست پڑھنے کی متعدد وجوہ ہوتی ہیں۔ بچہ کے بارہ میں کسی استاد کو یہ فیصلہ کرنے سے پہلے کہ "یہ بچہ نہیں پڑھ سکتا" ان وجوہ کا جائزہ لینا لازمی ہے جو بچہ کی طرف سے یا اس کے والدین یا ماحول کی طرف سے پیش آتی ہیں یا خود استاد کی طرف سے موانع ہیں۔ جب تک ان وجوہ کا جائزہ لے کر ان کے ازالہ کی بھرپور کوشش نہ کی جائے اس وقت تک نہ پڑھ سکنے کا فیصلہ کرنا سرا سر ناانصافی ہو گا۔ مبادا بچہ کی محرومی کا استاد یا مہتمم یا والدین سے مواخذہ نہ ہو جائے۔

بچہ کی طرف سے موانع

بعض مرتبہ بچہ کی طرف سے ہی موانع پیش آتے ہیں مثلاً (ا) بچہ کا ذہن کمزور ہے--- (ایک ایک آیت کو بیس پچیس مرتبہ کہتا ہے تب یاد

ہوتی ہے مگر یاد کرنے کے بعد محفوظ ہو جاتی ہے) (۲) حافظہ کمزور ہے۔ (ایک دو مرتبہ کہنے سے الفاظ تو زبان پر چڑھ جاتے ہیں مگر وقتی طور پر یاد ہو جانے کے بعد یاد نہیں رہتا)۔ (۳) فطرتاً شریر ہے۔ (یاد کرنے سے یاد ہو جاتا ہے اور یاد بھی رہتا ہے مگر شرارتوں کی وجہ سے ذہن اس طرف متوجہ نہیں رہتا)۔ (۴) گھر میں دوسرے بہن بھائیوں کا ماحول آزاد ہے ہر وقت کھیل، تفریح، ریڈیو، ٹی وی کا ماحول ہے، یہ وجہ بھی ایک بہت بڑا مانع بنتی ہے۔ (۵) بچہ دماغی یا جسمانی بیماری کا شکار ہے تب بھی اس کی کارکردگی بہتر نہیں ہو سکتی۔ (۶) مسلسل بے توجہی کا شکار رہنے کی وجہ سے دل اچاٹ ہو گیا۔ (۷) جس قرآن مجید میں ناظرہ پڑھا ہے اس میں حفظ نہیں کر رہا بلکہ قرآن مجید بدل دیا گیا۔ یا دوران حفظ قرآن پاک بدل دیا گیا۔ (۸) قاعدہ میں ہجے اور رواں کی مشق نہیں کرائی گئی اور ناظرہ پڑھائے بغیر حفظ شروع کرا دیا گیا۔

والدین کی طرف سے موانع

بعض مرتبہ والدین کی طرف سے موانع پیش آتے ہیں۔ مثلاً

(۱) والدین میں ذہنی ہم آہنگی نہیں باپ چاہتا ہے کہ بچہ قرآن مجید حفظ کرے ماں چاہتی ہے انگریزی پڑھے یا اس کے برعکس چاہتے ہیں۔ (۲) والدین تو پڑھاتے ہیں مگر خاندان کا ماحول موافق نہیں۔ (۳) والدین کی طرف سے بچہ کا کماحقہ تعاون نہیں ہوتا ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ کا ماحول ہے یا گھر میں پڑھنے اور یاد کرنے کا ماحول فراہم نہیں کیا جاتا۔ (۴) ماں باپ کی غربت وافلاس میں ابتلاء کی وجہ سے گھر میں ہر وقت تنگ دستی کا ذکر رہنا بھی بچہ کی بے رغبتی کا سبب بن سکتا ہے جس سے سست رفتاری لازمی ہے۔ (۵) ماں باپ کا بہت زیادہ لاڈ اور ہر وقت ناز و نعم کا اہتمام بھی رفتار پر اثر انداز ہوتا ہے۔

استاد کی طرف سے موانع

بعض مرتبہ بچوں کے نہ پڑھ سکنے کا سبب استاد کی طرف سے ہوتا ہے۔

(۱) استاد کے پاس بچے زیادہ ہیں اس لئے وہ پوری توجہ مبذول (خرچ) نہیں کر سکتا۔ (۲) استاد کی تنخواہ کم ہے وہ معاشی پریشانی کو دور کرنے کے لئے ٹیوشن پڑھاتا ہے۔ (یا کوئی اور کام کرتا ہے) اس لئے بچوں کو پورا وقت نہیں دے سکتا۔ (۳) استاد کسی پریشانی میں مبتلا ہے اس لئے وہ درس گاہ میں حاضر رہنے کے باوجود ذہنا غائب رہتا ہے جس کا بچوں پر اثر پڑتا ہے۔ (۴) استاد چھٹیاں زیادہ کرتا ہے اور نائب کی نیابت قابل اعتماد نہیں۔ (۵) استاد بچوں کا خود سننے کی بجائے دوسرے بچوں سے سنوانے پر قناعت کرتا ہے۔ (۶) استاد مزا جا بہت سخت ہے ہر وقت مار پیٹ سے بچوں کو خوف زدہ رکھتا ہے۔ (۷) استاد بہت ہی نرم ہے بچے شرارتیں کرتے رہتے ہیں تب بھی وہ سختی نہیں کرتا۔ (۸) استاد تبدیل ہو گیا دوسرا اور تیسرا استاد آگیا جس سے انس میں وقت درکار ہے۔ (۹) استاد کا تعلیم کے اوقات میں درجہ سے غائب ہونا طلباء میں فتنہ کو جنم دیتا ہے۔ (۱۰) استاد میں رغبت الی الامارد (بے ریش لڑکوں کی طرف میلان) کا شبہ[۱] بھی ہو تو اس سے نہیں پڑھوانا چاہئے۔ ایسے استاد کو فوراً علیحدہ کر دینا ضروری ہے۔

حفظ کرانے کا طریقہ
(تعلیمی ملحوظات)

بچہ کو حفظ شروع کرانے سے قبل اس کو ناظرہ پڑھانا ضروری ہے اور ناظرہ میں اس بات کا لحاظ ازبس ضروری ہے کہ (۱) اگر بچہ ہجوں پر بے تکلف قادر ہو تو رواں پڑھنے میں بھی قطعاً جھجک نہ ہو۔ (۲) مخارج اور صفات کی رعایت کا عادی ہو۔ (۳) کسی حرف میں مخرج کے بارہ میں (غفلت)' صرف توجہ دلانے سے دور ہو جائے۔

اگر بچہ میں ناظرہ کی یہ کیفیت نہیں ہے تو حفظ میں اس خامی کو دور کرنا بچہ کو دوہری مشقت میں مبتلا کر دے گا۔ اگر ناظرہ میں یہ کمی دور ہو گی تو انشاء اللہ بہت جلد حفظ ہو جائے گا اور نہ صرف حافظ ہو جائے گا بلکہ نصف قاری بھی ہو جائے گا۔

حفظ شروع کرانے کے لئے اس (درج ذیل) طریق کار پر عمل کرنا

---

(۱) اگر کسی استاد کی رغبت خوبصورت بچے کی طرف اس لئے ہے کہ وہ ذہین اور محنتی ہے سبق یاد کر کے سنا دیتا ہے تو یہ رغبت اس کے کمال اور محنت کی وجہ سے ہے مذموم نہیں

استاد اور شاگرد دونوں کے لئے راحت اور سہولت کا باعث ہوتا ہے۔ (۱) سبق بچہ کی صلاحیت کے مطابق نسبتاً کم دیں (۲) سبق روزانہ پڑھائے حتی المقدور ناغہ نہ کرے۔ (۳) پڑھا ہوا سبق جب تک طالب علم سنانہ لے اگلا سبق نہ پڑھائے۔ (۴) سبق کو استاد حدر کے انداز میں مخارج' اخفاء' اظہار' ادغام' غنہ' مد' قصر تفخیم اور ترقیق کا پورا لحاظ کر کے بچہ کو خود کہلوائے اور ممکن ہو تو دو یا تین مرتبہ کہلوا دے۔ حکم ربانی ہے **وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا** (اور قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو) (۵) اوقاف کا خاص خیال رکھا جائے آیت پر وقف کی علامت ہویا ط۔ ج قف وغیرہ پر اگر درمیان میں وقف کرنا پڑے تو اعادہ جملہ سے ہو--- غلط اعادہ کرنے سے بعض مرتبہ معنی فاسد ہو جاتے ہیں جس سے نماز فاسد ہو (جانے کا خطرہ ہوتا) ہے۔ (اور گناہ الگ ہے اور غلطی پختہ ہونے کا بھی اندیشہ ہے)۔ (۶) اس بات پر کڑی نظر رہے کہ استاد حروف کو جس طرح ادا کر رہا ہے بچہ اسی طرح ادا کرے اس میں ذرا سی غفلت بچہ میں ہمیشہ کی غلطی پختہ کر دیتی ہے۔ غلطی پر پنسل کا نشان لگا دیں یاد ہو جانے پر مٹا دیں۔ (۷) اس بات کی تاکید کی جائے کہ بچہ یاد کرتے وقت بھی جلدی جلدی نہیں پڑھے گا بلکہ ہر حرف کی ادائیگی میں مخارج اور صفات کا لحاظ کرے گا۔ (۸) متشابہات کے مقام پر سبق کے وقت یہ ہرگز نہ بتایا جائے کہ فلاں جگہ یہ اس طرح آتا ہے بلکہ یہاں جس طرح ہے اس کا تلفظ بچہ کی زبان پر رواں کرا دیا جائے۔ (۹) سبق پڑھنے اور یاد کرنے میں اس کی تاکید کی جائے کہ بچہ مصحف (قرآن) کی سطروں پر نظر جمائے رکھے۔ محض استاد کی قراءت کو زبانی سن کو دہرانے کی کوشش نہ کرے۔ (۱۰) جب بچہ سبق یاد کر کے سنائے تو معمولی غلطی کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔ اگر پورا سبق ایک دم یاد نہ ہو سکے تو دو یا تین قسطوں میں اس طرح یاد کرے کہ ایک قسط یاد کر کے استاد کو سنائے پھر دوسری پھر تیسری اور ان کے ساتھ مکمل سبق سنائے۔ (۱۱) ہر سبق کے بعد گذشتہ ایک ہفتہ کے اسباق ضرور سنے جائیں۔ (۱۲) سات سبق میں اگر کسی جگہ متشابہ لگ جائے تو دونوں مقام کھول کر بچہ کو صرف دکھا کر جو یہاں ہے (جو پڑھنا ہے) اس کا تلفظ دو تین مرتبہ کہلوا

کر زبان پر رواں کرا دیا جائے۔ (۱۳) سبق اور سات سبق میں حرف چبانے کا یا غلط پڑھنے کا تحمل کرنا بچہ کو منزل کی شدید مشقتوں میں مبتلا کرتا ہے ایسا ہرگز نہ کرنا چاہئے۔ (۱۴) سبق مغرب اور عشاء کے درمیان یاد کرانا بہت مفید ہوتا ہے۔ اس وقت میں یاد کیا ہوا سبق بچہ صبح آتے ہی سنا کر ذہنی بوجھ سے فارغ ہو جاتا ہے۔ (۱۵) اگر بچہ کو صبح کو سبق یاد نہ ہو تو اس کا صبح کا سارا وقت سبق یاد کرانے میں صرف کرنا اور اس کے لئے بچہ کو کان پکڑوانا' کرسی بنانا' کھڑا کرنا' اس کو مارنا پیٹنا' سب غیر مفید اور لا حاصل ہے ایسی صورت میں بچہ کے سبق کا کام موقوف کر کے اس سے سات سبق اور اس کے بعد منزل کا پارہ سننے پر قناعت کرنی چاہئے' جب وہ ان دونوں کاموں سے فارغ ہو جائے تب سبق کے کام پر دوبارہ مشغول کرنا چاہئے۔ (۱۶) غصہ کے وقت کبھی بچہ کو سزا نہ دے بلکہ پہلے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کی تدبیر کرے اس کے بعد مناسب سزا دے۔ (۱۷) مار پیٹ سے حتی المقدور پرہیز کرنا چاہئے اور نہایت محبت وشفقت سے ایک حقیقی باپ سے زیادہ بہتر برتاؤ کرنا چاہئے۔ چہرہ پر مارنا تو جائز ہی نہیں۔ (۱۸) مسابقہ کا عمل بچہ کی کامیابی میں کافی موثر ہے یعنی قریب سبق والوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کا ذوق پیدا کرائیں۔ (۱۹) چھوٹی سورتوں کی طرف سے اگرچہ بچہ کو یاد کرنے میں سہولت ہوتی ہے مگر کیونکہ یہ ترتیب نظم موجود (جس طرح حضورؐ نے صحابہ سے مرتب کرایا) کے خلاف ہے اگر بچہ کی ضرورت سے شروع کرایا گیا ہے تو چند سورتوں کے بعد جب بچہ چل پڑے تو پہلے تیسواں پارہ سورۃ عم کی طرف سے آخر تک پڑھا دیا جائے۔ اس کے بعد پارہ اول سے شروع کرایا جائے۔ آخر کی طرف سے قرآن پاک پڑھانا اگرچہ قدرے سہل ہے مگر سوء ادب ہے۔

آخر کی طرف سے حفظ کرانے کی دو صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ آخر پارہ کی ابتداء (عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ) سے آخر تک بالترتیب پڑھایا جائے اور اس کے ختم ہونے پر اسی طرح اس سے پہلے کے ہر پارہ کو شروع سے آخر تک بالترتیب پڑھایا جائے اس طرح پڑھانے میں کوئی حرج نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ آخری پارہ کو آخری سورۃ سے شروع کر کے

ابتداء پارہ تک موجودہ ترتیب کے خلاف پڑھایا جائے اور اسی طرح دوسرے پاروں کو پڑھایا جائے اس طرح ضرورت سے زائد پڑھانا سوء ادب ہے۔

(۲۰) پہلے دس پاروں تک منزل نصف پارہ سے زیادہ نہیں سننی چاہئے اور دس پاروں تک پہنچنے کے بعد ایک پارہ سے کم نہیں ہونی چاہئے۔ (۲۱) سبق، سات سبق یا منزل کا خام سن کر در گزر کرنا بچہ کے لئے مستقبل میں تکالیف کا دروازہ کھولنا ہے جو یقیناً بہت برا ہے۔ (۲۲) سبق پر روزانہ تاریخ ڈالنے سے بچہ کی ذہنی صلاحیتوں کا جائزہ لینے میں بہت مدد ملتی ہے۔ (۲۳) لباس کی صفائی جسم کی پاکیزگی اور جگہ و ماحول کی خوبصورتی بھی حفظ کے طلباء کی ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشتی ہے۔ (۲۴) مسلسل تین چار چھٹیوں کے بعد بچہ آئے تو پہلے اس کے سات سبق کی نگرانی ازبس ضروری ہے اس کے بعد سبق شروع کرانا چاہئے۔ (۲۵) کسی بچہ کا حفظ کرنا جیسے والدین کے لئے سعادت عظمیٰ ہے استاد کے لئے بھی نعمت عظمیٰ ہے طلباء کو حق تعالیٰ کی نعمت، مہمانان شریعت اور محسنین مقدس سمجھ کر ان کی قدر کرنا چاہئے اور دل سے ان کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ (۲۶) تکمیل حفظ کے بعد منزل سنا کر قرآن پاک کے کم از کم تین دور اس طرح مکمل کرنا ازبس ضروری ہیں کہ پہلا دور ایک ایک سپارہ کر کے دوسرا دور دو دو سپارہ کر کے اور تیسرا تین تین سپارے سنا کر۔ اس طرح یاد کیا ہوا قرآن مجید انشاء اللہ جلدی نہیں بھولے گا۔ اس کے بعد روزانہ ایک سپارہ حفظ پڑھنے کا معمول زندگی بھر رکھنا چاہئے۔

(نفلوں میں ہو تو اور بھی بہتر ہے حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی ہدایت فرمائی تھی اور حضرت قاری محمد طیب صاحب کا عمر بھر عمل رہا ہے)۔

طلبہ حفظ کے لئے گھر کا ماحول ' استاد اور درس گاہ کا انتخاب

حفظ کرانے سے پہلے جن چیزوں کا اہتمام والدین اور سرپرستوں کو کرنا ضروری ہے وہ ہیں گھر کا ماحول ' استاد کا انتخاب اور درس گاہ کا انتخاب اس پر بھی حضرت مولانا مشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ نے اپنے دوسرے پمفلٹ --- بچوں کو پہلے قرآن پاک حفظ کرایئے --- میں تحریر کیا ہے ان کو بھی مضمون کی مناسبت اور ضرورت کے تحت یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

گھر کا ماحول

بچہ کے لئے سب سے پہلی درس گاہ اس کا گھر ہے جہاں سے قبول کئے ہوئے اثرات بچہ کے ذہن کی تربیت پر اثر انداز ہوتے ہیں اور سنورنے یا بگڑنے کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے (۱) گھر میں حفظ کرنے والے بچہ کو کسی وقت کسی معاملہ میں بھی دوسرے بچوں سے کمتر نہ سمجھیں۔ (۲) بچہ کو یہ تاثر کبھی نہ دیں کہ اس کا یہ وقت ضائع ہو رہا ہے اور دوسرے بچے علم حاصل کر رہے ہیں۔ (۳) گھر میں حفظ کے بچہ کے لئے ---- پڑھنے کا ایسا ہی اہتمام کریں جیسے اسکول کے بچوں کے لئے کیا جاتا ہے۔ (۴) حفظ کرنے والے بچہ سے دوسرے بچوں کے مقابلہ میں گھریلو کام زیادہ نہ کرائیں بلکہ اس بچہ سے کم کام لیں کیونکہ اس کا کام پہلے ہی بہت اہم اور مشکل (محنت طلب) ہے۔ (۵) کپڑے جوتے وغیرہ حفظ کے بچہ کو سب سے اچھے پہنائیں تاکہ اس کے شوق میں اضافہ ہو۔ (۶) گاہے گاہے بچہ کے کام کا جائزہ لیا کریں کہ کتنا کام ہوا اور کیسا ہوا۔

غرض گھر کے ماحول میں حفظ کرنے والے بچہ کو دوسرے بچوں سے زیادہ عزت اور فوقیت دیں تحقیرو تذلیل کا برتاؤ نہ کریں۔ اگر کوئی دوسرا شخص بچہ کے سامنے توہین آمیز بات کرے تو فوراً منع کر دیں۔ (اور ایسی ہی باتوں کا خیال ان بچوں کے متعلق بھی رکھنا چاہئے جو مستقل مدارس میں مقیم رہ کر حفظ کرتے ہیں)

استاد کا انتخاب

(۱) بچہ کے لئے ایسے استاد کا انتخاب کریں جو مار کر پڑھانے کے بجائے انتہائی شفقت و محبت سے پڑھانے کا عادی ہو۔ عبادت گزار نیک ہو۔ (۲) محنتی اور تجربہ کار ہو' ناغہ نہ کرتا ہو' ٹیوشنوں میں مبتلا نہ ہو' ڈاڑھی اور لباس میں بھی متشرع (دیندار) ہو۔ (۳) صاف ستھرا لباس پہنتا ہو۔ (۴) زبان میں درشتی (سختی) نہ ہو ڈانٹ ڈپٹ اور گالیوں کا عادی نہ ہو۔ (۵) خود عمر رسیدہ (تجربہ کار) ہو یا عمر رسیدہ (تجربہ کار) افراد کی زیر نگرانی کام کر رہا ہو۔ (۶) قاری و عالم ہو یا صرف قاری یا کم ازکم حافظ ہو مگر بہت عمدہ تلفظ اور ادائیگی پر قادر ہو۔

درس گاہ کا انتخاب

اسکول کے بچوں کے لئے جیسے اعلیٰ اسکول کا انتخاب کیا جاتا ہے ایسے ہی قرآن پاک کی درس گاہ کے انتخاب میں بھی بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے اس لئے کہ محض قرآن پاک پڑھانا کافی نہیں بلکہ صحیح پڑھانا ضروری ہے۔

درس گاہ' استاد اور ماحول میں ایسی کشش پیدا کرنی چاہئے کہ حفظ کا بچہ اسکول کے بچوں کی نسبت زیادہ شوق سے درس گاہ میں جانے کا مشتاق ہو۔

(۱) درس گاہ میں صفائی کا خاص اہتمام ہو۔ (۲) ماحول تعلیمی ہو۔ (۳) مجموعی طور پر بچے صاف ستھرے رہتے ہوں۔ (۴) تعلیم کے ساتھ اساتذہ کی نظر بچوں کی اخلاقی تربیت پر بھی ہو (۵) سیاست کی الائشوں سے درس گاہ کا ماحول بالکل پاک ہو (۶) درس گاہ کا ماحول طلباء کے لئے کشش کا باعث ہو' ذہنی تفریح کے سامان اور کھیل کے اوقات میں کھیل کا ماحول میسر ہو۔

اگر آپ ان تمام چیزوں کے انتخاب میں کامیاب ہو جائیں تو آپ دیکھیں گے کہ آپ کا بچہ کس شوق سے اور کتنی جلدی قرآن پاک حفظ کر کے پورے خاندان کے لئے نعمت عظمیٰ ثابت ہو گا۔

ضروری ہدایات

(۱) حفظ شروع کرانے سے پہلے بچہ کو ناظرہ قرآن مجید پڑھانے سے حفظ کرنا آسان ہو جاتا ہے اور حفظ کی مدت میں ایک تہائی کی ہو جاتی ہے۔ (۲) جس قرآن پاک میں حفظ شروع کیا جائے اخیر تک اسی چھاپے کے قرآن پاک میں پڑھنے سے یاد کرنے میں بہت سہولت ہوتی ہے۔

تجربہ سے ثابت ہوا کہ تاج کمپنی کے ۱۳ سطر اور ۱۶ سطر والے قرآن پاک میں یاد کرنا آسان ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولاد کو حافظ' قاری اور عالم باعمل بنائے آمین۔

یہاں تک مولانا مشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم کا مضمون تھا۔

دسواں باب

حفظ قرآن کے لئے چھ مجرب عملیات اور نسخہ جات

جن افراد کو قرآن کریم حفظ کرتے وقت یاد نہ ہوتا ہو یا یاد ہو جانے کے بعد بھول جاتے ہوں ان کے لئے ذیل میں چند مجرب عملیات اور نسخہ جات نقل کرتا ہوں تاکہ جن کا حافظہ کمزور ہو نسیان کثرت سے ہوتا ہو ان کی یہ شکایت دور ہو جائے اور حفظ قرآن میں ممدو معاون ثابت ہوں۔ چنانچہ ہم پہلا عمل حضرت مولانا شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب قدس سرہ کی کتاب فضائل قرآن سے نقل کرتے ہیں۔

پہلا عمل : امام ترمذی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت علی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں قرآن پاک میرے سینے سے نکل جاتا ہے جو یاد کرتا ہوں وہ محفوظ نہیں رہتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے ایسی ترکیب بتلاؤں کہ تجھے بھی نفع دے اور جس کو تو بتلائے اس کے لئے بھی نافع ہو اور جو کچھ تو سیکھے وہ محفوظ رہے۔ حضرت علیؓ کے دریافت کرنے پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جمعہ کی شب آوے تو اگر یہ ہو سکتا ہو کہ رات کے اخیر تہائی حصہ میں اٹھے تو یہ بہت ہی اچھا ہے کہ یہ وقت ملائکہ (فرشتوں) کے نازل ہونے کا ہے اور دعا اس وقت میں خاص طور سے قبول ہوتی ہے اسی وقت کے انتظار میں حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا۔

سَوفَ أستَغفِرُ لَكُم رَبِّي

یعنی عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا (یعنی جمعہ کی رات کے آخری حصہ میں) پس اگر اس وقت میں جاگنا دشوار ہو تو آدھی رات کے وقت اور یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر شروع ہی رات میں کھڑا ہو اور چار رکعت نفل اس طرح پڑھ کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ یس شریف پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۃ

فاتحہ کے بعد سورۃ دخان اور تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الم سجدہ (۱) اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملک پڑھے اور جب التحیات سے فارغ ہو جاوے تو اول حق تعالٰی شانہ کی خوب حمد وثنا کر' اس کے بعد مجھ پر درود اور سلام بھیج' اس کے بعد تمام انبیاء پر درود بھیج اس کے بعد تمام مومنین کے لئے اور ان تمام مسلمان بھائیوں کے لئے جو تجھ سے پہلے مر چکے ہیں استغفار کر' اور اس کے بعد یہ دعا پڑھ۔

(فائدہ) دعا آگے آ رہی ہے اس کے ذکر سے قبل مناسب ہے کہ حمد و ثنا وغیرہ جن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے دوسری روایات سے جن کو شروح حصن حصین اور مناجات مقبول وغیرہ میں نقل کیا ہے مختصر طور پر ایک ایک دعا نقل کر دی جائے تاکہ جو لوگ اپنے طور سے نہیں پڑھ سکتے وہ اس کو پڑھیں' اور جو حضرات خود پڑھ سکتے ہوں وہ اس پر قناعت نہ کریں بلکہ حمد وصلاۃ کو بہت اچھی طرح سے مبالغہ سے پڑھیں

دعا یہ ہے۔

أَلحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ عَدَدَ خَلقِهِ وَ رِضَا نَفسِهِ وَ زِنَةَ عَرشِهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، أَللّٰهُمَّ لَا أُحصِي ثَنَاءً عَلَيكَ أَنتَ كَمَا أَثنَيتَ عَلَى نَفسِكَ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّم وَ بَارِك عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ الهَاشِمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصحَابِهِ البَرَرَةِ الكِرَامِ وَ عَلَى سَائِرِ الأَنبِيَاءِ وَالمُرسَلِينَ وَ المَلَائِكَةِ المُقَرَّبِينَ رَبَّنَا اغفِر لَنَا وَ لِإِخوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالإِيمَانِ وَ لَا تَجعَل فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيم، أَللّٰهُمَّ اغفِر لِي وَ لِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيعِ المُؤمِنِينَ وَ المُؤمِنَاتِ وَالمُسلِمِينَ وَ المُسلِمَاتِ إِنَّكَ سَمِيعٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ.

---

(۱) ترتیب قرآنی میں یہ سورۃ پہلی دونوں سورتوں سے مقدم ہے۔ مگر اول تو نوافل میں فقہاء نے اس قسم کی گنجائش فرمائی ہے۔ دوسرے نوافل کا ہر دوگانہ مستقل نماز کا حکم رکھتا ہے اور اس دوگانہ کی دونوں سورتیں آپس میں مرتب ہیں اس لئے کوئی کراہت نہیں۔ ہکذا فی الکوکب الدری وحاشیہ

(ترجمہ) : تمام تعریف جہانوں کے پروردگار کے لئے ہے، ایسی تعریف جو اس کی مخلوقات کے اعداد کے برابر ہو، اس کی مرضی کے موافق ہو، اس کے عرش کے وزن کے برابر ہو، اس کے کلمات کی سیاہیوں کے برابر ہو۔ اے اللہ! میں تیری تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنی تعریف خود بیان کی۔ اے اللہ! ہمارے سردار نبی امی اور ہاشمی پر درود وسلام اور برکات نازل فرما، اور تمام نبیوں اور رسولوں اور ملائکہ مقربین پر بھی۔ اے ہمارے رب! ہماری اور ہم سے پہلے مسلمانوں کی مغفرت فرما، اور ہمارے دلوں میں مومنین کی طرف سے کینہ پیدا نہ کر۔ اے ہمارے رب! تو مہربان اور رحیم ہے۔ اے الہ العالمین! میری اور میرے والدین کی اور تمام مومنین اور مسلمانوں کی مغفرت فرما۔ بے شک تو دعاؤں کو سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

اس کے بعد وہ دعا پڑھے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بالا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمائی اور وہ یہ ہے۔

أَللّٰهُمَّ ارحَمنِی بِتَرکِ المَعَاصِی أَبَدًا مَا أَبقَیتَنِی وَ ارحَمنِی أن أتَکَلَّفَ مَالا یَعنِینِی وَ أرزُقنِی حُسنَ النّظرِ فِیمَا یُرضِیكَ عَنّی، أللّٰهُمَّ بَدِیعَ السّمَاوَاتِ وَ الأرضِ ذَا الجَلالِ وَ الإکرَامِ وَ العِزّةِ الّتِی لَاتُرَامُ! أسئَلُكَ یَا أَللّٰهُ یَارَحمنُ بِجَلالِكَ وَ نُورِ وَجهِكَ أن تُلزِمَ قَلبِی حِفظَ کِتَابِكَ کَمَا عَلّمتَنِی، وَ ارزُقنِی أن أقرَأهُ عَلَی النّحوِالّذِی یُرضِیكَ عَنّی. أللّٰهُمّ بَدِیعَ السّمَاوَاتِ وَ الأرضِ ذَا الجَلالِ وَ الإکرَامِ وَ العِزّةِ الّتِی لاَ تُرَامُ أسئَلُكَ یَا أَللّٰهُ یَا رَحمنُ بِجَلالِكَ وَ نُورِ وَجهِكَ أن تُنَوّرَ بِکِتَابِكَ بَصَرِی وَأن تُطلِقَ بِهِ لِسَانِی وَ أن تُفَرِّجَ بِهِ عَن قَلبِی وَ أن تَشرَحَ بِهِ صَدرِی وَ أن تَغسِلَ بِهِ بَدَنِی فَإنّهُ لاَیُعِینُنِی عَلَی الحَقّ غَیرُكَ وَلاَ یُؤتِیهِ إلّا أنتَ وَ لا حَولَ وَلا قُوّةَ إلّا بِاللّٰهِ العَلِیّ العَظِیمِ.

(ترجمہ) : اے الہ العالمین! مجھ پر رحم فرما کہ جب تک میں زندہ ہوں گناہوں سے بچتا رہوں' اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بے کار چیزوں میں کلفت نہ اٹھاؤں اور اپنی مرضیات میں خوش نظری مرحمت فرما۔ اے اللہ زمین اور آسمانوں کے بے نمونہ پیدا کرنے والے' اے عظمت اور بزرگی والے' اور اس غلبہ یا عزت کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے۔ اے اللہ اے رحمان! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ جس طرح تو نے اپنی کلام پاک مجھے سکھا دی اسی طرح اس کی یاد بھی میرے دل سے چسپاں کر دے' اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اس کو اس طرح پڑھوں جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ زمین و آسمانوں کے بے نمونہ پیدا کرنے والے' اے عظمت اور بزرگی والے اور اس غلبہ یا عزت کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن۔ اے اللہ اے رحمان! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری نظر کو اپنی کتاب کے نور سے منور کر دے' اور میری زبان کو اس پر جاری کر دے' اور اس کی برکت سے میرے دل کی تنگی کو دور کر دے اور میرے سینے کو کھول دے اور اس کی برکت سے میرے جسم کے گناہوں کا میل دھو دے کہ جن پر تیرے سوا میرا کوئی مدد گار نہیں' اور تیرے سوا میری یہ آرزو کوئی پوری نہیں کر سکتا' اور گناہوں سے بچنا یا عبادت پر قدرت نہیں ہو سکتی مگر اللہ برتر اور بزرگی والے کی مدد سے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی! اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کر' انشاء اللہ دعا ضرور قبول کی جائے گی۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے کسی مومن سے بھی قبولیت دعا نہ چوکے گی۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ علیؓ کو پانچ یا سات ہی جمعہ گزرے ہوں گے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! پہلے میں تقریباً چار آیتیں پڑھتا تھا اور وہ بھی مجھے یاد نہ ہوتی

تھیں اور اب تقریبا چالیس آیتیں پڑھتا ہوں اور ایسی ازبر ہو جاتی ہیں کہ گویا قرآن شریف میرے سامنے کھلا رکھا ہے اور پہلے میں حدیث سنتا تھا اور جب اس کو دوبارہ کہتا تھا تو ذہن میں نہیں رہتی تھی اور اب احادیث سنتا ہوں اور جب دوسروں سے نقل کرتا ہوں تو ایک لفظ بھی نہیں چھوٹتا۔ (۱۵۷)

دوسرا عمل : علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔۔۔

ھشام بن القاضی بن الحارث' ابن عباس کی زبانی روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ کیا میں تجھ سے وہ بات بتلاؤں جو جبریل علیہ السلام نے مجھے بطور حدیہ کے دی ہے جس سے حافظہ بڑھتا ہے اور نسیان دور ہوتا ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ ضرور بتلایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی تھال یا کٹورے میں زعفران وگلاب کے عرق سے سورۃ الفاتحہ و سورۃ الحشروسورۃ الواقعہ لکھو پھر آب زمزم یا آب بارش یا کسی صاف پانی سے دھو کر صبح کے وقت تین مثقال (۱) شکر ملا کر پی جاؤ اور اس کے بعد دو رکعت پڑھو ہر ایک رکعت میں پچاس دفعہ قل ہو اللہ احد اور پچاس ہی دفعہ سورۃ الفاتحہ پڑھو

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اسلام کے بعد جیسا کہ میں اس روز خوش ہوا کبھی نہیں ہوا تھا کیونکہ اس کا نفع چالیس روز کے بعد ہی شروع ہوا۔

ابن شہاب زھری اس کو لکھ کر اپنی اولاد کو پلایا کرتے تھے

عاصم کا قول ہے کہ میں نے پچپن سال کی عمر میں اس کا استعمال شروع کیا پس ہر ایک مہینہ میں میرا حافظہ وفہم بڑھتا گیا۔

تیسرا عمل : امام محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک شخص نے

---

(۱۵۷) نقلنا هذا الحديث و ترجمته من فضائل القرآن للكاندهلوى(رح)

ورواه الترمذی والحاکم والطبرانی وذکرہ الهیثمی فی مجمع الزوائد

(۱) مثقال کا وزن چار ماشہ چار رتی ہے

ان کے پاس آکر حافظہ کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ ہر روز دو مثقال شکرتری اور ایک مثقال لوبان ذکر ملا کر کھایا کرو اور اس کے بعد اپنی بائیں ہتھیلی پر زعفران کے ساتھ آیت الکرسی لکھ کر زبان سے چاٹ لیا کرو۔ اس نے ایسا ہی کیا چند روز کے بعد محمد بن سیرین کو اس سے ملاقات کا اتفاق ہوا پوچھا اب تیرا کیا حال ہے؟ کہا! میں نے دس ہزار احادیث یاد کرلی ہیں۔ محمد بن سیرین نے فرمایا یہی عمل کئے جاؤ۔ چند روز کے بعد دوبارہ ملاقات کا اتفاق ہوا پوچھا اب کیا حال ہے؟ کہا! اب تو جو بات سنتا ہوں یاد ہو جاتی ہے۔

طبی نسخے :

اب ذیل میں تین نسخے طب سے بھی نقل کرتا ہوں۔

پہلا نسخہ : سیدنا علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ اگر منقی سیاہ تین اوقیہ (۲) اصل السوس تین اوقیہ، شکرتری تین اوقیہ، شہد تین اوقیہ، گندم بریان تین اوقیہ، سب کو ملا کر سات دن تک استعمال کریں تو حافظہ نہایت بڑھے اور نسیان دور ہو۔

دوسرا نسخہ : حرمل نصف رطل (۳) شہد ایک رطل، حرمل باریک کر کے شہد میں ملادیں اور چالیس روز کے بعد اس کو سات روز میں ختم کریں تو قوت حافظہ زبردست ہو جائے۔

تیسرا نسخہ : ہدہد کا دل بریان کر کے شہد کے ساتھ کھانا بھی یہی فائدہ دیتا ہے۔

یہ آخری پانچوں عملیات اور نسخے علامہ سیوطی ؒ کی کتاب "الرحمت فی الطب والحکمت" سے نقل کئے ہیں قارئین کرام جس میں اپنی سہولت اور فائدہ دیکھیں اس کو عمل میں لائیں۔

حق جل شانہ اپنی رحمت کے طفیل مجھے بھی اور تمہیں بھی قرآن و حدیث کے حفظ کی توفیق عطا فرمادیں (آمین)

---

(۲) ایک اوقیہ کا وزن ساڑھے دس تولہ ہے (۳) ایک رطل کا وزن ۳۴ تولہ ڈیڑھ ماشہ ہے

گیارہواں باب
(قرآنی معلومات کا نادر خزانہ)

اس باب میں بہت سی نادر کتابوں سے حفاظ کے ضروری معلومات اور قرآن کے عجائبات اور لطائف کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ معلومات ہر مسلمان کی قرآن میں دلچسپی کا باعث ہیں۔ یہ ایک ایسا سلسلہ ہے جس کے مطالعہ سے کوئی مسلمان بے نیاز نہیں رہ سکتا اور اتنا دلچسپ ہے کہ اسے دیکھنے کے بعد بغیر پڑھے اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ بہت سے حفاظ قرآن کے متعلق لایعنی قسم کے سوالات اور پہیلیاں پوچھتے رہتے ہیں، یہ معلومات ان کے لئے احقر مؤلف کی طرف سے نادر تحفہ ہیں ان کا مطالعہ کرکے اپنے احباب سے اس سے سوالات کریں اور ان علمی جواہرات کو مروج کرائیں۔

معنی قرآن

لغوی معنی (۱) جمع کرنا (۲) پڑھی جانے والی کتاب (القرآن صحیفۃ مقروءۃ کذافی القاموس ص۲۵ ج۱) اسی بنا پر قرآن کریم تمام علوم کا جامع اور سرچشمہ ہے اور پوری دنیا میں سب سے زیادہ پڑھا جانے والا بھی ہے۔

عرفی معنی

وہ کلام الٰہی جو حضرت محمدؐ پر بطور اعجاز نازل ہوا اور اس کی تلاوت عبادت ہوئی (التحبیر)

کیفیت نزول

پورا قرآن کریم ایک دفعہ لیلۃ القدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کے مقام بیت العزت پر نازل ہوا پھر ضرورت کے مطابق اللہ تعالی کے حکم سے حضرت جبریل امین علیہ السلام سرور عالمؐ کے پاس لاتے رہے اور قرآن کریم کی آپ پر قرآت کرتے رہے تو حضور علیہ السلام اس کی تلاوت کرتے تھے جس سے آپؐ کو وہ نازل شدہ حصہ حفظ ہو جاتا تھا۔

مدت نزول قرآن

تقریبا ۲۲ سال ۵ ماہ ۱۴ دن ہے

نزول وحی کے طریقے

آنحضرتؐ پر مختلف طریقوں سے وحی نازل ہوتی تھی۔ پہلی صورت تو یہ تھی کہ فرشتہ کسی انسانی شکل میں آپ کے پاس اللہ تعالی کا پیغام پہنچا دیتا تھا اور یہ وحی کے

نزول کی سب سے آسان صورت تھی۔ دوسری صورت یہ تھی کہ حضرت جبریل کسی انسانی شکل اختیار کیۓ بغیر اپنی اصلی صورت میں دکھائی دیتے تھے لیکن ایسا آپؐ کی عمر مبارک میں صرف تین مرتبہ ہوا ہے ایک دفعہ خود آپؐ نے ان کو اصلی شکل میں دیکھنے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی دوسری مرتبہ معراج میں اور تیسری بار نبوت کے بالکل ابتدائی زمانہ میں مکہ مکرمہ کے مقام اجیاد پر (فتح الباری شرح بخاری شریف صفحہ ۱۸، ۱۹ جلدا)۔ تیسری صورت براہ راست اور بلاواسطہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کی ہے یہ شرف آپؐ کو بیداری کی حالت میں معراج کے موقعہ پر ایک بار اور خواب میں بھی ایک بار حاصل ہوا (الاتقان فی علوم القرآن امام سیوطی ص۴۶ جلدا)۔ وحی کی چوتھی صورت یہ تھی کہ حضرت جبریل علیہ السلام کسی بھی صورت میں سامنے آئے بغیر آپ کے قلب مبارک میں کوئی بات القاء فرما دیتے تھے (الاتقان صفحہ ۴۶ جلدا)۔ پانچویں صورت یہ تھی جس کو امام بخاری نے بخاری شریف ص۲ جلدا میں ذکر کیا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کبھی مجھے گھنٹی کی سی آواز سنائی دیتی ہے اور وحی کی یہ صورت میرے لئے سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے پھر جب یہ سلسلہ ختم ہوتا ہے تو جو کچھ اس آواز نے کہا ہوتا ہے مجھے یاد ہو چکا ہوتا ہے۔

پہلی وحی

سب سے پہلے حضرت جبریل علیہ السلام غار ثور میں حضرت محمدؐ پر سورۃ "**اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ**" کا کچھ حصہ لے کر آئے پھر "سورۃ المدثر" نازل ہوئی پھر "سورۃ الفاتحہ" نازل ہوئی پھر "**سورۃ المطففین**" نازل ہوئی۔

آخری وحی

(۱) صحیح بخاری (ج۶ ص۶۳) اور صحیح مسلم کی حدیث کے مطابق حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ سب سے آخر میں سورۃ نساء کی آیت کلالہ "**یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ** ۱۸۶" نازل ہوئی (صحیح مسلم ۵ص ۶۰)۔ امام نسائی کی حضرت ابن عباس سے روایت کے مطابق نزول کے اعتبار سے آخری آیت "**وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ**" سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۸۱ ہے (۳) اور حضرت ابن عباس سے صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق آخری سورۃ "**اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ**" نازل ہوئی۔

یہ تمام روایات صحیح سند سے ثابت ہیں مگر جو اختلاف نظر آ رہا ہے وہ ہر روای کے اپنے علم کے مطابق ہے۔

اور حضرت ابن عباس سے مکمل سورت کے نزول کے اعتبار سے سورۃ نصر کے متعلق اور آیت کے اعتبار سے "وَاتَّقُوا يَوْمًا" کے متعلق مروی ہے۔

اور "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ" جمعہ کے روز عرفات میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر نازل ہوئی (بخاری شریف ۶؍۶۳)

پہلی مدنی سورۃ

پہلی مدنی سورۃ "سورۃ الانفال" ہے جیسا کہ حاکم وغیرہ کی مشہور حدیث میں مذکور ہے۔

پہلی آیت جہاد

جامع الاصول ۲؍۲۴۳ (جو صحاح ستہ کی احادیث کا مبوب مجموعہ ہے اس) میں ہے کہ سب سے پہلے آیات جہاد میں سورۃ حج کی آیت نمبر ۳۹ "اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا" نازل ہوئی (۵) اور ابن جریر طبری کی روایت کے مطابق مدینہ میں سب سے پہلے سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۱۹۰ "وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ" نازل ہوئی۔

طعام میں پہلی آیت

ابن الحصار کے قول کے موافق مکہ میں سورۃ انعام کی آیت نمبر ۱۴۵ "قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا" نازل ہوئی پھر "فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ" نحل کی آیت نمبر ۱۱۴ نازل ہوئی اور مدینہ میں پہلی آیت سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۷۳ "اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ" نازل ہوئی پھر سورۃ مائدہ کی آیت نمبر ۳ "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ" نازل ہوئی (التحبیر ص ۹۳-۹۴)

حرمت شراب میں پہلی آیت

حرمت شراب کے متعلق امام ترمذی کی صحیح روایت کے مطابق سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۲۱۹ "اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ" نازل ہوئی

خاص حضورؐ پر نازل ہونے والی آیات

مکمل سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات "آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ" سے

آخر سورت تک صرف حضورؐ پر نازل ہوئیں آپؐ سے قبل کسی بھی نبی یا رسول پر یہ آیات نازل نہیں ہوئیں(صحیح مسلم ۶؍۹۱-۹۲)

آپؐ سے قبل بعض انبیاء پر نازل ہونے والی آیات

امام حاکم کی صحیح اور مرفوع روایت کے مطابق "سورۃ الاعلیٰ" مکمل اور "سورۃ النجم" **"اَلَّذِیْ وَفّٰی** تک پھر **"اَلَّا تَزِرُ"** سے **"مِنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی"** تک حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کے صحیفوں میں نازل ہوئیں پھر قرآن میں بھی نازل ہوئیں اسی طرح **"اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ"** سورۃ توبہ کی ۱۱۲ مکمل آیت اور **"قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ"** سے **"خَالِدُوْنَ"** تک سورۃ مومنون کی ابتدائی گیارہ آیات اور سورت احزاب کی آیت نمبر ۳۵ **"اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ"** اور سورۃ المعارج کی ۲۳ سے ۳۳ آیات تک یعنی **"اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ"** سے **"قَائِمُوْنَ"** تک کی آیت حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے صحیفوں میں بھی نازل ہوئی تھیں اور سنن دار قطنی کی روایت کے مطابق **"بسم اللہ الرحمن الرحیم"** حضرت سلیمان علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی پھر آپؐ پر بھی نازل ہوئی نیز بسم اللہ شریف کے حضرت سلیمان پر نازل ہونے کا اشارہ ان کے خط سے بھی نکلتا ہے جو انہوں نے ملکۂ سبا بلقیس کو روانہ فرمایا تھا۔

مکرر نازل ہونے والی آیات

تفسیر ابن کثیر (۳؍۶۴) کی روایت کے مطابق سورۃ الاسراء کی آیت نمبر ۸۵ **"وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ"** اور محدثین کی ایک جماعت کے قول کے مطابق "سورۃ فاتحہ" دو بار نازل ہوئی ایک بار مکہ مکرمہ میں اور ایک بار مدینہ منورہ میں (اس لئے یہ سورۃ مکی بھی ہے اور مدنی بھی ہے) اور **"بسم اللہ"** جو دو سورتوں کے درمیان میں ہے اور جو "سورۃ نمل" میں ہے یہ بھی مکرر نازل ہوئی ہے۔

کاتبان وحی

کتابت وحی کے فرائض انجام دینے والے وہ صحابہ کرام جو بطور خاص قابل ذکر ہیں یہ ہیں

(۱) حضرت زید بن ثابتؓ (۲) حضرت ابوبکر صدیقؓ (۳) حضرت عمر بن الخطابؓ (۴) حضرت عثمان بن عفانؓ (۵) حضرت علی بن ابی طالبؓ (۶) حضرت ابی بن کعبؓ

(۷)حضرت زبیر بن العوامؓ (۸)حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ (۹)حضرت مغیرہ بن شعبہؓ (۱۰) حضرت خالد بن الولیدؓ (۱۱)حضرت ثابت بن قیسؓ (۱۲)حضرت ابان بن سعیدؓ

ان حضرات کے علاوہ جن دیگر حضرات صحابہ کرامؓ کو کتابت وحی کا شرف حاصل ہوا ان میں سے اکثر کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

(۱۳)حضرت ابو ایوب انصاریؓ (۱۴)حضرت ابو سفیانؓ (۱۵)حضرت ابو سلمہ بن الاسدؓ (۱۶)حضرت الارقم بن الارقمؓ (۱۷)حضرت بریدہ بن الحصیب اسلمیؓ (۱۸)حضرت جہم ابن سعدؓ (۱۹)حضرت جہیم بن الصلت بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف القرشیؓ (۲۰)حضرت حاطب بن عمروؓ (۲۱)حضرت حذیفہ بن الیمانؓ (۲۲)حضرت الحصین بن نمیرؓ (۲۳) حضرت حنظلہ بن ربیعؓ (۲۴)حضرت حویطبؓ (۲۵)حضرت خالد بن سعیدؓ (۲۶)حضرت سعید بن سعیدؓ (۲۷)شرحبیل بن حسنہؓ (۲۸)حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ (۲۹)حضرت عامر بن فہیرہؓ (۳۰)حضرت عبداللہ بن الارقم القرشیؓ (۳۱)عبداللہ بن ابی بکرؓ (۳۲)حضرت عبداللہ بن رواحہؓ (۳۳)حضرت عبداللہ بن زید انصاریؓ (۳۴)حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرحؓ (۳۵)حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلولؓ (۳۶)حضرت عقبہؓ (۳۷)حضرت العلاء بن الحضرمیؓ (۳۸)العلاء بن عقبہؓ (۳۹)حضرت عمرو بن العاص القرشیؓ (۴۰)حضرت محمد بن مسلمہ ابن سلمہ انصاریؓ (۴۱)حضرت معاذ بن جبلؓ (۴۲)حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ دوسیؓ (۴۳) حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم اجمعین (تعارف قرآن)۔

قرآن کی عمومی تقسیم

قرآن پاک کے کل تیس پارے، سات منزلیں، ایک صد چودہ سورتیں، پانچ صد چالیس رکوع، مشہور قول کے مطابق چھ ہزار چھ صد چھیاسٹھ آیات، اور احقر کی شمار کے مطابق ۶۲۳۸، چودہ سجدہ ہائے تلاوت متفق علیہ اور ایک مختلف فیہ، کلمات (اتقان جلد۱ ص۹۳ کے مطابق) ۷۷۹۳۴ اور حروف (اتقان ص۱/۸۹ کے مطابق) ۳۲۳۶۷۱ ہیں

سورۃ کے لفظی معنی

سورۃ کے لفظی معنی بلندی یا بلند منزل کے ہیں (اَلسُّوْرَۃُ اَلرِّفْعَۃُ۔ لسان

العرب = اَلسُّوْرَۃُ اَلْمَنْزِلَۃُ الرَّفِیْعَۃُ۔ مفردات راغب) جس طرح دنیا کی کتابیں مختلف ابواب پر منقسم ہوتی ہیں اسی طرح قرآن کریم کے ہر باب کو سورۃ کہتے ہیں گویا ہر سورت ایک بلند منزل کا نام ہے (وَبِھَا سُمِّیَتِ السُّوْرَۃُ مِنَ الْقُرْآنِ اَیْ رَفْعَتِہٖ۔ لسان العرب۔ بِہٖ سُمِّیَتْ سُوْرَۃُ الْقُرْآنِ لِاِجْلَالِہٖ وَرِفْعَتِہٖ۔ تاج العروس)

سورۃ کے دوسرے معنی شہر پناہ کی دیوار کے بھی ہیں (سُوْرَۃُ الْمَدِیْنَۃِ حَائِطُھَا) سورہ قرآن کو "سورۃ" اس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ گویا وہ فصیل شہر کی طرح اپنے مضامین کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ (تفسیر ماجدی)

سورتوں کے نام

سورتوں کے نام بھی آنحضرتؐ ہی کے رکھے ہوئے ہیں اکثر ایک ایک سورۃ کے کئی کئی نام مروی ہیں جیسے سورۃ فاتحہ کے بہت سے نام ہیں امام قرطبی نے اس سورۃ کے بارہ نام ذکر کئے ہیں (۱) الحمد (۲) الصلاۃ (۳) فاتحۃ الکتاب (۴) ام الکتاب (۵) ام القرآن (۶) القرآن العظیم (۷) المثانی (۸ (۹) الشفاء (۱۰) الکافیہ (۱۱) الواقیہ (۱۲) الاساس (تفسیر قرطبی جلد ۱ ص ۱۱۱)۔ اور تفسیر "بحر محیط" میں علامہ ابو حیان نحوی حنفی نے سورۃ فاتحہ کے بیس نام ذکر کئے ہیں۔ اسی طرح دوسری سورتوں کے بھی مختلف نام آئے ہیں۔

سورتوں کی ابتداء

قرآنی سورتوں کی ابتداء دس طرح سے ہوتی ہے (۱) استفتاح بالثناء (۲) استفتاح بالنداء (۳) استفتاح بالحروف المقطعہ (۴) استفتاح بالجمل الخبریہ (۵) استفتاح بالقسم (۶) استفتاح بالشرط (۷) استفتاح بالامر (۸) استفتاح بالاستفہام (۹) استفتاح بالدعاء (۱۰) استفتاح بالتعلیل

آیات اور سورتوں کے اقسام بحیثیت نزول

آنحضرت محمدؐ پر جن حالتوں میں وحی نازل ہوئی ان کی بھی دس صورتیں ہیں۔ ان کو علامہ سیوطی نے التحبیر فی علم التفسیر میں ذکر فرمایا ہے (۱) مکی (۲) مدنی (۳) حضری (جو گھر میں نازل ہوئیں) (۴) سفری (۵) نہاری (جو دن کو نازل ہوئیں) (۶) لیلی (جو رات کے وقت نازل ہوئیں) (۷) صیفی (جو گرمیوں کے موسم میں نازل ہوئیں) (۸) شتائی (جو سردیوں کے موسم میں نازل ہوئیں) (۹) فراشی (جو بستر پر نازل

ہوئیں) (۱۰) نومی (جو بحالت خواب آپؐ پر نازل ہوئیں) ۔یاد رہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوات و التسلیمات کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں ۔ (۱۱) ارضی (جو زمین پر نازل ہوئیں) (۱۲) سمائی جو آسمان پر نازل ہوئیں (اتقان جلد ا ص ۳۰) التعبیر۔

مدنی سورتوں کی تعداد

امام بلقینی کے نزدیک پچیس سورتیں۔ امام ابوالحسن بن الحصار کے نزدیک بیس سورتیں۔ اور امام بیہقی کی روایت کے مطابق ۳۳ سورتیں مدنی ہیں اور برصغیر اور مصحف مدینہ طیبہ کے مطابق مدنی سورتوں کی تعداد ۲۸ ہے مگر مذکورہ بالا علماء نے روایات اور دلائل کے اختلاف کی وجہ سے یہ اقوال کئے ہیں جو ایک دقیق بحث ہے اہل علم حضرات الاتقان فی علوم القرآن اور البرہان فی علوم القرآن کی طرف مراجعت فرمائیں۔ پہلی مدنی سورت "سورۃ الانفال" ہے۔

مکی سورتوں کی تعداد

مذکورہ بالا مدنی سورتوں کی تعداد کی تفصیل کے بعد جو باقی سورتیں رہتی ہیں وہ سب مکی ہیں۔

نوٹ۔ آنحضرتؐ کی ہدایت کے مطابق ہر سورت کو اپنے اپنے مقام پر درج کر دیا گیا۔

سورتوں کی تقسیم

قرآن کریم کی تمام سورتوں کی تقسیم سات قسم پر ہے (۱) الطوال (سورۃ بقرہ سے لے کر ان سورتوں تک جن کی آیات ایک سو ہیں) (۲) المئون (وہ سورتیں جن کی آیات ایک سو یا اس کے قریب ہیں) (۳) المثانی (سو سے کم آیات والی) (۴) المفصل (وہ سورتیں جن کے درمیان بسم اللہ کثرت سے آئی ہے) (۵) طوال مفصل (سورۃ حجرات سے بروج تک) (۶) اوساط مفصل (سورۃ بروج سے سورۃ لم یکن تک (۷) قصار مفصل (لم یکن سے آخر قرآن پاک تک ۔مراقی الفلاح ص ۱۴۴ مع طحطاوی

منازل کی تقسیم

پہلی منزل --- از سورۃ فاتحہ --- تا --- سورۃ نساء (کل چار سورتیں)
دوسری منزل --- از سورۃ مائدہ --- تا --- سورۃ توبہ (کل پانچ سورتیں)
تیسری منزل --- از سورۃ یونس --- تا --- سورۃ نحل (کل سات سورتیں)
چوتھی منزل --- از سورۃ اسراء --- تا --- سورۃ فرقان (کل نو سورتیں)

پانچویں منزل ــــ از سورۃ شعراء ــــ تا ــــ سورۃ یاسین (کل گیارہ سورتیں)
چھٹی منزل ــــ منزل از سورۃ الصافات ــــ تا ــــ سورۃ حجرات (کل تیرہ سورتیں)
ساتویں منزل ــــ از سورۃ ق ــــ تا ــــ سورۃ الناس (کل پینسٹھ سورتیں)

یہ کل سات منزلیں ہوئی ان کا نام عربی میں احزاب ہے جس کی مفرد حزب ہے، قرآن کریم میں حزب ہی لکھا ہوتا ہے۔ ان منزلوں کے ابتداء و آخر کو یاد رکھنے کے لئے قراء قرآن نے ایک مختصر لفظ "فمی بشوق" مقرر کیا ہے۔ اس میں ایک ایک حرف بالترتیب قرآنی سورتوں میں سے ان سورتوں کا ابتدائی حرف ہے جس سے یہ منازل شروع ہوتی ہیں۔ اگر یہ یاد کرلیا جائے تو منازل کی ابتداء اور اختتام کو صحیح طور پر یاد رکھا جاسکتا ہے۔

رکوع

سورتوں کے اندر ایک بڑی تقسیم کا نام رکوع ہے۔ بڑی سورتوں میں اکثر رکوع دس دس آیتوں پر رکھے گئے ہیں اور یہ اتنی مقدار ہے جو ایک رکعت میں باآسانی پڑھی جاسکتی ہے۔ سورۃ فاتحہ کے علاوہ پارہ تیس کی چونتیس چھوٹی سورتیں ایک ایک رکوع پر مشتمل ہیں۔ پورے قرآن کریم میں تمام رکوعات کی تعداد پانچ صد چالیس ہے۔

لطیفہ۔

اگر بیس رکعات تراویح میں روزانہ ہر رکعت میں ایک رکوع کی قراءت کی جائے تو پورا قرآن ماہ رمضان کی ذافضل ترین رات جیسا کہ ابو داؤد شریف کی روایت میں ہے کہ شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب کو ہوتی ہے۔ اس ستائیسویں شب میں ختم ہو جاتا ہے کیونکہ ستائیسویں شب تک کل رکعات تراویح کی تعداد بھی پانچ سو چالیس بنتی ہے۔

آیت

آیت کے لفظی معنی نشان کے ہیں۔ اصطلاح میں یہ سورۃ کے اندر کی سب سے چھوٹی تقسیم کا نام ہے۔ ہر فقرہ جس میں کوئی حکم ہو یا وہ ایک مستقل عبارت ہو ایک آیت ہے۔ (**و قیل لکل جملۃ من القرآن دالۃ علی حکم آیۃ** (مفردات راغب) (**وقد یقال لکل کلام منہ منفصل بفصل لفظی آیۃ**)(مفردات راغب) مزید تفصیل اتقان (ص ۸۸ ر ج ۱) میں ملاحظہ ہو۔

تعداد آیات

علامہ جلال الدین سیوطی نے اتقان میں حضرت ابن عباسؓ سے آیات قرآن کی تعداد چھ ہزار چھ سو سولہ (۶۶۱۶) نقل فرمائی ہے۔ اور مشہور امام قراءت علامہ دانی سے یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ چھ ہزار آیات پر تو سب کا اتفاق ہے۔ اس کے بعد اختلاف ہے بعض چھ ہزار سے زیادہ شمار کرتے ہیں۔ اور بعض چھ ہزار ہی کہتے ہیں۔

مشہور قول کے مطابق آیات کی مشہور تعداد ۶۶۶۶ ہے۔

مطبوعہ نسخوں میں آیات کی تعداد کو خود احقر مصنف نے بھی شمار کیا ہے جن میں آیات کی کل تعداد چھ ہزار دو صد اڑتیں (۶۲۳۸) بنتی ہے۔ اس تعداد میں اختلاف کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قرآن پاک میں آیات کم و بیش درج ہیں۔ بلکہ اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ بعض نے آیات کے اوقاف (نشانات) کو شمار کیا اور بعض نے دو آیات کو ایک شمار کیا اور بعض نے بعض مقامات پر ایک آیت کو دو شمار کیا جس پر ان کے پاس بھی دلائل موجود ہیں۔ ۶۶۲۶ کا قول فقیہ ابو اللیث کی بستان میں حضرت عائشہ کی روایت سے منقول ہے۔

اقسام آیات

جن حضرات نے آیات کی تعداد ۶۶۶۶ بتلائی ہے۔ ان کے اس مشہور قول کے مطابق بعض علماء نے ان آیات کی تقسیم اس انداز پر فرمائی ہے۔

آیات وعدہ ۱۰۰۰	----------	آیات وعید ۱۰۰۰
آیات نہی ۱۰۰۰	----------	آیات امر ۱۰۰۰
آیات مثال ۱۰۰۰	----------	آیات قصص ۱۰۰۰
آیات تحلیل ۲۵۰	----------	آیات تحریم ۲۵۰
آیات تسبیح ۱۰۰	----------	آیات متفرقہ ۶۶

آیات کی دوسری تقسیم **المعجم المفہرس آخری صفحہ**

آیات کوفی ۶۲۳۶ --- آیات بصری ۶۲۱۶ --- آیات شامی ۶۲۵۰

آیات مکی ۶۲۱۲ --- آیات عراق ۶۲۱۴

یعنی اہل کوفہ نے ۶۲۳۶ اور اہل بصرہ نے ۶۲۱۶ اور اہل شام نے ۶۲۵۰ اور اہل مکہ نے ۶۲۱۲ اور اہل عراق نے ۶۲۱۴ آیات شمار کی ہیں۔ اور احقر نے برصغیر اور مصحف مدینہ

کی آیات کو جو شمار کیا ہے تو وہ ۶۲۳۸ ہوتی ہیں جو مصحف کوفی کی آیات سے صرف دو عدد زائد ہیں۔

مکی و مدنی سورتوں کی خصوصیات

علماء تفسیر نے مکی اور مدنی سورتوں کا استقراء کر کے ان کی بعض ایسی خصوصیات بیان فرمائی ہیں جن سے پہلی نظر میں یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ یہ سورۃ مکی ہے یا مدنی؟ ان میں سے بعض خصوصیات قواعد کلیہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور بعض اکثری ہیں۔

قواعد کلیہ یہ ہیں۔

(۱) ہر وہ سورت جس میں لفظ "کلا" (ہرگز نہیں) آیا ہے وہ مکی ہے یہ لفظ پندرہ سورتوں میں ۳۳ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اور یہ ساری آیتیں قرآن کریم کے آخری نصف حصہ میں ہیں۔

(۲) ہر وہ سورت جس میں (حنفی مسلک کے مطابق) کوئی سجدے کی آیت آئی ہے، مکی ہے۔ (۳) سورۃ بقرہ کے سوا ہر وہ سورت جس میں آدمؑ و ابلیس کا واقعہ مذکور ہے وہ مکی ہے۔ (۴) ہر وہ سورت جس میں جہاد کی اجازت یا اس کے احکام مذکور ہیں مدنی ہے۔ (۵) ہر وہ آیت جس میں منافقوں کا ذکر آیا ہے مدنی ہے۔

اور مندرجہ ذیل خصوصیات عمومی اور اکثری ہیں یعنی کبھی کبھی ان کے خلاف بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن اکثر و بیشتر ایسا ہی ہوتا ہے۔

(۱) مکی سورتوں میں عموماً "یٰاَیُّهَا النَّاسُ" (اے لوگو) کے لفظ سے خطاب کیا گیا ہے۔ اور مدنی سورتوں میں "یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" (اے ایمان والو) کے لفظ سے

(۲) مکی آیتیں عموماً" چھوٹی چھوٹی اور مختصر ہیں۔ اور مدنی آیات اور سورتیں طویل اور مفصل ہیں۔

(۳) مکی سورتیں زیادہ تر توحید، رسالت اور آخرت کے اثبات، حشر نشر کی منظر کشی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر و تسلی کی تلقین اور پچھلی امتوں کے واقعات پر مشتمل ہیں۔ اور ان میں احکام و قوانین کم بیان ہوئے ہیں اس کے برعکس مدنی سورتوں میں خاندانی اور تمدنی قوانین، جہاد و قتال کے احکام اور حدود و فرائض بیان کئے گئے ہیں۔

(۴) مکی سورتوں میں زیادہ تر مقابلہ بت پرستوں سے ہے، اور مدنی سورتوں میں اہل کتاب اور منافقین سے

(۵) مکی سورتوں کا اسلوب بیان زیادہ پر شکوہ ہے' اس میں استعارات و تشبیہات اور تمثیلیں زیادہ ہیں۔ اور ذخیرہ الفاظ بہت وسیع ہے' اس کے بر خلاف مدنی سورتوں کا انداز نسبتاً سادہ ہے۔

مکی اور مدنی سورتوں کے انداز و اسلوب میں یہ فرق دراصل حالات' ماحول اور مخاطبوں کے اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوا ہے' مکی زندگی میں مسلمانوں کا واسطہ چونکہ زیادہ تر عرب کے بت پرستوں سے تھا اور کوئی اسلامی ریاست وجود میں نہیں آئی تھی' اس لئے اس دور میں زیادہ زور عقائد کی درستی' اخلاق کی اصلاح' بت پرستوں کی مدلل تردید اور قرآن کریم کی شان اعجاز کے اظہار پر دیا گیا۔ اس کے برخلاف مدینہ طیبہ میں ایک اسلامی ریاست وجود میں آچکی تھی' لوگ جوق در جوق اسلام کے سائے تلے آرہے تھے' علمی سطح پر بت پرستی کا ابطال ہو چکا تھا' اور تمام تر نظریاتی مقابلہ اہل کتاب سے تھا اس لئے یہاں احکام و قوانین اور حدود و فرائض کی تعلیم اور اہل کتاب کی تردید پر زیادہ توجہ دی گئی۔ اور اسی کے مناسب اسلوب بیان اختیار کیا گیا (مقدمہ معارف القرآن مفتی محمد شفیع ص۲۷-۲۸)

قرآن کے تدریجی نزول کی حکمتیں

امام رازی نے سورہ فرقان کی آیت نمبر ۳۲-۳۳ کے تحت اپنی تفسیر کبیر میں قرآن کریم کے تدریجی نزول کی جو حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ یہاں ان کا خلاصہ سمجھ لینا کافی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے' لکھتے پڑھتے نہیں تھے۔ اس لئے اگر سارا قرآن ایک مرتبہ نازل ہو گیا ہوتا تو اس کا یاد رکھنا اور ضبط کرنا دشوار ہوتا اس کے برخلاف حضرت موسیٰ علیہ السلام لکھنا پڑھنا جانتے تھے' اس لئے ان پر تورات ایک ہی مرتبہ نازل کر دی گئی۔

(۲) اگر پورا قرآن ایک دفعہ نازل ہو جاتا تو تمام احکام کی پابندی فوراً لازمی ہو جاتی' اور یہ اس حکیمانہ تدریج کے خلاف ہوتا جو شریعت محمدیؐ میں ملحوظ رہی ہے۔

(۳) آنحضرتؐ کو اپنی قوم کی طرف سے ہر روز نئی اذیتیں برداشت کرنا پڑتی تھیں، جبرائیل علیہ السلام کا بار بار قرآن کریم لیکر آنا اذیتوں کے مقابلے کو آسان بنا دیتا تھا، اور آپؐ کی تقویت قلب کا سبب بنتا تھا۔

(۴) قرآن کریم کا ایک بڑا حصہ لوگوں کے سوالات کے جواب اور مختلف واقعات سے متعلق ہے۔ اس لئے ان آیتوں کا نزول اسی وقت مناسب تھا جس وقت وہ سوالات کئے گئے، یا وہ واقعات پیش آئے۔ اس سے مسلمانوں کی بصیرت بھی بڑھتی تھی اور قرآن کریم کی غیبی خبریں بیان کرنے سے اس کی حقانیت اور زیادہ آشکارہ ہو جاتی تھی اھ

قرآن کریم کے تدریجی نزول کی ایک حکمت احقر مؤلف کتاب ہذا کے ذہن میں بھی آرہی ہے کہ تمام سابقہ انبیاءؑ جن پر اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل فرمائی وہ آسمان سے لکھی لکھائی نازل فرمائیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کو لکھ کر نازل نہیں فرمایا۔ بلکہ بار بار اپنا کلام آپؐ پر نازل فرمایا۔ اس سے آپؐ کا دوسرے انبیاء پر درجہ اور فضیلت کا اظہار کرنا بھی مقصود ہوگا کہ اگر حضرت موسیٰؑ کو ایک دفعہ کوہ طور پر باری تعالیٰ سے شرف کلام حاصل ہوا تو آپؐ کو بہت دفعہ یہ شرف حاصل ہوا۔ اور حضرت موسیٰ نے لکھنے پڑھنے کی تعلیم انسان سے حاصل کی اور آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے حاصل کی جیسا کہ آپؐ کے امی ہونے کے باوجود صلح حدیبیہ کے موقعہ پر لکھنا پڑھنا بھی ثابت ہے۔ واللہ اعلم۔

تفصیل حروف تہجی

الف- ۴۸۸۷۶ -ب- ۱۱۴۲۸ -ت- ۱۱۰۹۵ -ث- ۱۲۷۶ -ج- ۳۲۷۳ -ح- ۳۷۹۳ -خ- ۲۴۱۶ -د- ۵۶۰۲ -ز- ۴۶۷۷ -ر- ۱۱۷۹۳ -ز- ۱۵۹۰ -س- ۵۸۹۱ -ش- ۲۲۵۳ -ص- ۲۰۱۳ -ض- ۱۲۰۷ -ط- ۱۲۷۷ -ظ- ۸۴۲ -ع- ۹۲۲۰ -غ- ۲۲۰۸ -ف- ۸۴۹۹ -ق- ۶۸۱۳ -ک- ۹۵۰۰ -ل- ۳۰۴۳۲ -م- ۳۶۵۶۰ -ن- ۴۰۱۹۰ -و- ۲۵۵۳۶ -ه- ۱۹۰۷۰ -لا- ۳۷۲۰ -ی- ۴۵۹۱۹

حرکات اور نقاط

پیش ۸۸۰۴ - زبر- ۵۳۲۴۳ -زیر- ۳۹۵۸۲ -مد - ۱۷۷۱- شد ۱۲۴۳-

نقطے-۱۰۵۶۸۱

اعشار-اخماس

علامہ زرکشی کے قول کے مطابق قرآن کریم میں اعشار خلیفہ مامون رشید نے یا حجاج بن یوسف نے لگوائے (البرہان)

کتابوں میں اعشار کی تعداد اس طرح پائی جاتی ہے۔

اعشار کوفی ۴۴۳-اعشار بصری ۴۴۳

اخماس اخماس بصری ۲۴۷ اخماس کوفی ۸۶۶ (تاریخ القرآن)

سات قراء تیں

چونکہ عرب میں بہت سے قبائل آباد تھے۔ اور ان کے لب و لہجے میں اختلاف تھا اس لئے اللہ تعالٰی نے مختلف قراء توں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم نازل فرمایا۔

قرآن کریم کی سات قراء تیں زیادہ مشہور ہوئی ہیں جو قراء ات سبعہ متواترہ کے نام سے ذکر کی جاتی ہیں۔

قراء سبعہ

یہ سات قراء تیں جن قراء کے نام سے مشہور ہیں ذیل میں ان کے اسماء گرامی اور ان کے راویوں کے نام بمعہ تواریخ وفات تحریر کئے جاتے ہیں۔

(۱) امام عبداللہ بن عامر سنہ ۱۱۸ھ ان کی قراءت کے راوی امام ہشام سنہ....اور امام ابن ذکوان سنہ ۲۴۲ھ زیادہ مشہور ہیں۔

(۲) امام عبداللہ بن کثیر سنہ ۱۲۰ھ ان کی قراءت کے رواۃ امام بزی سنہ ......اور امام قنبل سنہ ۲۸۰ھ زیادہ مشہور ہیں۔

(۳) امام عاصم سنہ ۱۲۸ھ ان کی قراءت کے راوی امام شعبہ سنہ ۱۹۳ھ اور امام حفص سنہ ۱۸۰ھ زیادہ مشہور ہیں۔

(۴) امام ابو عمرو بن العلاء سنہ ۱۵۴ھ ان کی قراءت کے راوی امام دوری سنہ ۲۴۶ھ اور امام سوسی سنہ ۲۶۱ھ زیادہ مشہور ہیں۔

(۵) امام ابو عمارہ حمزہ سنہ ۱۵۸ھ ان کی قراءت کے راوی امام خلف سنہ ۱۸۸ھ اور امام

خلاد سنہ ۲۲۰ھ زیادہ مشہور ہیں۔

(۶) امام نافع سنہ ۱۶۹ھ ان کی قراءت کے راوی امام قالون سنہ ۲۲۰ھ اور امام ورش سنہ ۱۹۷ھ زیادہ مشہور ہیں۔

(۷) امام کسائی سنہ ۱۸۹ھ ان کی قراءت کے راوی امام ابو الحارث سنہ ۲۴۰ھ اور امام دوری (جو ابو عمرو کی قراءت کے راوی بھی ہیں) زیادہ مشہور ہیں۔(مقدمہ معارف القرآن ص ۲۳)۔

لطیفہ روایت امام حفص

برصغیر پاک و ہند اور اکثر دنیا میں امام حفص بن سلیمان کوفی کی روایت پڑھی جاتی ہے فقہ میں یہ امام اعظم ابو حنیفہ کے شاگرد رشید ہیں اور امام ابو حنیفہ کی فقہ کے مطابق فیصلہ فرماتے تھے یہ بھی امام ابو حنیفہ کی فضیلت ہے کہ جہاں پوری دنیا میں شریعت پر عمل کرنے کے لئے اللہ تعالی نے آپ کی فقہ حنفی کو زیادہ مقبولیت بخشی اسی طرح روایت قرآن کریم میں بھی سب سے زیادہ مقبولیت آپ ہی کے شاگرد امام حفص کی روایت کو بخشی۔

علمی لطیفہ

سبعہ احرف والی حدیث سے قراءات سبعہ مراد لینا جہل قبیح ہے (التحبیر ص ۱۲۷)

مختلف قراءتوں کی حکمتیں

قرآن کریم کو مختلف قراءتوں میں نازل کرنے میں اللہ تعالی نے بہت حکمتیں رکھی ہیں چند ایک یہاں بیان کی جاتی ہیں

(۱) اختلاف قراءات سے احکام میں اختلاف ظاہر ہوتا ہے (۲) امت محمدیہ پر آسانی مقصود ہے کہ جس کو جو قراءت آسان ہو اسی میں قرآن کریم کی قراءت کر لے (۳) دوسری امتوں اور ان کی کتابوں پر مختلف قراءتوں کی وجہ سے فضیلت اور شرافت کا اظہار مقصود ہے کیونکہ ان کی کتابیں ایک ہی قراءت پر نازل ہوئی تھیں (۴) امت کے لئے اجر و ثواب کا بڑھانا مقصود ہے کیونکہ مختلف قراءات کے ایک ایک لفظ کو حتی کہ مدات کی مقدار اور امالہ جات کے تفاوت کے ضبط میں محنت اٹھانی پڑتی ہے نیز تعلیل، ترجیح اور توجیہ کے اظہار میں غور و فکر کر کے ہر ہر لفظ سے استنباط احکام کا کام کرنا پڑتا ہے جب محنت زیادہ ہے تو ثواب بھی بڑھا دیا گیا۔(۵) ان

سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے راز کا اظہار اور باوجود متعدد قراءات کے تبدیلی اور اختلاف سے حفاظت کا اظہار ہے (۶) اختصار کے ساتھ قرآن کے اعجاز کا اظہار ہے کیونکہ متعدد قراءات متعدد آیات کے منزلہ میں ہیں۔ اگر ہر لفظ کی دلالت کو علیحدہ علیحدہ آیات کی شکل دی جاتی تو انتہا درجہ کی طوالت ہو جاتی (اتقان ج ۱ ص ۱۰۸)

صحیح قراءت کی پہچان

صحیح قراءت کی تین علامتیں علماء قراءات نے بیان فرمائی ہیں
(۱) عربی زبان کے قواعد کے مطابق ہو (۲) رسم مصاحف عثمانی کے موافق ہو (۳) سند کے اعتبار سے صحیح ہو اور ائمہ قراءات میں مشہور ہو (**النشر** ابن جزری)

صحابہ میں کبار حفاظ کرام

یوں تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں کثرت سے حفاظ کرام موجود تھے مگر جن کو زیادہ شہرت ہوئی اور بڑے درجہ کے قراء میں انکا شمار آتا ہے ان میں سے چند حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں۔
(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود (۲) حضرت زید بن ثابت (۳) حضرت ابی بن کعب (۴) حضرت ابوھریرہ (۵) حضرت عبداللہ بن عباس (۶) حضرت ابوموسیٰ اشعری (۷) حضرت انس بن مالک (۸) حضرت ابو بکر صدیق (۹) حضرت عمر فاروق (۱۰) حضرت عثمان ابن عفان (۱۱) حضرت علی بن ابی طالب (۱۲) حضرت معاویہ (۱۳) حضرت عبادہ (۱۴) حضرت عمرو بن العاص (۱۵) حضرت ابو الدرداء (۱۶) حضرت معاذ بن جبل (۱۷) حضرت ابو زید (۱۸) حضرت سالم بن عبید الاشجعی (۱۹) حضرت طلحہ (۲۰) حضرت سعد بن ابی وقاص (۲۱) حضرت عبداللہ بن السائب (۲۲) حضرت عائشہ (۲۳) حضرت حفصہ (۲۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (**التبیان - التحبیر**)

تابعین میں قراء

ابن **مسیب**، عروہ، سالم، عمر بن عبدالعزیز، عطاء بن یسار، زہری، زید بن اسلم، عطاء ابن ابی رباح، طاؤس، مجاہد، عکرمہ، علقمہ، اسود، مسروق، **شعبی**، ابن **جبیر**، **نخعی**، ابوالعالیہ، حسن بصری، ابن سیرین، قتادہ، اعمش قراءات کے مشہور امام ہیں (**التحبیر** ۱۵۱-تا-۱۵۴)

ائمہ مجتہدین بھی قراء تھے

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد، امام سفیان ثوری، امام زفر، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بھی قراء کبار میں شامل ہیں کیونکہ مجتہد کو وجوہ قراءات کا جاننا بھی فرض ہے دیگر شروط کی طرح اس کے بغیر بھی کوئی مجتہد نہیں بن سکتا۔

قرآن کے حروف، نصف اور تہائی کا تعین

حجاج نے قراء، حفاظ اور کاتبین کو جمع کیا اور کہا کہ مجھے قرآن کے متعلق بتلاؤ کہ اس کے کتنے حروف ہیں۔ تو انہوں نے شمار کیا تو حروف قرآن کی تعداد (۳۴۰۷۴۰) ہوئی۔ پھر اس نے کہا مجھے اس کا نصف بتلاؤ تو حروف کے اعتبار سے نصف قرآن و لیتلطف کی فاء تک ہوئی اور قرآن کی پہلی تہائی سورۃ براءت کی سوویں آیت تک ہوئی اور دوسری تہائی سورۃ شعراء کی سوویں یا ایک سو ایک آیت پر ہوئی اور تیسری تہائی آخر قرآن تک ہوئی۔

علامہ دانی نے اپنی کتاب البیان میں اس کے خلاف لکھا ہے (البرھان ج ا ص ۲۵۰)

حمید اعرج سے حروف کے اعتبار نے نصف قرآن **(معی صبرا)** تک منقول ہے اور بعض نے سورۃ کہف کی آیت نمبر ۶۷ کلمہ **تستطیع** کی عین کو قرار دیا ہے اور بعض نے و لیتلطف کے دونوں لاموں کا درمیان نصف قرآن قرار دیا ہے (البرہان ج ا ص ۳۵۱)

نقاط القرآن

اس میں اختلاف ہے کہ سب سے پہلے قرآن میں حروف پر نقطے کس نے لگائے ہیں بعض ابوالاسود دؤلی کا نام لیتے ہیں بعض **یحیی بن یعمر** کا اور بعض نصر بن عاصم کا (البرہان ج ا ص ۲۵۰)

پچپن عجائبات قرآن

(۱) قرآن کریم کی سب سے طویل سورت سورۃ بقرہ ہے اور سب سے چھوٹی سورۃ کوثر ہے۔

(۲) سب سے طویل آیت سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۲۸۲ آیت دین ہے۔ اس کے ایک سو اٹھائیس کلمے اور پانچ سو چالیس حروف ہیں۔

(۳) سب سے چھوٹی آیت (والضحیٰ) ہے پھر (والفجر) ہے۔

(۴) لفظی اور تحریری طور پر سب سے طویل کلمہ (فَاَسْقَیْنٰکُمُوْهُ) ہے اس کے گیارہ حروف ہیں پھر (اِقْتَرَفْتُمُوْهَا --- اَنُلْزِمُکُمُوْهَا --- وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ اور لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ) ہیں ان کے دس دس حروف ہیں

(۵) سب سے چھوٹا کلمہ باءِ جارہ ہے۔

(۶) سورہ سبا آیت کے مسلسل آٹھ کلمات کا ہر آخری حرف مجرور یا تنوین ہے (مؤلف)

قرآن کے نصف آٹھ قسم ہیں

(۷) حرف کے اعتبار سے سورۃ کہف میں کلمہ (نُکْرًا) کا نون نصف اول میں ہے اور کاف نصف ثانی میں ہے۔

(۸) اور آیات کے اعتبار سے سورۃ شعراء کی آیت (یَاْفِکُوْنَ) تک نصف اول میں ہے اور کلمہ (فَاُلْقِیَ السَّحَرَۃُ) نصف ثانی میں ہے۔

(۹) اور سورتوں کے اعتبار سے سورۃ الحدید تک نصف اول ہے اور سورۃ مجادلہ سے نصف اخیر شروع ہوتا ہے (البرھان ج۱ص ۲۵۳)

(۱۰) حضرت مجاہد سے سوال کیا گیا کہ قرآن میں (اِلَّا غُرُوْرًا) کتنی بار ہے؟ تو فرمایا چار مرتبہ سورۃ نساء، سورۃ اسراء، سورۃ احزاب اور سورۃ فاطر میں

(۱۱) امام کسائی سے سوال ہوا کہ قرآن میں کتنی آیات ایسی ہیں جن کے شروع میں شین آتا ہے؟ تو فرمایا چار آیات (۱) شَهْرُ رَمَضَانَ (۲) شَهِدَ اللّٰهُ (۳) شَاكِرًا لِاَنْعُمِهٖ (۴) شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّيْنِ)

(۱۲) اور ان سے سوال ہوا کتنی آیات کے آخر میں شین ہے تو جواب دیا دو میں (۱) (كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ) (۲) (لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ)

(۱۳) ان سے سوال کیا گیا کہ (حَكِيمٌ عَلِيمٌ) کتنی بار آیا ہے؟ تو فرمایا پانچ بار تین بار سورۃ انعام میں اور ایک بار سورۃ حجر میں اور ایک بار سورۃ نحل ہیں۔

(۱۴) قرآن کریم میں مسلسل آٹھ حروف متحرک دو مقام پر ہیں (۱) سورۃ یوسف کی آیت (اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا) اس میں رأیت کی یا اور کوکب کی واو کے درمیان آٹھ حروف مسلسل متحرک ہیں

(۱۵) اور دوسری آیت سورہ یوسف میں (حَتّٰی یَاْذَنَ لِیَ اَبِیْ اَوْ یَحْکُمَ اللّٰہُ لِیْ) پہلا لِیْ کی یاء کی زبر کی قراءت کے ساتھ اس میں بھی آٹھ حروف متحرک بنتے ہیں

(۱۶) سورۃ قصص کی آیت ۳۵ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيكَ میں گیارہ حروف مسلسل متحرک ہیں۔

(۱۷) تین آیات ایسی ہیں جن میں الف سے لیکر یاء تک تمام حروف موجود ہیں
(۱) آیت دین (یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ) سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۸۲۔
(۲) آیت نعاس (ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُعَاسًا) آل عمران ۱۵۴
(۳) آیت (مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ) فتح ۲۹۔

(۱۸) ایک سورۃ ایسی ہے جس کی بائیس آیات ہیں اور ہر آیت میں خدا تعالی کا اسم ذات ”اللہ“ موجود ہے اور چالیس دفعہ آیا ہے۔ اس سورت کا نام مجادلہ ہے۔

(۱۹) سورہ حج کی آیت نمبر ۵۸ سے ۶۵ تک مسلسل سات آیات میں اسم ذات ”اللہ“ کے ساتھ دو دو صفاتی نام مذکور ہیں۔

(۲۰) پورے قرآن میں تین جگہ (قُلْ یَا اَیُّهَا) آیا ہے (۱) قُلْ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ شَکٍّ مِنْ دِیْنِیْ) سورۃ یونس آیت ۱۰۴ (۲) (قُلْ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْا اِنْ زَعَمْتُمْ) سورۃ جمعہ آیت ۶۔ (۳) (قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ) سورۃ کافرون آیت ۱۔

(۲۱) ایک آیت ایسی ہے جس میں سولہ (۱۶) میم ہیں اور یہ سورۃ ھود کی آیت نمبر ۴۸ ہے

(۲۲) ایک آیت ایسی ہے جس میں ۳۳ مرتبہ میم آیا ہے اور وہ ہے سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۲۸۲ (یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ)

(۲۳) ایک سورۃ ایسی ہے جس کی ایک سو سے بھی زائد آیات ہیں لیکن اس میں جنت اور جہنم کا ذکر نہیں ہے اور وہ سورۃ یوسف ہے۔

(۲۴) ایک آیت ایسی ہے جس میں جنت کا لفظ ایک ساتھ دو مرتبہ آیا ہے اور وہ ہے سورۃ حشر کی آیت نمبر ۲۰ (لَا یَسْتَوِیْ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ)۔

(۲۵) تین لگاتار ایسی آیات ہیں جن میں تین گمراہ فرقوں کی تردید کی گئی ہے پہلی میں مشبہہ، دوسری میں مجبرہ اور تیسری میں مرجیہ کی وہ آیات یہ ہیں (اِذْ نُسَوِّیْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ) سورۃ شعراء آیت نمبر ۹۸ مشبہہ کے رد میں ہے (۲) وَمَا اَضَلَّنَا اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ) آیت نمبر ۹۹ مجبرہ کے رد میں ہے (۳) (فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ) آیت نمبر ۱۰۰ مرجیہ کے رد میں ہے۔

(۲۶) ایک "ح" کے بعد دوسری حاء بلا فاصلہ قرآن میں صرف دو مقام میں آئی ہے ا) (عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى) سورۃ بقرہ آیت ۲۳۵ (۲) (لَآ اَبْرَحُ حَتّٰى) سورۃ کہف آیت نمبر ۶۰ (البرھان ج ا ص ۲۵۵)

(۲۷) علامہ سعیدی کہتے ہیں سورۃ حج قرآن کے عجائبات میں سے ہے اس میں مکی آیات بھی ہیں مدنی بھی، حضری بھی ہیں سفری بھی، لیلی بھی ہیں نہاری بھی، حربی بھی ہیں سلمی بھی، ناسخ بھی ہیں اور منسوخ بھی------ پس مکی تیسویں آیت سے آخر تک ہیں۔ اور مدنی پندرہویں آیت سے تیس تک ہیں اور لیلی پہلی پانچ آیات ہیں۔ اور نہاری نویں آیت سے بارھویں آیت تک ہیں اور حضری بیسویں آیت تک ہیں اھ امام سیوطی فرماتے ہیں اور سفری پہلی آیت ہے اور ناسخ (اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا) آیت ۳۹ ہے اور منسوخ (اَللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ) آیت ۶۹ ہے (معترک الاقران ج ا ص ۳۶۴)

(۲۸) علامہ کرمانی فرماتے ہیں قرآن پاک میں باعتبار حکم، معنی اور اعراب کے مشکل ترین سورۃ مائدہ کی آیت یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ ۱۰۶ ہے (معترک ج ا ص ۳۶۵)

(۲۹) بعض نے فرمایا سورۃ اعراف کی آیت ۳۱ (یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) تمام احکام شریعت کی جامع ہے امر کی بھی، نہی کی بھی، اباحت کی بھی اور خبر کی بھی (معترک الاقران ا ص ۳۶۵)

(۳۰) کرمانی نے عجائب میں لکھا ہے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ) سورۃ یوسف

آیت ۳ سے مراد قصہ یوسف ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے احسن القصص (بہترین قصہ) فرمایا ہے کیونکہ یہ حاسد، محسود، مالک مملوک، شاہد مشہود، عاشق، معشوق، قید رہائی، جیل آزادی، خصب، جدب وغیرہ کے بیان پر مشتمل ہے جسکے بیان کی مخلوق میں طاقت نہیں (معترک ج۱ص ۳۶۵)

(۳۱) دو کاف قرآن میں اکٹھے صرف دو جگہ آئے ہیں (۱) مَا سَلَكَكُمْ (۲) مَنَاسِكَكُمْ

(۳۲) دو غین صرف ایک مقام پر اکٹھے آئے ہیں (وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا) آل عمران ۸۵۔

(۳۳) ایک آیت میں ۲۳ کاف آئے ہیں اور وہ ہے آیت دین سورۃ بقرہ آیت ۲۸۲

(۳۴) آیت مواریث میں تیرہ وقف آئے ہیں

(۳۵) سورۃ والعصر کی تین آیات میں دس "واو" آئے ہیں۔

(۳۶) صرف اکیاون آیات کی سورہ رحمٰن میں باون وقف آئے ہیں یہ سب باتیں ابن خالویہ نے ذکر کی ہیں (معترک الاقران ج۱ص ۳۶۶)

(۳۷) حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ قرآن میں (چار مقامات پر) پے در پے چار شدات آئی ہیں (۱) **نسیا ○ رب السماوات** --- سورہ مریم ۶۴، ۶۵ - (۲) **فی بحر لجی یغشاہ موج**۔ سورہ نور ۴۰ (۳) **قولا من رب رحیم**۔ سورہ یاسین ۵۴ (۴) **ولقد زینا السماء الدنیا**۔ سورہ ملک ۵ (معترک الاقران ج ۱ ص ۶۴۳) لیکن آخری آیت میں چار شدات کی بجائے تین شدات ہیں

علامہ قرطبی فرماتے ہیں قرآن کریم میں سورۃ نور کی آیت ۳۱ سے زیادہ ضمیروں والی کوئی آیت نہیں ہے اس میں پچیس ضمیریں ہیں (قرطبی ص ۲۳۸ ج ۱۲)

(۳۸) قرآنی آیات کی سردار آیت الکرسی ہے (مختصر صحیح مسلم ج۲ص ۳۱۸-ترمذی ج۴ص ۲۳۲)

(۳۹) بڑی آیت مرتبہ کے اعتبار سے بسم اللہ ہے (صحیح ابن خزیمہ - بیہقی)

(۴۰) سورہ یٰس قرآن کا دل ہے (ترمذی ج۴ص ۲۳۷- مصری))

(۴۱) سورہ اخلاص (ثواب کے اعتبار سے) تہائی قرآن کے برابر ہے (ترمذی ج۱ص ۲۴) اس میں ایک حکمت یہ ہے کہ چونکہ قرآن کریم بظاہر تین اقسام توحید،

وعظ اور احکام پر مشتمل اور سورۃ اخلاص میں ساری توحید ہی توحید ہے اس لئے یہ ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہوئی (مسند عبد بن حمید)۔

(۴۲) سورۃ فاتحہ بھی ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہے

(۴۳) سورہ کافرون (ثواب میں) چوتھائی کے برابر ہے

(۴۴) سورہ زلزلہ نصف قرآن کے برابر ہے

(۴۵) آخری دونوں قل (معوذتین) تہائی قرآن کے برابر ہیں

(۴۶) سورہ تکاثر ہزار آیات کے برابر ثواب رکھتی ہے

(۴۷) سورہ نصر چوتھائی قرآن کے ثواب کے برابر ہے (مستدرک حاکم)

(۴۸) **عجیب لطیفہ**

قرآن کریم میں بعض الفاظ اپنے بالمقابل الفاظ کی تعداد کے برابر مذکور ہیں مثلاً لفظ حیات اپنے مشتقات سمیت ۱۴۵ مرتبہ آیا ہے تو لفظ موت بھی اپنے مشتقات سمیت ۱۴۵ مرتبہ آیا ہے۔ اسی طرح کلمہ دنیا ۱۱۵ مرتبہ آیا ہے تو کلمہ آخرت بھی ۱۱۵ مرتبہ آیا ہے۔ ملائکہ کا لفظ ۸۸ مرتبہ آیا ہے تو شیاطین کا لفظ بھی ۸۸ مرتبہ آیا ہے۔ اسی طرح مصیبتوں کا ذکر ۷۵ مرتبہ آیا ہے تو شکر کا بھی ۷۵ مرتبہ آیا ہے۔ اگر زکوٰۃ کا لفظ ۳۲ مرتبہ آیا ہے تو برکات کا بھی ۳۲ مرتبہ آیا ہے۔ عقل اور اس کے مشتقات کا ذکر ۴۹ مرتبہ آیا ہے تو نور اور اس کے مشتقات کا بھی ۴۹ مرتبہ آیا ہے (من اسرار القرآن۔ دکتور مصطفیٰ محمود)

محمد کا لفظ بھی چار دفعہ آیا ہے تو حور کا لفظ بھی چار دفعہ آیا ہے۔ حضرت اسماعیل کا ذکر ۱۲ دفعہ آیا ہے تو انجیل کا لفظ بھی ۱۲ دفعہ ہی آیا ہے

(۴۹) حروف تہجی کا صرف ایک ایک حرف کن کن سورتوں میں آیا ہے؟

قرآن کی ہر سورت میں الف کئی دفعہ آتا ہے: ایک "ب" سورۃ تکاثر میں آئی ہے ایک "ت" تین سورتوں سورۃ کوثر، سورۃ فلق اور سورۃ الناس میں آئی ہے —— ایک "ث" سورۃ کوثر اور فلق میں آئی ہے —— ایک جیم دس سورتوں میں آئی ہے (۱) تین (۲) قدر (۳) زلزال (۴) عادیات (۵) قارعہ (۶) تکاثر (۷) ہمزہ (۸) قریش (۹) تبت (۱۰) ناس —— ایک "خ" ۱۳ سورتوں میں آئی ہے (۱) ناس (۲) فلق (۳) نصر (۴) قریش (۵) ہمزہ (۶) عصر (۷) قارعہ (۸) قدر (۹) تین (۱۰) بلد (۱۱)

بروج (۱۲) شقت (۱۳) تکویر ---- ایک "ذ" چار سورتوں میں آئی ہے (۱) الم نشرح (۲) فیل (۳) قریش (۴) ناس --- ایک "ذ" آٹھ سورتوں میں آئی ہے (۱) فاتحہ (۲) تبت (۳) نصر (۴) قریش (۵) عصر (۶) تکاثر (۷) قدر (۸) ضحی ---- ایک "ر" صرف سورۃ کا فرون میں آئی ہے --- ایک "ز" نو سورتوں میں آئی ہے (۱) طارق (۲) اعلی (۳) غاشیہ (۴) فجر (۵) شمس (۶) الم نشرح (۷) تین (۸) علق (۹) تکاثر ---- ایک "س" چار سورتوں میں آئی ہے (۱) ہمزہ (۲) قارعہ (۳) بینہ (۴) قدر --- ایک "ش" قیامت، الم نشرح، قدر، کوثر اور ناس میں آئی ہے ---- ایک "ص" ان دس سورتوں میں ہے مطففین، تین، زلزال، قریش، کوثر، ہمزہ، نصر، تبت، اخلاص اور ناس --- ایک "ض" بھی دس سورتوں میں ہے (۱) مرسلات (۲) قیامہ (۳) شقت (۴) بروج (۵) طارق (۶) لیل (۷) عادیات (۸) قارعہ (۹) فیل (۱۰) ماعون ---- ایک "ط" تیرہ سورتوں میں آئی ہے (۱) انفطار (۲) بلد (۳) لیل، (۴) ضحی (۵) تین (۶) قدر (۷) بینہ (۸) عادیات (۹) فیل (۱۰) قریش (۱۱) ماعون (۱۲) کوثر (۱۳) تبت --- ایک "ظ" دس سورتوں میں آئی ہے ملک، مزمل، نباء، نازعات، عبس، انفطار، بروج، غاشیہ، لیل، الم نشرح --- ایک "ع" سورۃ قدر، کوثر، تبت اور ناس میں آئی ہے ---- ایک "غ" سولہ سورتوں میں آئی ہے، مرسلات، قیامہ، دھر، تکویر، مطففین، شقت، بروج، اعلی، فجر، بلد، ضحی، تین، عادیات، نصر، تبت، فلق --- ایک "ف" ان سات سورتوں میں آئی ہے زلزال، عصر، کوثر، کا فرون، تبت، اخلاص، ناس --- ایک "ق" ان آٹھ سورتوں میں آیا ہے فاتحہ، الم نشرح، عصر، ہمزہ، قریش، کافرون، اخلاص، ناس --- ایک "ک" زلزال، تبت اور ناس میں آیا ہے ---- ایک "ل" کسی سورت میں نہیں ---- ایک "م" صرف سورہ نصر میں ہے --- ایک "ن" سورہ فیل اور اخلاص میں ہے --- ایک "و" والی کوئی سورۃ نہیں ہے --- ایک "ھ" سورۃ الم نشرح، کوثر، کافرون اور ناس میں ہے ---- ایک "لا" فاتحہ، کوثر اور قریش میں ہے --- ایک "ہمزہ ساکن" ان نو سورتوں میں آیا ہے عادیات، شمس، قدر، فیل، تکاثر، قریش، ماعون، کوثر، نصر--- ایک "ی" سورۃ فلق اور کوثر میں ہے ---

ایک "زیر" سورۃ اخلاص میں ہے ---- ایک "پیش" سورۃ کوثر میں ہے۔ اکیس زبر اور ایک زیر والی سورت اخلاص ہے۔ اکٹھے دو ہمزے پیش والے سورۃ احقاف کے آخری رکوع اور آیت اولیاءاولئک میں آئے ہیں۔ اکٹھی بائیس زبریں سورۃ الضحیٰ فَاٰوٰی وَوَجَدَکَ ضَالًّا فَهَدٰی وَوَجَدَکَ عَا میں آئی ہیں ---- اسی طرح آٹھ جزم میں ایک ایک حرکت کے فاصلے پر سورۂ حج آیت ۱۵ میں آئی ہیں۔ (مفتاح القرآن)

(۵۰) کن انبیاء کرام کا ذکر آیا

مکمل قرآن میں درج ذیل ۲۴ انبیاء اور مرسلین کے اسماء گرامی مذکور ہیں

حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ادریس، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت موسیٰ، حضرت داود، حضرت سلیمان، حضرت لوط، حضرت ذوالکفل، حضرت شعیب، حضرت یونس، حضرت ھود، حضرت صالح، حضرت ایوب، حضرت ہارون، حضرت الیسع، حضرت یحییٰ، حضرت زکریا، حضرت عیسیٰ مسیح، حضرت محمد رسول اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام

(۵۱) قرآن کے نام

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کے ۵۵ نام ذکر فرمائے ہیں۔ کتاب، مبین، قرآن، کریم، کلام اللہ، نور، مبین، ھدیٰ، ورحمتہ، فرقان، شفاء، موعظۃ، ذکر، مبارک، علیا، حکمت، کتابا حکیما، مہیمن، مصدق، حبل اللہ، صراط مستقیم، قول فصل، نباء عظیم، احسن الحدیث، مثانی، متشابہا، تنزیل، روح، وحی، قرآن عربی، بصائر، بیان، علم، حق، ھادی، عجیب، تذکرہ، عروہ وثقیٰ، صدق، عدل، امر اللہ، منادیا، بشریٰ، مجید، زبور، بشیر، نذیر، عزیز، بلاغا، قصصا، صحف، مکرمتہ، مرفوعتہ، مطہرہ

(البرھان ج ۱ص ۲۷۳۔ معترک الاقران ج ۲ص ۳۲۶۔ التبیان ص ۱۲۰)

لطائف حروف مقطعات

کل ۲۸ الف بائی حروف میں سے ان کے نصف ۱۴ حروف قرآن کی ۲۹ سورتوں کے شروع میں آئے ہیں ان میں حروف مقطعات کو اڑسٹھ مرتبہ ذکر کیا گیا اور سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ عرب نے ان الف بائی حروف کے جو طرق اداء مقرر کئے ہیں اس میں جس طریقہ سے جتنے حروف ادا ہوتے ہیں ان حروف مقطعات میں ان کے

آدھے ذکر کئے گئے ہیں مثلاً اونچی آواز سے کل اٹھارہ حروف ادا ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے آدھے ذکر کئے ہیں اسی طرح حروف مہموسہ' شدیدہ' رخوہ مطبقہ' منفتحہ' قلقلہ' مستعلیہ' منخفضہ وغیرہ میں سے بھی نصف حروف استعمال فرمائے ہیں جو کسی انسانی قدرت کی مجال میں نہیں ہے اس کی تفصیل تفسیر بیضاوی میں ملاحظہ ہو

(۵۳) علوم القرآن

قاضی ابن عربی قانون التاویل میں فرماتے ہیں کہ جتنی قرآن کریم کے کلمات ہیں اتنے ہی قرآن میں علوم ہیں (البرھان ج۱ص ۱۴) کلمات قرآنیہ کی تعداد علامہ زرکشی کے قول کے مطابق ۷۷۴۵۰ ہے (البرھان فی علوم القرآن) پس معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں ۷۷۴۵۰ علوم ہیں۔ بلکہ قرآن کریم نے اس سے بھی زیادہ علوم کی طرف آیت(تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ) میں اشارہ کیا ہے لیکن لوگوں کی عقل وہاں تک رسائی نہیں رکھتی عِنۡدَہٗ مَفَاتِحُ الۡغَیۡبِ لَا یَعۡلَمُہَاۤ اِلَّا ہُوَ۔ القرآن۔ امام ابن عربی کا قول ان کی اپنی معلومات تک محدود ہے۔

(۵۴) علوم قرآن کی بنیاد

تین قسموں پر ہے (۱) توحید (۲) تذکیر (۳) احکام۔ اسی وجہ سے سورۃ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہیں کیونکہ اس میں یہ تینوں موجود ہیں

(۵۵) سورۃ فاتحہ کے مسائل

امام رازی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سورۃ فاتحہ میں دس ہزار مسائل ہیں بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ سات آیات کی اتنی چھوٹی سی سورت میں اتنا کثیر مسائل نہیں ہو سکتے تو امام رازی نے ان کے جواب میں سورۃ فاتحہ کے مسائل پر ایک جلد پر تفسیر لکھی جو ان کی تفسیر کبیر میں پہلی جلد پر مشتمل ہے۔ (شروع تفسیر کبیر)

بارہواں باب

متفرقات

غیر حافظ آخرت میں حافظ کس طرح ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَن قَرَأَ القُرآنَ ثُمَّ مَاتَ قَبلَ أن يَستَظهِرَہ أتَاہُ مَلَك فَعَلَّمَہ فِی قَبرِہ وَيَلقَی اللّٰہَ تَعَالی وَ قَداستَظهَرَہ (۱۵۸)

(ترجمہ) جس نے قرآن مجید پڑھا اور حفظ سے قبل (حفظ کے ارادہ سے یا دوران حفظ، مکمل حفظ کرنے سے پہلے) موت آگئی۔ اس کے پاس ایک فرشتہ آئے گا اور قبر میں ہی اس کو (قرآن) حفظ کرا دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے وہ (متعلم حفظ) اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ قرآن کریم کا مکمل حافظ ہوگا۔

(فائدہ) ناظرہ قرآن پاک پڑھنے والوں کو حفظ کی نیت ضرور کرنی چاہئے اور اس نیت سے روزانہ کم از کم ایک آیت حفظ کرنے کا معمول بنا لینا چاہئے اگر اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں گے تو دنیا ہی میں قرآن کے حافظ بن کر ان فضائل حفظ کے مستحق بن جائیں گے اور اگر دوران حفظ یا قبل از ابتداء یا تکمیل حفظ موت واقع ہوگئی تو بھی روز قیامت حافظ ہو کر اٹھیں گے۔

جو افراد قرآن کریم کو حفظ کر رہے ہیں وہ بھی متذکرہ بالا حدیث کی روشنی میں

---

(۱۵۸)- أخرجه أبوالحسن بن بشران فی فوائده، و ابن النجار (كنز العمال ج ۱ ص ٥٤٧)

روز قیامت حفاظ بن کر اٹھیں گے پس جب وہ بھی حافظ ہوں گے تو وہ سب فضائل جو حفظ کر لینے کے بعد انسان کو حاصل ہوتے ہیں وہ ایسے حافظ کو بھی حاصل ہوں گے

مومن روز قیامت حافظ بن جائیں گے

(حدیث نمبر ۱۴۰) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

إذَا كَانَ يَومُ القِيَامَةِ يَقرَأُ اللّٰهُ القُرآنَ فَكَأَنَّهُم لَم يَسمَعُوهُ فَيَحفَظُ المُؤمِنُونَ وَيَنسَاهُ المُنَافِقُونَ (۱۵۹)

(ترجمہ) جب قیات کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ قرآن کریم کو (خود) پڑھیں گے پس (ایسا معلوم ہوگا) جیسے انہوں (امت محمدیہ) نے (پہلے) نہیں سنا تھا (پس اللہ تعالیٰ سے سن کر) مومن (قرآن کو) یاد کریں گے 'اور منافق بھول جائیں گے

(فائدہ) یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے قرآن سن کر حافظ ہوں گے ان کے لئے بھی وہی انعامات اور اعزازات ہوں گے جو احادیث میں حفاظ کے لئے وارد ہوئے ہیں اس لئے کہ وہ فضائل ان حفاظ کے لئے خاص ہیں جو دنیا میں حافظ تھے یا حفظ کر رہے تھے اور اس حالت میں ان پر موت واقع ہوگئی کیونکہ یہ بھی قبر میں فرشتے کے ذریعہ حافظ ہوجائیں گے جیسا کہ اس کا مضمون اور حدیث گذر چکی ہے۔

علماء کے لئے حفظ قرآن لازمی ہے

قرآن پاک کا حفظ کرنا ہر جید مفتی اور محقق عالم وغیرہ کے لئے بہت ضروری ہے اس کے بغیر کوئی بھی عالم علم کے اعلیٰ منازل طے نہیں کر سکتا اس لئے کہ قرآن ہی تمام علومیہ اسلامیہ کی اساس اور بنیاد ہے اگر حفظ نہ ہو تو قرآن کریم کے تمام گوشے

(۱۵۹) رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس (کنز العمال ج ۱ ص ۵۵۵).

اس کے سامنے مستحفر نہیں ہو سکتے جبکہ تحقیق وافتاء اور مکمل عالم بننے کے لئے قرآن کا حفظ ہونا لازمی ہے ورنہ نقص لازم ہے

حضرت امام محمدؒ کا عجیب واقعہ

یہاں پر حضرت سیدنا امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کا ایک واقعہ نقل کرتا ہوں جس کو علامہ زاہد الکوثری رحمتہ اللہ علیہ نے **بلوغ الامانی فی سیرۃ الامام محمد بن الحسن الشیبانی** میں صفحہ پانچ پر نقل کیا ہے لکھتے ہیں کہ

جب امام محمد سن تمیز کو پہنچے تو قران کریم کی تعلیم حاصل کی اور اس کا جتنا حصہ ممکن ہوا حفظ کر لیا اور حدیث اور ادب کے اسباق میں حاضر ہونے لگے پس جب امام محمد چودہ سال کی عمر کو پہنچے تو حضرت الامام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تاکہ ان سے ایک مسئلہ کے متعلق دریافت کریں جو ان کو پیش آیا۔ پس انہوں نے امام صاحب سے اس طرح سے سوال فرمایا۔

آپ اس لڑکے کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد اس رات بالغ ہوا کیا وہ عشاء کی نماز لوٹائے؟ فرمایا ہاں! پس امام محمد اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے جوتے اٹھائے اور مسجد کے ایک کونہ میں عشاء کی نماز لوٹالی (اور یہ سب سے پہلا مسئلہ تھا جو انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سیکھا۔) جب امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے ان کو نماز لوٹاتے دیکھا تو اس پر تعجب کا اظہار کیا اور فرمایا اگر خدا نے چاہا تو یہ لڑکا ضرور کامیاب ہو گا اور ایسے ہی ہوا جیسا انہوں نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے امام محمد کے دل میں اپنے دین کی فقہ کی محبت ڈال دی جب سے انہوں نے مجلس فقہ کا جلال ملاحظہ فرمایا تھا۔ پھر امام محمد فقہ حاصل کرنے کے ارادہ سے امام ابو حنیفہ کی مجلس میں تشریف لائے۔ تو امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا قرآن کریم ازبر یاد ہے یا نہیں۔؟ (کیونکہ فقہ کے طالب علم کو امام ابو حنیفہ کے مذہب کے مطابق اس کی سخت ضرورت ہے جب تک کوئی مسئلہ قرآن سے استخراج کرنا اس کے لئے آسان ہو گا وہ اس کو چھوڑ کر دوسری کسی دلیل کی طرف رجوع نہیں کرے گا کیونکہ قرآن مجید امام ابوحنیفہ کے نزدیک دلائل میں درجہ اول کے مقام پر ہے)

پس امام محمد چلے گئے اور سات دن تک غائب رہے پھر اپنے والد ماجد کے ساتھ حاضر ہوئے اور فرمایا کہ میں نے پورا قرآن ازبر یاد کر لیا ہے اس کے بعد سے امام صاحب کی مستقل طور پر صحبت اختیار کی اور اسلام میں عظیم مجتہد بنے۔

(فائدہ) : امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حفظ قرآن کو شرط قرار دینے سے اس امر کی اہمیت معلوم ہوتی ہے اور تجربہ بھی شاہد ہے کہ بغیر حفظ کے عالم کا کام نہیں چل سکتا اس لئے جن بچوں کو عالم بنانا ہو ان کو پہلے حافظ ضرور بنانا چاہیے اور جو عالم بن گئے ان کو بھی چاہئے کہ دورہ حدیث کرنے کے بعد بھی قرآن حفظ کر کے اس سعادت کو ضرور حاصل کریں، مکمل عالم اور اپنے درجات میں اضافے کے مستحق بنیں جو مذکورہ احادیث میں نقل کر چکا ہوں۔ اللہ سب کو توفیق بخشے (آمین)

یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کچھ لوگ پہلے حفظ کرتے ہیں جو بعد میں کتابیں نہیں پڑھتے اگر ایسی بات محسوس ہو تو پہلے کتابیں پڑھوالیں پھر حفظ کرالیں

<u>ایک عجیب واقعہ</u> : حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی تحریر فرماتے ہیں۔

یک مرتبہ ایک انگریز حاکم شہر سہارنپور (انڈیا) کے بچوں کے ایک مدرسہ میں پہنچا اور بچوں کو تعلیم قرآن اور اس کے حفظ کرنے میں مشغول دیکھا حاکم نے استاد سے سوال کیا کہ یہ کون سی کتاب ہے؟ اس نے بتایا کہ قرآن مجید ہے۔ پھر حاکم نے سوال کیا، کیا ان میں سے کسی نے پورا قرآن حفظ کیا ہے؟ استاد نے کہ ہاں اور چند لڑکوں کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے جب سنا تو اسے بڑا تعجب ہوا اور کہنے لگا ان میں سے ایک لڑکے کو بلاؤ اور قرآن میرے ہاتھ میں دے دو میں امتحان لوں گا' استاد نے کہا آپ خود جس کو چاہیں بلا لیجئے چنانچہ اس نے خود ایک لڑکے کو بلایا جس کی عمر ۱۳ یا ۱۴ سال کی تھی اور چند مقامات میں اس کا امتحان لیا۔ جب اسے کامل یقین ہو گیا کہ یہ پورے قرآن کا حافظ ہے تو متعجب اور حیران ہوا اور کہنے لگا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ جس طرح قرآن کے لئے تواتر (اور حفاظت) ثابت ہے کسی بھی کتاب کو ایسا تواتر میسر نہیں ہے محض ایک بچہ کے سینہ سے پورے قرآن کا صحت الفاظ اور ضبط اعراب کے ساتھ لکھا جانا ممکن ہے۔ (بائبل سے قرآن تک از حضرت کیرانوی)

(گزارش) اس طرح کے واقعات کی جستجو جاری ہے انشاء اللہ ان کو کسی آئندہ ایڈیشن میں مکمل باب کی شکل میں پیش کیا جائے گا (مؤلف)

احادیث ضعیفہ فضائل اعمال میں حجت ہیں:

اس کتاب میں بعض احادیث ضعاف بھی نقل کر دی گئی ہیں اگرچہ اکثر کئی سندوں سے یا دو سندوں سے کتب احادیث میں مروی ہیں ان سے یہ شبہ نہ کیا جائے کہ اس میں درج بعض فضائل حفظ ضعیف یا غلط ہیں ضعیف احادیث کے فضائل اعمال میں حجت ہونے کے متعلق مکمل تحقیق کے لئے اعلاء السنن کے مقدمہ اول قواعد علوم الحدیث مصنفہ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی قدس اللہ سرہ کو دیکھ لیں یہاں پر اس کا تھوڑا سا اقتباس اردو میں عرض کرتا ہوں فرماتے ہیں۔

تیسری فصل ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے حکم اور اس کے شرائط کے بیان میں ہے جب وہ ایک ہی سند کے ساتھ ہی مروی ہو۔ پس اگر وہ دو سندوں یا زیادہ سندوں سے مروی ہو تو وہ کبھی صحیح کے ساتھ ملحق ہوتی ہے اور کبھی حسن کے ساتھ ملحق ہوتی ہے۔ در مختار میں ہے کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ ابن عابدین (علامہ شامی) اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ ابن حجر شرح اربعین میں فرماتے ہیں ضعیف حدیث پر عمل اس لئے درست ہے کہ اگر وہ حقیقت میں صحیح ہے تو اس کا حق عمل کرنے سے ادا ہوگیا ورنہ اس پر عمل کرنے سے حلال حرام یا غیر کے حق کا ضائع ہونا مرتب نہیں ہوتا۔ ایک ضعیف حدیث میں ہے۔

مَن بَلَغَه عَنِی ثَوَابَ عَمَلٍ فَعَمِلَهُ حَصَلَ لَهُ أجرُهُ وَ إن لَم أكُن قُلتُه. (۱۶۰)

(ترجمہ) جس کو میری طرف سے کسی کام کے ثواب کی خبر پہنچی پس اس نے اس کام پر عمل کر لیا اسکو اس کا اجر مل جائے گا اگرچہ میں نے اس کی خبر نہیں دی تھی۔

علامہ سیوطی کہتے ہیں اگر روایت میں احتیاط کا پہلو موجود ہو تو احکام میں بھی عمل درست ہے۔ (تدریب الراوی)

(احقر مولف کتاب ہذا عرض کرتا ہے کہ یہی مذہب ہمارے فقہائے احناف کا ہے وہ بھی ضعیف حدیث کو چند شرائط کے ساتھ استنباط احکام میں قیاس شرعی پر ترجیح

---

(۱۶۰)- مقدمة إعلاء السنن ج ۱ ص ۵۷ و ما بعد.

دیتے اور احکام میں حجت مانتے ہیں حوالہ کے لئے اصول فقہ کی کتابیں ملاحظہ ہوں)

اور علامہ مناوی لکھتے ہیں ابو الشیخ ابن حبان کتاب الثواب میں حضرت جابرؓ سے اور ابن عبدالبر حضرت انسؓ سے مرفوعا نقل کرتے ہیں۔

مَن بَلَغَه عَنِ اللهِ شَیْئٌ فِیهِ فَضِیلَۃٌ فَأَخَذَبِهِ إِیمَاناً وَرَجَاءً لِثَوَابِهِ أَعطَاهُ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَإِن لَم يَكُن كَذٰلِكَ (۱۶۲)

(ترجمہ) جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا حکم پہنچے جس کے کرنے میں فضیلت ہو پس اس نے ایمان کی حالت میں اس کو لیا اور ثواب کی امید سے اس پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کا وہی ثواب عطا فرمادیں گے اگر چہ اس کا وہ ثواب (وارد) نہیں ہوا تھا۔

ان دونوں روائتوں اور محدثین و فقہاء کے اقوال سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ضعیف احادیث بھی حجت ہیں اور فضائل اعمال میں تو تقریبا تمام ائمہ کے ہاں معتبر ہیں۔

اعتذار و التماس

قرآن کریم اس جہاں میں وہ نعمت بے بہا ہے کہ سارا جہاں آسمان و زمین اور ان میں پیدا ہونے والی مخلوقات اس کا بدل نہیں بن سکتیں۔

انسان کی سب سے بڑی سعادت اور خوش نصیبی اپنی مقدور بھر قرآن کریم میں اشتغال اور اس کو حاصل کرنا ہے اور سب سے بڑی شقاوت اور بد نصیبی اس سے اعراض اور اسے چھوڑنا ہے اس لئے ہر مسلمان کو اس کی فکر تو فرض عین اور ضروری ہے کہ قرآن کریم کو صحت لفظی کے ساتھ پڑھنے اور اولاد کو پڑھانے کی کوشش کرے' اور پھر جس قدر ممکن ہو اس کے معانی اور احکام کو سمجھے اور ان پر عمل کرنے کی فکر میں لگا رہے اور اپنی پوری عمر کا وظیفہ بنائے اور اپنے حوصلے اور ہمت کے مطابق اس کا جو حصہ بھی نصیب ہو جائے اس کو جہان کی سب سے بڑی نعمت سمجھے۔ اور حتی الوسع حفظ کی بھی کوشش جاری رکھے تاکہ روز قیامت حافظ محشور ہو اور مذکورہ انعامات پائے۔

---

(۱۶۱)- حاشية أبوغده على قواعد علوم الحديث ص ٥٧ وابو يعلى الموصلى فى مسنده (فضائل القرآن لابن كثير ج ٧ ص ٥١٢ على آخر تفسيره).

اور آخر میں اللہ تعالیٰ کی ہزاراں ہزار تعریفات ہوں جس نے اس عظیم الشان موضوع پر احادیث نبویہ سے مزین اس رسالہ کی تالیف کی صورت میں قرآن و حدیث کی خدمت کرنے کی سعادت اور توفیق عطا فرمائی ہے' دعا ہے اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اس طرح کی خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرماتے رہیں اور جو لغزشیں اس رسالہ میں سرزد ہوئی ہوں ان سے درگزر فرمائیں اور جو قارئین کسی طرح کی کتابت یا احقر مولف کی کم علمی اور بےبضاعتی کے سبب نفس مضمون میں غلطی پائیں اس کی اصلاح کے لئے احقر کو متوجہ کر کے ممنون فرمائیں انشاء اللہ آئندہ طباعت میں اصلاح کر دی جائے گی۔

شکر نعمت ہائے تو چندانکہ نعمت ہائے تو
عذر تقصیرات ما چندانکہ تقصیرات ما

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ کُلِّ ذَرَّةٍ اَلْف اَلْف مَرَّةٍ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیِّنَا وَ رَسُوْلِنَا کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَ لِعَظِیْمِ سُلْطَانِكَ۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ مُضْعِفًا اَبَدًا
عَلَی النَّبِیِّ کَمَا کَانَتْ لَكَ الْكَلِمُ.

احقر امداد اللہ انور غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ
ربیع الاول سن ۱۴۲۱ھ

فہرست کتب ماخذ و مصادر

قرآن۔ تفسیر۔ متعلقات قرآن

قرآن کریم --- ۱۹- ۲۳- ۲۵- ۲۶- ۵۷م- ۸۲- ۱۲۸- ۱۲۹- ۱۳۰- ۱۴۵- ۱۵۲- ۱۷۳- ۱۷۴- ۱۷۵-
۱۸۱- ۱۸۸- ۱۸۹- ۱۹۰- ۱۹۱- ۱۹۵

فضائل قرآن۔ مولانا محمد زکریا کاندھلوی وفات ۱۴۰۲ھ (اردو) ۱۵- ۳۱- ۴۷- ۶۵- ۶۶- ۱۲۶- ۱۷۰

فضائل حفظ القرآن۔ (اردو) امداد اللہ انور - ۱۵

فضائل القرآن۔ امام ابن ضریس (عربی)۔ ۳۰- ۴۱- ۷۷- ۱۰۶- ۱۳۵

فضائل القرآن الکریم و حملتہ فی السنۃ المطہرہ۔ محمد موسیٰ نصر (عربی)۔ ۴۱- ۴۲م- ۴۳

فضائل القرآن۔ امام عماد الدین اسماعیل بن کثیر دمشقی ۷۷۴ھ (عربی)۔ ۶۲- ۶۵- ۱۱۶م- ۲۰۱

فضائل قرآن۔ ابو عبید (عربی)۔ ۶۹

احکام القرآن۔ مفتی جمیل احمد تھانوی۔ امداد اللہ انور (عربی)۔ ۱۳

الجامع لاحکام القرآن۔ علامہ قرطبی ابو عبداللہ محمد بن احمد وفات ۶۷۱ (عربی)۔ ۲۴- ۲۵- ۲۶- ۲۷-
۳۰- ۳۸- ۳۹- ۵۰- ۵۷- ۶۵- ۶۷- ۷۷- ۱۰۱- ۱۰۲- ۱۴۷م- ۱۷۷- ۱۹۱

تفسیر۔ امام ابن ابی حاتم (عربی) ۲۴- ۷۶

تفسیر۔ علامہ شبیر احمد عثمانی وفات ۱۳۶۹ء - (اردو)

تفسیر خازن۔ امام علی بن محمد صوفی خازن وفات ۷۴۱ھ (عربی)۔ ۳۰- ۳۸- ۵۰- ۶۵- ۷۷

تفسیر امام ابن مردویہ (عربی)۔ ۳۱- ۴۱- ۵۱- ۷۶- ۹۸- ۱۱۷

تفسیر بیضاوی (انوار التنزیل)۔ عبداللہ بن عمر بیضاوی وفات ۶۸۵ھ (عربی)۔ ۱۴۵- ۱۹۵

تفسیر القرآن الکریم۔ امام ابو الفداء اسماعیل ابن کثیر وفات ۷۷۴ھ (عربی)۔ ۱۷۵-

تفسیر ماجدی۔ مولانا عبد الماجد دریا بادی وفات ۱۹۷۷ء (اردو)۔ ۱۷۷-

تفسیر بحر محیط۔ علامہ ابو حیان غرناطی اندلسی وفات ۷۵۴ھ (عربی)۔ ۱۷۷

تفسیر کبیر۔ امام فخر الدین رازی وفات ۶۰۶ھ (عربی)۔ ۱۸۲- ۱۹۵

معارف القرآن۔ مفتی محمد شفیع وفات ۱۳۹۶ھ (اردو)۔ ۱۵۴- ۱۵۵

الدر المنثور۔ علامہ جلال الدین سیوطی وفات ۹۱۱ھ (عربی)۔ ۸۰

الاکلیل فی استنباط التنزیل۔ علامہ جلال الدین سیوطی وفات ۹۱۱ھ (عربی)۔ ۲۴

اخلاق حملۃ القرآن۔ امام محمد بن حسین آجری ۳۶۰ھ (عربی)۔ ۳۰- ۱۲۶- ۱۲۹م

التبیان فی آداب حملۃ القرآن۔ شیخ الاسلام یحییٰ بن شرف نووی ۶۷۶ھ (عربی) ۳۵- ۳۶- ۴۱-
۵۱- ۱۸۶- ۱۹۴

کتاب المصاحف۔ امام ابن ابو داؤد عبداللہ بن سلیمان السجستانی ۳۱۰ھ (عربی) ۳۶- ۱۰۱- ۱۰۲-

الاتقان فی علوم القرآن۔ علامہ جلال الدین سیوطی وفات ۹۱۱ھ (عربی)۔ ۴۷- ۶۹- ۹۹- ۱۰۰- ۱۰۱م-
۱۰۲- ۱۱۴- ۱۲۲- ۱۲۴- ۱۲۵- ۱۲۶- ۱۳۰- ۱۳۱- ۱۴۶- ۱۵۰- ۱۵۳م- ۱۷۶م- ۱۷۸م- ۱۷۹- ۱۸۰

البرہان فی علوم القرآن۔ علامہ برہان الدین زرکشی (عربی)۔ ۱۷۸- ۱۸۷م- ۱۸۸- ۱۹۰- ۱۹۴- ۱۹۵م-

معترک الاقران فی اعجاز القرآن- علامہ جلال الدین سیوطی- متوفی ۹۱۱ھ (عربی)- ۱۹۰ام- ۱۹۱ام- ۱۹۴
لباب النقول فی اسباب النزول- علامہ جلال الدین سیوطی- وفات ۹۱۱ھ (عربی)- ۷۶
بیان القرآن- حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی وفات ۱۳۶۲ھ- (اردو)- ۷۶
حاشیہ اخلاق حملۃ القرآن (عربی)- ۱۲۶- ۱۲۹ام-
التحبیر فی علم التفسیر- علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ (عربی)- ۱۴۳- ۱۷۲- ۱۷۴-- ۱۷۷- ۱۷۸- ۱۸۵- ۱۸۶
تحفیظ القرآن الکریم- مولانا مشرف علی تھانوی (اردو)- ۱۵۷
بچوں کو پہلے قرآن پاک حفظ کرائیے- مولانا مشرف علی تھانوی (اردو)- ۱۶۳
تعارف قرآن- کرنل فیوض الرحمٰن (اردو)- ۱۷۶-
مفردات القرآن- امام ابوالقاسم حسین بن محمد راغب اصفہانی وفات ۵۰۲ھ (عربی)- ۱۷۹ام
المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم- محمد فواد عبدالباقی (عربی)- ۱۸۰
مقدمہ معارف القرآن- مولانا مفتی محمد تقی عثمانی (اردو)- ۱۸۲- ۱۸۵
تاریخ القرآن- مولانا عبدالصمد صارم ازہری (اردو)- ۱۸۴-
من اسرار القرآن- دکتور مصطفیٰ محمود مصری (عربی)-
مفتاح القرآن- مولانا عبدالمجید رفیق (اردو) - ۱۹۴
قانون التاویل- قاضی ابن عربی وفات ۵۴۳ھ (عربی)-- ۱۹۵

کتب قراآت

کتاب الکامل- امام حذلی (عربی- مخطوط)- ۲۶- ۵۵- ۱۲۰
الوقف والابتداء- امام ابو جعفر النحاس (عربی)- ۷۷
المنح الفکریہ شرح مقدمہ جزریہ- علی بن سلطان ملا علی قاری وفات ۱۰۱۴ھ (عربی)- ۱۴۸
نہایۃ القول المفید- علامہ محمد نصر مکی (عربی) - ۱۴۸
کمال الفرقان شرح جمال القرآن- قاری محمد طاہر رحیمی ملتانی (اردو)- ۱۴۹
مقدمہ جزریہ- علامہ شمس الدین محمد جزری وفات ۸۳۳ھ (عربی)- ۱۴۹
النشر فی القراءات العشر- علامہ شمس الدین محمد جزری وفات ۸۳۳ھ (عربی)- ۱۵۰- ۱۸۶
جمال القرآن- حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی- وفات ۱۳۶۲ھ (اردو)- ۱۵۱

کتب حدیث

الجامع الصحیح- امام محمد بن اسماعیل بخاری وفات ۲۵۶ھ (عربی)- ۱۵- ۳۰- ۳۵- ۴۱- ۶۵- ۱۰۶- ۱۱۶- ۱۳۸ام- ۱۴۶-- ۱۵۱- ۱۵۴- ۱۷۳- ۱۷۴
الجامع الصحیح- امام مسلم بن حجاج نیشا پوری وفات ۲۶۱ھ (عربی)- ۱۵- ۳۰- ۳۵- ۴۲-- ۶۵-- ۱۳۳- ۱۳۸- ۱۴۰- ۱۷۳ام- ۱۷۵
الجامع الصحیح- امام ابوعیسیٰ ترمذی وفات ۲۷۹ھ (عربی)- ۱۵- ۳۰-- ۳۵- ۳۶- ۳۸- ۴۱- ۵۰-- ۶۴- ۷۴- ۷۷- ۱۰۰-- ۱۰۶- ۱۱۲- ۱۲۳- ۱۳۲- ۱۳۸- ۱۶۶-- ۱۷۰- ۱۷۴- ۱۹۱ام
صحیح امام ابن حبان- محمد بن حبان سیستانی وفات ۳۵۴ھ (عربی)- ۳۸- ۶۴- ۷۶- ۱۰۶- ۱۱۱
صحیح امام ابن خزیمہ- ابوبکر محمد بن اسحاق وفات ۳۱۱ھ (عربی)-- ۳۱- ۳۸- ۸۳- ۱۹۱

سنن ابو داؤد- امام سلیمان بن اشعث السجستانی وفات ۲۷۵ھ (عربی)- ۱۵- ۳۰- ۳۳- ۴۳- ۵۱- ۶۵-
۱۰۶- ۱۰۷- ۱۲۲- ۱۳۲- ۱۳۳- ۱۳۸- ۱۴۶- ۱۵۱- ۱۷۹

سنن ابن ماجہ- امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی وفات ۲۷۳ھ (عربی)- ۱۵- ۲۷- ۳۰-
۳۵- ۴۲- ۵۰- ۶۴- ۶۵- ۸۰- ۸۱- ۸۲- ۱۰۶- ۱۱۱- ۱۱۴م- ۱۲۳- ۱۲۶- ۱۲۹- ۱۳۸- ۱۳۹

سنن الکبریٰ- امام نسائی ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب وفات ۳۰۳ھ (عربی)- ۲۷

سنن نسائی- ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب وفات ۳۰۳ھ (عربی)- ۳۰- ۴۲- ۶۴- ۶۵- ۱۳۸

سنن امام دارمی- عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی سمرقندی وفات ۲۵۵ (عربی)- ۳۱- ۳۸- ۴۱- ۴۲-
۵۰- ۹۹- ۱۰۶- ۱۲۳- ۱۲۶- ۱۳۳- ۱۳۸

سنن امام سعید بن منصور- ابو عثمان مروزی وفات ۲۲۹ھ (عربی)- ۴۱

سنن- امام ابوالحسن علی بن عمر بغدادی دار قطنی وفات ۳۸۵ھ (عربی)- ۵۳- ۶۹

سنن الکبریٰ - امام بیہقی ابوبکر احمد بن حسین وفات ۴۵۸ھ (عربی)- ۷۷- ۱۰۶- ۱۲۶- ۱۲۹- ۱۵۳- ۱۹۱

مسند- امام احمد بن حنبل وفات ۲۴۱ھ (عربی)- ۱۵- ۲۷- ۳۳- ۴۱- ۴۲- ۵۰- ۵۱- ۵۸- ۷۰- ۷۱-
۱۰۶- ۱۱۱- ۱۲۲- ۱۲۳- ۱۳۸- ۱۳۹-

مسند ابو داؤد طیالسی وفات ۲۰۴ھ (عربی)- ۱۵- ۱۰۶

مسند الفردوس- امام ابو شجاع شیرویہ دیلمی وفات ۵۰۹ھ (عربی)- ۲۸- ۲۹- ۳۰- ۳۲- ۳۳- ۴۳-
۴۵- ۴۶م- ۴۸- ۵۳- ۵۴- ۵۵- ۵۹- ۶۰- ۶۷- ۷۱- ۷۴- ۷۷- ۷۹- ۱۰۰- ۱۰۳م- ۱۱۹م- ۱۲۰-
۱۳۶- ۱۳۷- ۱۴۲- ۱۴۶- ۱۹۷

مسند امام ابو یعلی موصلی- احمد بن علی وفات ۳۰۷ھ (عربی)- ۳۴- ۶۲- ۱۲۹م- ۲۰۱

مسند امام- احمد بن منیع (عربی)- ۴۱

مسند بزار- ابوبکر احمد بن عمرو بزار وفات ۲۹۲ھ (عربی)- ۱۰۵- ۱۳۵

مسند امام عبد بن حمید وفات ۲۴۳ھ (عربی)- ۱۹۲

مصنف ابن ابی شیبہ- ابوبکر عبداللہ بن محمد عبسی وفات ۲۳۵ھ (عربی)- ۲۴- ۳۴- ۳۷- ۳۸-
۷۳- ۱۰۶- ۱۲۸م- ۱۳۵

مصنف امام عبدالرزاق بن ہمام وفات ۲۱۱ھ (عربی)- ۷۲- ۱۱۸

مجمع الزوائد- امام نور الدین الہیثمی (عربی)- ۲۷- ۳۲- ۳۴- ۵۱- ۵۲- ۵۷- ۸۰- ۱۰۱م- ۱۰۵-
۱۲۱- ۱۲۲م- ۱۲۶- ۱۲۷م- ۱۲۹- ۱۳۵- ۱۷۰

معجم کبیر- امام طبرانی ابوالقاسم سلیمان بن احمد وفات ۳۶۰ھ (عربی)- ۳۲- ۳۴- ۳۷- ۴۱- ۴۷-
۵۰- ۵۲- ۶۹- ۷۰- ۷۱- ۸۶- ۱۰۱م- ۱۰۵- ۱۰۶- ۱۲۳- ۱۲۷م- ۱۳۳- ۱۴۱- ۱۷۰

معجم اوسط- امام طبرانی ابوالقاسم سلیمان بن احمد وفات ۳۶۰ھ (عربی)- ۳۱- ۴۷- ۵۷- ۱۲۱- ۱۲۲-
۱۲۶- ۱۲۹- ۱۳۱- ۱۳۲

معجم صغیر- امام طبرانی ابوالقاسم سلیمان بن احمد وفات ۳۶۰ھ (عربی)- ۴۷-

معجم امام ابن جمیع- ابوالحسن محمد بن احمد بن محمد وفات ۴۰۲ھ (عربی)- ۵۲

مستدرک- امام ابو عبداللہ حاکم نیشاپوری وفات ۴۰۵ھ (عربی)- ۲۷- ۳۴- ۳۸- ۴۱- ۴۲- ۵۱-

العلل المتناهیہ- امام ابن جوزی وفات ۵۹۷ھ (عربی)
فضائل شب قدر- امداد اللہ انور (اردو)-

کتب فقہ

شرح المہذب- شیخ الاسلام یحییٰ بن شرف وفات ۶۷۶ھ نوی (عربی)- ۱۲۵- ۱۳۰
امداد الاحکام- علامہ ظفر احمد عثمانی (اردو)- ۱۵۰
فتاویٰ رشیدیہ قطب الارشاد- مولانا رشید احمد گنگوہی- (اردو)- ۱۵۰
ہدایہ- علامہ ابو الحسن مرغینانی (عربی)- ۱۵۴
ردالمحتار (فتاویٰ شامیہ)- علامہ ابن عابدین شامی وفات ۲۵۲ھ- (عربی) ۱۵۵م- ۲۰۰
عقود رسم المفتی- علامہ ابن عابدین شامی وفات ۲۵۲ھ (عربی)- ۱۵۵-
تنبیہ الولاۃ و الحکام- علامہ ابن عابدین شامی وفات ۲۵۲ھ (عربی)- ۱۵۵
شفاء العلیل- علامہ ابن عابدین شامی وفات ۲۵۲ھ - ۱۵۵
تاج الشریعہ (عربی)- ۱۵۵
عینی شرح ھدایہ- علامہ بدر الدین عینی- (عربی)- ۱۵۵
حاشیہ خیر الدین الرملی علی البحر الرائق (عربی)- ۱۵۵
مراقی الفلاح- علامہ ابوالاخلاص حسن بن عمار شرنبلالی وفات ۱۰۶۹ھ (عربی)- ۱۷۸
حاشیہ شرح وقایہ- مولانا عبدالحی لکھنوی وفات ۱۳۰۴ھ (عربی)-

کتب تاریخ و اسماء الرجال

تذکرۃ الظفر مفتی سید عبدالشکور ترمذی (اردو)- ۱۸
تاریخ ابن نجار (عربی)- ۲۹- ۴۸- ۶۸- ۸۴- ۱۰۶- ۱۰۹- ۱۱۸- ۱۹۶۔
کتاب الکامل ابن عدی- حافظ عبداللہ بن عدی جرجانی وفات ۳۶۵ھ (عربی)- ۳۱- ۴۰- ۸۰
تاریخ دمشق- امام علی ابن عساکر وفات ۵۷۱ھ (عربی)- ۳۸- ۱۰۶- ۱۰۸م- ۱۴۱
تاریخ کبیر- امام محمد بن اسماعیل بخاری وفات ۲۵۶ھ (عربی)- ۷۷- ۱۰۵- ۱۱۸
کتاب الضعفاء امام عقیلی (عربی)- ۱۱۲
التاریخ- امام ابو عبداللہ حاکم نیشا پوری وفات ۴۰۵ھ- (عربی)- ۱۱۴- ۱۱۸

کتب لغت و متفرقات

حلیۃ الاولیاء - امام ابو نعیم اصبہانی وفات ۴۳۰ھ (عربی)- ۲۹- ۵۵- ۱۰۴- ۱۰۹- ۱۱۰- ۱۱۸- ۱۲۳-
۱۲۶- ۱۲۹- ۱۳۴- ۱۳۹- ۱۴۷- ۱۵۲- ۱۵۳م
جامع بیان العلم و فضلہ (العلم و العلماء)- (اردو)- حافظ ابن عبدالبر مالکی اندلسی وفات ۴۶۳ھ ۱۱۲- ۴
کتاب الرحمت فی الطب والحکمت (مجربات امام سیوطی) وفات ۹۱۱ھ (اردو)- ۱۷۱
بستان العارفین فقیہ ابو اللیث سمرقندی (عربی)- ۱۸۰
بلوغ الامانی فی سیرۃ الامام محمد بن الحسن الشیبانی - زاہد الکوثری وفات ۱۳۷۱ھ (عربی)- ۱۹۸
بائبل سے قرآن تک- مولانا رحمت اللہ کیرانوی (اردو)- ۱۹۹
القاموس المحیط- علامہ یعقوب فیروز آبادی (عربی)- ۱۷۲
تاج العروس شرح القاموس- علامہ مرتضیٰ زبیدی (عربی)- ۱۷۷
لسان العرب- علامہ ابن منظور (عربی)- ۱۷۶



ATEQAD PUBLISHING HOUSE (Regd.)

1561- KOTANA STREET, SUIWALAN, NEW DELHI-110002

091-11- 3276879 (O) 091-11- 3281754 (R) Fax No.: 3288347